e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/-Vol- 24 , Issue, 66 Friday , December 06 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۶۶) لکھنؤ، بروز جمعہ ۶-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۳/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات -۸

ماتم بنتِ مرسلِ اعظم

شہزادی کونین بضعۃ الرسول اُمّ الائمہ صدیقہ شہیدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی المناک شہادت کے سلسلہ سے سہ روزہ مجالس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بمقام شریعت کدہ نجم الملت طاب ثراہ بوقت: ۸ بجے شب بتاریخ ۷ دسمبر تا 9 دسمبر ۲۰۲۴ء جس میں پہلی مجلس کو مولانا سید امیر حسن عابدی، دوسری مجلس کو مولانا سید حیدر حسن تقوی صاحب تیسری مجلس کو مولانا سید میثم زیدی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ لہٰذا تمام عقیدتمندان بنت مرسلِ اعظم سے گذارش ہے کہ ان تین شبوں میں شریک غم ہوکر ثواب دارین حاصل کریں۔

منجانب:- خانوادۂ نجم الملت طاب ثراہ، لکھنؤ

مہاکمبھ-2025 کو نیوتا دینے گجرات جائیں گے یوگی کے وزیر

لکھنؤ: 05 دسمبر (یو این آئی) پریاگ راج میں آئندہ سال جنوری میں شروع ہونے والے مہاکمبھ-2025 کا نیوتا دینے اتر پردیش کی یوگی حکومت کے سینئر دو وزراء گجرات جائیں گے۔ آفیشیل ذرائع نے جمعرات کو بتایا مہاکمبھ-2025 کو نیوتا دینے گجرات جائیں گے یوگی کے وزیر لکھنؤ: 05 دسمبر (یو این آئی) پریاگ راج میں آئندہ سال جنوری میں شروع ہونے والے مہاکمبھ-2025 کا نیوتا دینے اتر پردیش کی یوگی حکومت کے سینئر دو وزراء گجرات جائیں گے۔ آفیشیل ذرائع نے جمعرات کو بتایا کہ مہاکمبھ-2025 کی تیاریاں آخری مرحلے میں ہیں۔ مہاکمبھ کی عالمی پیمانے پر تشہیر اور اس میں زیادہ سے زیادہ شراکت داری کو یقینی بنانے کے مقصد سے ریاستی حکومت کام کر رہی ہے۔

اِسرو نے 'پروبا-3 مشن' کامیابی کے ساتھ کیا لانچ، 19 منٹ میں اپنے ٹارگیٹ پر پہنچا، اب سورج کا معمہ ہوگا حل

حیدرآباد: انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) نے اپنے خلائی جہاز PSLV-C59 پر یورپی خلائی ایجنسی (ESA) کے Proba-3 شمسی مشن کو کامیابی کے ساتھ لانچ کیا ہے۔ یہ مشن جمعرات کو شام 4.04 بجے آندھرا پردیش کے سری ہری کوٹا میں ستیش دھون خلائی مرکز سے لانچ کیا گیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اس سے پہلے بدھ کو شام 4 بج کر 12 منٹ پر لانچ کیا جانا تھا لیکن خلائی جہاز میں خرابی کی وجہ سے اس کی لانچنگ ملتوی کر دی گئی تھی۔ آپ کو بتاتے ہیں کہ نیو اسپیس انڈیا لمیٹڈ (NSIL) کے ایک وقف تجارتی مشن کے طور پر ESA، سیٹلائٹس کو انتہائی بیضوی مدار میں لے جایا جائے گا۔ Proba-3 یورپی خلائی ایجنسی کا مدار میں مظاہرے کا مشن ہے، جس کا مقصد پہلی بار 'پرائس فارمیشن فلائٹ' کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اس کے تحت دو چھوٹے سیٹلائٹس کو ایک ساتھ لانچ کیا گیا ہے۔ Proba-3 یورپی خلائی ایجنسی کی پروبا سیریز کا سب سے نیا شمسی مشن ہے۔ اس سیریز کا پہلا مشن (Proba-1) ISRO نے سال 2001 میں شروع کیا، اس کے بعد Proba-2 سال 2009 میں۔ 200 ملین یورو کی تخمینہ لاگت سے تیار کردہ Proba-3، کو 19.7 گھنٹے کی مداری مدت کے ساتھ 60,530 x 600 کلومیٹر کے ارد گرد انتہائی بیضوی مدار میں چھوڑا جائے گا۔ اس کے بعد کورونگراف اور اوکلٹر ایک سولر کورونگراف بنائیں گے، ایک خاص آلہ جو سورج کے ماحول کے بیرونی حصے کا مشاہدہ کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، جسے کورونا کہا جاتا ہے۔ اس حصے کا درجہ حرارت 2 ملین ڈگری فارن ہائیٹ تک پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے قریب سے دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم، سائنسی مطالعہ کے لیے یہ ضروری ہے، کیونکہ تمام خلائی موسم - بشمول شمسی طوفان اور ہوائیں جو زمین پر سیٹلائٹ کمیونیکیشن، نیویگیشن اور پاور گرڈ میں خلل ڈال سکتی ہیں - کی ابتداء کورونا سے ہوتی ہے۔ کورونگراف (310 کلوگرام) اور اوکلٹر (240 کلوگرام) ایک ساتھ چلیں گے اور سورج گرہن کی نقالی کریں گے۔ اس کے لیے ایک سیٹلائٹ دوسرے سیٹلائٹ پر سایہ ڈالنے کے لیے رکھا جائے گا۔

مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں اکثریت کے ساتھ کامیاب بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مہاوتی کے لیڈر نے لیا حلف

فڑنویس بنے وزیر اعلیٰ، شندے، پوار نائب وزیر اعلیٰ

وزیر اعظم مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، شاہ رخ، سلمان سمیت متعدد وی آئی پیز ہوئے شامل

ممبئی، 5 دسمبر (یو این آئی) مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں زبردست اکثریت کے ساتھ کامیاب بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مہاوتی کے لیڈر دیویندر فڑنویس نے ریاست کے 19ویں وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا جب کہ پچھلی بار وزیر اعلیٰ رہے شیوسینا کے لیڈر ایکناتھ شندے اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے لیڈر اجیت پوار نے نائب وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف لیا۔ ممبئی کے آزاد میدان میں منعقدہ اس حلف برداری کی تقریب میں وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امت شاہ، مرکزی سڑک ٹرانسپورٹ وزیر نتن گڈکری، زراعت اور دیہی ترقی کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان اور بی جے پی اور ڈیموکریٹک الائنس کی حکومت والی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کی موجودگی میں گورنر سی پی رادھا کرشنن نے مسٹر فڑنویس، مسٹر شندے اور مسٹر پوار کو عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ اس موقع پر فلمی اور تفریحی دنیا، انڈسٹری اور عوامی زندگی سے تعلق رکھنے والی کئی شخصیات موجود تھیں۔ تقریب حلف برداری تقریباً 20 منٹ میں مکمل ہوگئی۔ جیسے ہی وزیر اعظم مسٹر مودی اسٹیج پر پہنچے، سب سے پہلے قومی ترانہ گایا گیا اور گورنر نے مسٹر فڑنویس کو حلف دلایا۔ مسٹر فڑنویس کے حلف لینے کے بعد گورنر نے نئے وزیر اعلیٰ کو گلدستہ دے کر ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد مسٹر فڑنویس نے مسٹر مودی کے پاؤں چھو کر آشیرواد لیا۔ اس کے بعد مسٹر شندے کو حلف دلایا گیا۔ مسٹر شندے کے بعد مسٹر پوار نے حلف لیا۔ گورنر نے دونوں نائب وزرائے اعلیٰ کا گلدستے سے استقبال کیا اور وزیر اعظم نے بھی دونوں سے گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ تینوں رہنماؤں کے حلف اٹھانے کے بعد حلف برداری کی تقریب کا اختتام قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں اسٹیج پر موجود مہمانوں نے تینوں رہنماؤں سے مل کر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ جمعرات کو تقریب میں موجود دیگر مہمانوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر جگت پرکاش نڈا، مرکزی وزیر ایس جے شنکر، مرکزی وزیر پیوش گوئل، مرکزی وزیر جیوتی رادتیہ سندھیا، مرکزی وزیر اور لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے رہنما چراغ پاسوان، مرکزی وزیر نرملا سیتا رمن، مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان، راجیہ سبھا کے سابق رکن پارلیمنٹ وجے روپانی، گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل، اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی، بہار کے وزیر اعلیٰ اور جنتا دل یونائیٹڈ کے صدر نتیش کمار، آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ اور تیلگو دیشم پارٹی کے رہنما این چندرا بابو نائیڈو، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی، راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما، مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ موہن یادو، کھیلوں کی دنیا سے سچن تندولکر فلمی دنیا سے تعلق رکھنے والے سلمان خان، شاہ رخ خان، مادھوری دکشت، سنجے دت، رنویر سنگھ موجود تھے۔

مہاراشٹرا کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شنڈے اور اجیت پوار نے آج یہاں ممبئی کے تاریخی آزاد میدان میں وزیر اعظم نریندر مودی اور دیگر اعلیٰ بی جے پی لیڈران و فلمی ستاروں کی موجودگی میں حلف لیا تقریب حلف برداری میں مرکزی وزراء امت شاہ ، راج ناتھ سنگھ ، نرملا سیتارمن ؛ نتن گڑکری کے علاوہ اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدیتہ ناتھ ، بی۔ جے پی حکومت والی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کے علاوہ فلمی ستارے سلمان خان ؛شاہ رخ خان؛ سنجے دت ؛ مادھوری دکشت ؛ کرکٹر سچن تندولکر ؛ممتاز صنعت کار مکیش امبانی اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ ریاستی گورنر سی پی رادھا کرشنن کو حلف دلایا۔ تینوں لیڈران نے مراٹھی میں حلف لیا۔ آزاد میدان عوام سے کھچا کھچ بھرا تھا اور فلک شگاف نعروں و تالیوں کی گھڑگھڑاہٹ کے دوران رسم حلف برداری عمل میں آئی۔ تقریب سے قبل و آخر میں قومی ترانہ بھی پڑھا گیا۔

ہیمنت کابینہ کی توسیع، قبائلیوں اور او بی سی پر خاص توجہ

رانچی: جھارکھنڈ کی نئی ہیمنت سورین حکومت کی کابینہ میں توسیع کی گئی ہے۔ جھارکھنڈ کی کابینہ میں کل 11 ایم ایل ایز کو شامل کیا گیا، تمام ایم ایل ایز کو گورنر سنتوش گنگوار نے عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ حلف برداری کا پروگرام راج بھون میں منعقد کیا گیا تھا۔ ان نئے 11 وزراء میں جے ایم ایم کے 6، کانگریس کے 4 اور آر جے ڈی کے ایک ایم ایل اے کو وزیر بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسٹیفن مرانڈی نے جھارکھنڈ اسمبلی کے پروٹیم اسپیکر کے طور پر حلف لیا۔ گورنر سنتوش گنگوار نے انہیں حلف دلایا۔ غور طلب ہے کہ جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات میں شاندار جیت درج کرنے کے بعد ہیمنت سورین نے 28 نومبر کو جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا تھا۔ لیکن اس وقت صرف انہوں نے حلف اٹھایا تھا۔ کسی اور نے وزیر کے طور پر حلف نہیں لیا تھا۔ ایسے میں مسلسل قیاس آرائیاں جاری تھیں۔ انڈیا اتحاد کے اندر بھی بہت شدید بحث چل رہا تھا۔ سب سے پہلے پارٹیوں کے درمیان وزارتی کوٹہ کا فارمولہ طے ہوا۔ کوٹہ طے ہونے کے بعد فریقین کے تحفظات مزید بڑھ گئے۔ کئی ایم ایل اے وزیر بننے کی دوڑ میں تھے۔ لیکن آخر میں تمام پارٹیوں نے وزیر بننے والے ایم ایل اے کے ناموں کا فیصلہ کیا اور انہیں راج بھون بھیج دیا۔ جس کے بعد آج سبھی نے بطور وزیر حلف لیا۔ ایم ایل اے جو وزیر بن چکے ہیں۔ ان میں جے ایم ایم سے دیپک بیروا، رام داس سورین، سودیویا سونو، حفیظ الحسن، یوگیندر پرساد اور چمرا لنڈا کے نام شامل ہیں۔ کانگریس کے کوٹے سے وزیر بننے والوں میں ڈاکٹر عرفان انصاری، دیپکا پانڈے سنگھ، شلپی نیہا ترکی اور رادھا کرشنا کشور شامل ہیں۔ وہیں آر جے ڈی کوٹے سے ایم ایل اے سنجے پرساد یادو نے وزیر کے طور پر حلف لیا ہے۔

جے ایم ایم سے وزیر: دیپک بیروا، رام داس سورین، سودیویا سونو، حفیظ الحسن، یوگیندر پرساد، چمرا لنڈا، کانگریس سے وزیر: ڈاکٹر عرفان انصاری، دیپکا پانڈے سنگھ، شلپی نیہا ترکی، رادھا کرشن کشور، آر جے ڈی سے وزیر: سنجے پرساد یادو

سی جے آئی سنجیو کھنہ نے جسٹس منموہن کو سپریم کورٹ کے جج کے عہدے کا حلف دلایا

نئی دہلی۔ چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ نے جمعرات کو دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس منموہن کو سپریم کورٹ کے جج کے طور پر عہدے کا حلف دلایا۔ اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ کو ایک نیا جج مل گیا ہے۔ جسٹس منموہن اب تک دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس تھے۔ 3 دسمبر کو صدر جمہوریہ نے ان کی تقرری کو منظوری دی تھی۔ جسٹس منموہن 2008 سے دہلی ہائی کورٹ کے جج تھے۔ 29 نومبر کو سپریم کورٹ کالجیم نے ان کے نام کی سفارش مرکزی حکومت کو بھیجی تھی۔ اب تک سپریم کورٹ میں منظور شدہ 34 ججوں میں سے 2 عہدے خالی تھے۔ یہ عہدے جسٹس ہما کوہلی اور چیف جسٹس کے ریٹائر ہونے کے بعد خالی ہوئے تھے۔ جسٹس منموہن کی تقرری کے بعد سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد 33 ہوگئی ہے۔ 61 سال کے جسٹس منموہن، جموں و کشمیر کے سابق گورنر اور سابق مرکزی وزیر جگموہن کے بیٹے ہیں۔ جسٹس منموہن کی پیدائش 17 دسمبر 1962 کو ہوئی تھی۔ انہوں نے دہلی کے ماڈرن اسکول سے پڑھائی کی۔ 1987 میں دہلی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ 16 سال وکالت کی پریکٹس کرنے کے بعد 2003 میں دہلی ہائی کورٹ نے انہیں سینئر وکیل کا درجہ دیا۔ وکیل کے طور پر انہوں نے دابھول پاور، حیدرآباد نظام کے خزانہ مقدمہ سمیت کئی اہم کیس لڑے۔ 2008 میں وہ دہلی ہائی کورٹ کے جج بنے۔ 2009 میں وہ مستقل جج مقرر ہوئے۔ نومبر 2023 میں وہ دہلی ہائی کورٹ کے کارگذار چیف جسٹس بنائے گئے۔ اسی سال ستمبر میں وہ دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بنے۔ دہلی ہائی کورٹ میں جج رہتے ہوئے جسٹس منموہن نے شہریوں کے حقوق کے تحفظ کو لے کر کئی پیغام دیئے۔ بدھ کو دہلی ہائی کورٹ میں منعقد الوداعیہ تقریب میں انہوں نے کہا "میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ لوگوں کا عدالتی انصاف میں یقین بنا رہے۔ انصاف کے نظام کی کامیابی اسی بات میں ہے کہ اس پر لوگ کتنا اعتماد کرتے ہیں۔"

عبادت گاہوں کے قانون کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے

گیانواپی مسجد کمیٹی نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کی

نئی دہلی۔ گیانواپی مسجد کی انتظامی کمیٹی بھی عبادت گاہوں کے قانون 1991 کے معاملے میں سپریم کورٹ پہنچ گئی ہے۔ اپنی درخواست میں کمیٹی نے عبادت گاہوں کے ایکٹ 1991 کا دفاع کیا ہے۔ سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرتے ہوئے کمیٹی نے خود کو فریق بنانے کی استدعا کی ہے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ اور جمعیۃ علماء ہند نے پہلے ہی اس معاملے میں درخواستیں داخل کی ہیں۔ گیانواپی مسجد کمیٹی نے عبادت گاہوں کے قانون سے متعلق معاملے میں ایک مداخلتی عرضی (IA) کے ذریعے سپریم کورٹ سے اپیل کی ہے کہ اشونی اپادھیائے، سبرامنیم سوامی اور دیگر کی طرف سے عبادت گاہوں کے قانون پر دائر درخواستوں کو خارج کیا جائے۔ مسجد کمیٹی نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ عبادت گاہوں کا قانون مکمل طور پر قانونی ہے۔ اس پر مکمل عمل درآمد ہونا چاہیے۔ کئی مسلم گروپس، جیسے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (AIMPLB) اور جمعیۃ علماء ہند، پہلے ہی اس کیس میں فریق ہیں۔ اب وارانسی کی گیانواپی مسجد کمیٹی بھی خود کو متاثرہ فریق بتاتے ہوئے اس معاملے میں فریق بننا چاہتی ہے۔

یوپی کے مدارس بیچلر اور پی جی کی ڈگریاں نہیں دے سکیں گے

یوگی حکومت مدرسہ ایجوکیشن کونسل ایکٹ 2004 میں ترمیم کر رہی ھے

لکھنؤ: اتر پردیش کے مدارس کے لئے اچھی خبر نہیں ہے سرکار کے فیصلے سے طلبائے مدارس کے مستقبل پر بہت گہرا اثر پڑے گا خبر یہ ہے کہ یوگی حکومت مدرسہ ایجوکیشن کونسل ایکٹ 2004 میں بڑی تبدیلی کرنے جا رہی ہے۔ اس تبدیلی کے بعد مدرسہ سے کامل یعنی بیچلر اور فاضل یعنی ماسٹر کی ڈگریاں نہیں مل سکیں گی۔ اس کے لیے حکومتی سطح پر کارروائی بھی شروع کر دی گئی ہے۔ واضح رہے سپریم کورٹ نے حال ہی میں مدرسہ بورڈ کی آئینی حیثیت سے متعلق اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں مدرسہ بورڈ کو آئینی درجہ دیا تھا لیکن کہا تھا کہ 12ویں کے بعد کی تعلیم کیلئے مدرسہ بورڈ کو منظوری نہیں مل سکتی۔ اس وقت ارباب مدارس نے سپریم کے فیصلے پر اظہار مسرت کیا تھا مگر فیصلہ کے دوسرے جز پر یا تو نظر نہیں پڑی یا پھر جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا گیا فی الحال اس کا اثر مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے ملحقہ مدارس پر ہوگا دراصل الہ آباد ہائی کورٹ نے مدرسہ بورڈ کی تشکیل کو ہی غیر آئینی قرار دیا تھا۔ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ مدرسہ ایجوکیشن کی تمام شقیں آئین کے بنیادی ڈھانچے کی خلاف ورزی نہیں کرتیں۔ تاہم سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا تھا کہ 12ویں کے بعد ملنے والی ڈگریوں کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ملک میں اعلیٰ تعلیم یو جی سی ایکٹ کے تحت دی جاتی ہے۔ بتادیں کہ یوپی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ 2004 ایکٹ میں منشی، مولوی، عالم، کامل اور فاضل کورسز کے امتحانات منعقد کرنے کا اختیار ہے۔ اس ایکٹ کی بنیاد پر اس وقت کی اکھلیش یادو حکومت نے 2016 میں اتر پردیش کی غیر سرکاری عربی اور فارسی مدرسہ کی شناخت، انتظامیہ اور سروس ریگولیشن-2016 تیار کیا تھا۔ تاہم اب ریاست کی یوگی حکومت سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق اس میں ترمیم کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ترمیم کے بعد مدارس سے کامل اور فاضل کی ڈگریاں نہیں مل پائیں گی

سپریم کورٹ نے دھلی میں فضائی آلودگی سے نمٹنے کے اقدامات میں مشروط نرمی کی اجازت دی

نئی دہلی، 5 دسمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعرات کو قومی راجدھانی خطہ میں فضائی آلودگی کی شدید سطح سے نمٹنے کے اقدامات میں کچھ شرائط کے ساتھ نرمی کی اجازت دے دی۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی بنچ نے کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) کی عرضی پر گریڈڈ رسپانس ایکشن پلان (جی آر اے پی) کے فیز 4 سے 2 میں کمی کی اجازت دی۔ عدالت نے تاہم سی اے کیو ایم کو بتایا کہ اسے فیز 3 سے کچھ اضافی اقدامات کو لاگو کرنا پڑے گا۔ سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں واضح کیا کہ جب ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) کے 350 سے اوپر جانے کا امکان ہے تو احتیاطی اقدام کے طور پر جی آر اے پی فیز 3 کو فوری طور پر لاگو کرنا ہوگا۔ اگر اے کیو آئی کسی بھی دن 400 کو عبور کرتا ہے تو جی آر اے پی فیز 4 دوبارہ نافذ کیا جائے گا۔ گزشتہ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے ایئر کوالٹی مینجمنٹ کمیشن کی نرمی کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ آلودگی کی وجہ سے قومی راجدھانی خطہ میں اسکولوں کو بند کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے انہوں نے قانون میں نرمی کرنے پر غور کرنے کا حکم دیا۔

مودی آج بھارت منڈپم میں اشٹ لکشمی مہوتسو کا افتتاح کریں گے

نئی دہلی، 5 دسمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی شمال مشرقی ہندوستان کی ثقافتی زندہ دلی کو ظاہر کرنے کے حکومت کے عزم کے مطابق جمعہ کو دارالحکومت کے بھارت منڈپم میں تین روزہ اشٹ لکشمی مہوتسو کا افتتاح کریں گے۔ افتتاحی تقریب سہ پہر 3 بجے منعقد ہوئی۔ وزیر اعظم آفس کی جانب سے جمعرات کو جاری ہونے والی ریلیز کے مطابق پہلی بار منایا جانے والا تین روزہ ثقافتی میلہ 8 دسمبر تک جاری رہے گا۔

ایمنسٹی کا غزہ میں 'نسل کشی' کا الزام، اسرائیل کی تردید

غزہ:(ایجنسی)۔انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ غزہ کی جنگ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔اسرائیل نے تاہم اس الزام کی سختی سے تردید کی ہے۔ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ اس نے یہ نتیجہ پچھلے کئی ماہ کے دوران پیش آنے والے واقعات، اسرائیلی حکومت اور فوجی حکام کے غیر انسانی اور نسل کشی پر مبنی بیانات، تباہی کی سیٹلائٹ تصاویر، فیلڈ ورک اور غزہ کے باشندوں کی زمینی رپورٹوں کی بنیاد پر اخذ کیا ہے۔فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق لندن میں قائم انسانی حقوق کی اس تنظیم نے اپنی رپورٹ کو عالمی برادری کے لیے "خطرے کی گھنٹی" قرار دیا ہے۔ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سربراہ ایگنس کالامارڈ نے ایک بیان میں کہا، اسرائیل نے ماہ بہ ماہ غزہ میں فلسطینیوں کے ساتھ غیر انسانی برتاؤ کیا، جو انسانی حقوق اور وقار کے منافی ہے اور فلسطینیوں کو عملی طور پر تباہ کرنے کے اسرائیل کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔"اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی جنگی اور انسانیت کے خلاف جرائم، ایچ آر ڈبلیو اسرائیل نسل کشی کے کسی بھی الزام کو مسلسل مسترد کرتا رہا ہے۔اس کا کہنا ہے کہ اس نے بین الاقوامی قانون کا احترام کیا ہے اور غزہ کی سرحد کے پار سے حماس کے حملے کے بعد اپنا دفاع اس کا حق ہے۔اسرائیل نے ایمنسٹی کی رپورٹ میں اپنے خلاف نسل کشی کے الزامات کو سامیت دشمن قرار دے کر سختی سے مسترد کر دیا ہے۔اس نے بین

الاقوامی عدالت انصاف میں اس طرح کے الزامات کو چیلنج کیا ہے اور بین الاقوامی فوجداری عدالت کے اس الزام کو بھی مسترد کیا ہے کہ وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع نے غزہ میں جنگی جرائم کا ارتکاب" کیا۔اسرائیلی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا، قابل مذمت اور جنونی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ایک بار پھر ایک من گھڑت رپورٹ پیش کی ہے، جو کہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔"اسرائیل نے حماس کو مورد الزام ٹھہراتے ہوئے کہا ہے کہ حماس، جس نے اسرائیل کو نیست و نابود کرنے کا عزم کر رکھا ہے، اس نے اسرائیل میں دہشت گردانہ حملہ کر کے قتل عام کیا، جس کے نتیجے میں جنگ بھڑک اٹھی۔اسرائیل نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون کے مطابق اپنا دفاع کر رہا ہے اور اس کی جنگ غزہ کے عوام سے نہیں بلکہ حماس سے ہے۔"لیکن ایمنسٹی نے اسرائیل پر انیس سو اڑتالیس کے نسل کشی کے خلاف کنونشن کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے، وہ (اسرائیل) ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت غزہ کی فلسطینی آبادی کو طبعی طور پر تباہ کر کے انہیں دھیرے دھیرے موت کی طرف دھکیل رہا ہے۔"ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سربراہ ایگنس کالامارڈ نے رپورٹ کو عالمی برادری کے لیے "خطرے کی گھنٹی" قرار دیا۔ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سربراہ ایگنس کالامارڈ نے رپورٹ کو عالمی برادری کے لیے "خطرے کی گھنٹی" قرار دیا تین سو صفحات پر مشتمل رپورٹ میں ایسے واقعات کی نشاندہی کی گئی ہے، جہاں حماس کی موجودگی یا کوئی اور فوجی مقاصد نہیں تھے۔"اس میں سات اکتوبر 2023 سے اس سال 20 اپریل تک کے درمیان غزہ میں ہونے والے 15 ایسے فضائی حملوں کا حوالہ دیا گیا ہے، جن میں 141 بچوں سمیت 334 فلسطینی شہری مارے گئے تھے، جن سے متعلق ایمنسٹی کو اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ ان حملوں میں کسی کو بھی فوجی مقصد کے لیے نشانہ بنایا گیا تھا۔"اس رپورٹ میں غزہ پٹی میں زمینی حالات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔مثلا اس میں کہا گیا ہے کہ دسیوں ہزار اموات اور جسمانی اور نفسیاتی صدمے کے علاوہ، فلسطینی غذائیت کے بحران، بھوک اور بیماریوں" کا شکار ہیں۔کالامارڈ نے پریس کانفرنس کے دوران مزید کہا، جو ریاستیں اسرائیل کو ہتھیار منتقل کرتی ہیں، وہ بھی متعلقہ عالمی کنونشن کے تحت نسل کشی کو روکنے کے لیے اپنی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں اور اس میں ان کے ملوث ہونے کا خطرہ ہے۔" کالامارڈ نے کہا، اس میں کوئی شک نہیں کہ اسرائیل کے فوجی مقاصد ہیں۔لیکن فوجی مقاصد کی موجودگی نسل کشی کے ارادے کے امکان کی نفی نہیں کرتی۔"ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اعلان کیا ہے کہ وہ سات اکتوبر کے حملے کے دوران فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس کی طرف سے کیے گئے جرائم کے بارے میں بھی ایک رپورٹ شائع کرے گی، جس میں اسرائیل میں 208,1 افراد ہلاک ہوئے، جن میں زیادہ تر عام شہری تھے۔اسرائیل میں اس حملے کے بعد واپس غزہ جاتے ہوئے حماس اور دیگر عسکریت پسند فلسطینی تنظیموں کے جنگجو تقریبا 250 افراد کو یرغمال بنا کر اپنے ساتھ بھی لے گئے تھے۔

پورے ایران سمیت دنیا کے مختلف ملکوں میں بنت رسول کی شہادت کا سوگ

تہران:(ایجنسی)۔بنت رسول صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا سلام کی شہادت کی مناسبت سے ساری دنیا بالخصوص ایران و عراق میں نہایت عقیدت کے ساتھ عزاداری اور سوگواری کا سلسلہ جاری ہے ایران میں آج بنت رسول صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا سلام کی شہادت کے موقع پر سوگواری اور عزاداری کا سلسلہ پورے ملک میں اپنے عروج کو پہنچ گیا ہے۔تمام مقامات مقدسہ بالخصوص مشہد اور قم سوگواروں اور عزاداروں سے لبریز ہیں۔بڑی تعداد میں غیر ملکی زائرین اس وقت مشہد مقدس اور قم میں موجود ہیں جہاں مختلف زبانوں میں مجالس عزا اور سوگواری کا اہتمام کیا گیا ہے۔تہران میں رہبر انقلاب اسلامی کی جانب سے بھی مجالس عزا کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ صدیقہ اطہر کی زندگی کے بعض پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے دارالحکومت سمیت مختلف شہروں میں خصوصی نمائشیں بھی لگائی گئی ہیں۔اُدھر عراق سے بھی اطلاعات ہیں کہ بھی مقدس مقامات بالخصوص نجف اشرف میں حضرت امام علی علیہ السلام کے روضے پر عزاداران فاطمی کا جم غفیر ہے۔ہندوستان و پاکستان میں بھی ایام فاطمیہ کی مناسبت پر عظیم الشان مجالس، جلوسہائے عزا، نشستوں اور حتیٰ نمائشوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے جہاں اہل بیت علیہ السلام کے چاہنے والے سیرت فاطمی سے آشنا ہو رہے ہیں۔

حزب اللہ ارکان لبنان اور شام کی سرحد پر پھیل چکے ہیں: ذرائع کا انکشاف

لبنان:(ایجنسی)۔جب سے ھیئۃ تحریر الشام اور اس کے اتحادی مسلح دھڑوں نے شام کے دوسرے بڑے شہر حلب کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ایرانی حکام نے بارہا اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ شامی حکومت کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں۔انہوں نے نام نہاد" مزاحمت کے محور" کا بھی حوالہ دیا ہے جو تہران کے وفادار دھڑوں اور ملیشیاؤں کے حوالے سے شامی فوج کے ساتھ کھڑے ہونے اور اس کی حمایت کرنے کا اشارہ دیتے ہیں۔حالیہ عرصے کے دوران ایران نے شامی افواج کی مدد کے لیے جنگجوؤں کو متحرک کرنے کی کوشش کی ہے اور حزب اللہ اور کچھ عراقی دھڑوں کے ارکان کو شام میں تعینات کیا ہے۔ایسا سپاہیوں اور رہنماؤں نے جمعرات کو واشنگٹن پوسٹ کو بتایا ہے۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ لڑائی میں مشغول ہونے کے احکامات کے منتظر ہیں۔لیکن اسرائیل کے ساتھ گزشتہ تین مہینوں سے جاری پرتشدد جنگ کے نتیجے میں حزب اللہ کے نمایاں طور پر بگڑ جانے کے بعد یہ واضح نہیں ہو رہا ہے کہ آیا یہ جماعت اس بار شامی تنازعے کا رخ تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گی یا نہیں۔تجزیہ کاروں کے مطابق اگرچہ عراقی ملیشیا کچھ خلا کو پر کر سکتی ہیں لیکن ان کے جنگجو حزب اللہ کی طرح تربیت یافتہ نہیں ہیں۔ان کے ہتھیار اور گولہ بارود حزب اللہ کے پاس موجود مقدار سے کم ہیں۔اس تناظر میں حزب اللہ کے ایک رکن نے بتایا کہ ایران ہمارے ساتھ کھڑا ہے اس لیے ہم اتحادی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ذرائع نے واضح کیا ہے کہ ان کے زیادہ تر جنگجو مشرقی شام میں ہیں جہاں امریکہ کی حمایت یافتہ سیرین ڈیموکریٹک فورسز نے افراتفری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دیر الزیر کے قریب شامی فورسز کے کنٹرول میں آنے والے دیہاتوں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔یہ معلومات حزب اللہ کی سوچ سے واقف تین ذرائع کی جانب سے گزشتہ پیر کو یہ اطلاع دینے کے بعد سامنے آئی ہے کہ گروپ فی الحال شمالی شام میں جنگجو بھیجنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔رائٹرز کے مطابق عراقی رہنماؤں نے مزید کہا کہ حزب اللہ کو ابھی تک ایسا کرنے کے لیے نہیں کہا گیا ہے۔حزب اللہ اس مرحلے پر اپنے ارکان شام بھیجنے کے لیے تیار نہیں ہے۔لبنان کے مختلف علاقوں، خاص طور پر بیروت کے جنوبی مضافاتی علاقوں، جنوب اور البقاع (مشرق) پر اسرائیل کی جانب سے حملوں میں اضافے کے بعد حزب اللہ کو گزشتہ ستمبر سے بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔اسرائیل نے حزب اللہ پارٹی کے درجنوں اعلیٰ رہنماؤں کو بھی قتل کیا ہے جن میں خاص طور پر اس کے سابق سیکرٹری جنرل حسن نصر اللہ اور ان کے جانشین ہاشم صفی الدین شامل ہیں۔حزب اللہ کے کئی فوجی رہنما بھی اسرائیلی حملوں اور قتل و غارت میں مارے گئے ہیں۔عراقی رہنماؤں نے ان خدشات کو بھی مسترد کر دیا کہ پارٹی شام میں لڑائی میں شامل ہونے کے لیے بہت کمزور ہو جائے گی۔

بنگلہ دیش: سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کی 'نفرت انگیز تقاریر' پر پابندی عائد

ڈھاکہ:(ایجنسی)۔بنگلہ دیش کی ایک عدالت نے سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کی نفرت انگیز تقاریر نشر کرنے پر پابندی عائد کر دی، رواں سال اگست کے 'انقلاب' کے دوران مظاہرین کے قتل کے الزام میں سابق وزیر اعظم پر چند ہفتے قبل فرد جرم عائد کی گئی تھی۔غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق بنگلہ دیش کا انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل (آئی سی ٹی) حسینہ واجد کے خلاف دیگر الزامات کے ساتھ ساتھ 'اجتماعی قتل' کے الزامات کے تحت بھی تحقیقات کر رہا ہے۔پراسیکیوٹر غلام منور حسین تمیم نے صحافیوں کو بتایا کہ شیخ حسینہ کئی مقدمات میں نامزد ہیں جن کی اس وقت ٹریبونل تحقیقات کر رہا ہے، انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ آئی سی ٹی نے سابق وزیر اعظم کی تقاریر پر پابندی عائد کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔غلام منور نے بتایا کہ 'ہم نے حسینہ واجد کی نفرت انگیز تقاریر کو پھیلانے پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا تھا کیونکہ اس سے قانونی کارروائی میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے یا گواہوں اور متاثرین کو ڈرایا دھمکایا جا سکتا ہے، اگر ان کی تقاریر کا سلسلہ جاری رہا تو ٹریبونل میں گواہوں کو لانا بھی مشکل ہو جائے گا۔رپورٹ کے مطابق فوری طور پر یہ واضح نہیں ہے کہ حسینہ واجد کی کون سی تقاریر 'نفرت انگیز' قرار دی جائیں گی یا اس حکم پر کس طرح عمل درآمد کیا جائے گا۔یہ فیصلہ حسینہ واجد کی جانب سے نیویارک میں اپنے حامیوں کے اجتماع سے ویڈیو لنک کے ذریعے خطاب کے چند روز بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے بنگلہ دیش کے عبوری رہنما محمد یونس پر بڑے پیمانے پر 'قتل عام' کا الزام عائد کیا تھا۔حسینہ واجد کی برطرفی سے چند ہفتے قبل سیکڑوں افراد جاں بحق ہوئے تھے، جن میں سے زیادہ تر اموات پولیس کی جانب سے کی گئی فائرنگ کے نتیجے میں ہوئی تھیں۔حسینہ واجد کی حکومت کا تختہ الٹنے کے چند گھنٹوں کے دوران مزید کئی افراد ہلاک ہوئے، جن میں زیادہ تر ایسے افراد شامل تھے جو 'عوامی لیگ پارٹی' کے کٹر حامیوں کے خلاف انتقامی کارروائیوں میں شامل رہے تھے۔حسینہ واجد نے 2010 میں پاکستان کے خلاف 1971 کی جنگ آزادی کے دوران ہونے والے مظالم کی تحقیقات کے لیے آئی سی ٹی کا قیام عمل میں لایا تھا، تاہم اگلے چند سالوں میں اس انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل نے حسینہ واجد کی سیاسی جماعت کے مخالف متعدد اہم سیاسی رہنماؤں کو موت کی سزا سنائی، جس کے نتیجے میں کئی 'حریف رہنماؤں' کو پھانسی دی گئی۔انسانی حقوق کی تنظیموں کی جانب سے اس ٹریبونل کو باقاعدگی سے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے کہ وہ مقدمے کی سماعت کے مناسب معیار پر پورا نہیں اترتا، اس ٹریبونل کو حسینہ واجد کے حریفوں کو ختم کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر دیکھا جانے لگا تھا۔2006 کے نوبل امن انعام یافتہ محمد یونس کی قیادت میں قائم عبوری حکومت نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ بھارت پر حسینہ واجد کی حوالگی کے لیے زور دے گی تاکہ ٹریبونل کے ذریعے مقدمہ چلایا جا سکے۔

تہران میں شہدائے گمنام کی تشییع جنازہ، فضا سوگوار

تہران: حضرت فاطمہ زہرا (س) کے یوم شہادت کے موقع پر شہدائے گمنام کے دن کی مناسبت سے آج دفاع مقدس کے 300 شہدائے گمنام کی ملک بھر میں تشییع جنازہ کی گئی۔ان شہداء میں سے 200 کی ملک کے مختلف شہروں میں جب کہ 100 شہیدوں کی تہران میں ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں تشییع جنازہ ہوئی۔ان گمنام شہیدوں کی اوسط عمریں 18 سے 25 سال کے درمیان ہیں، شہداء کو اپنے آبائی شہروں میں سپرد خاک کیا جائے گا۔معراج شہداء کے احاطے میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔شہداء کی تشییع جنازہ میں رہبر انقلاب اسلامی کے مشیر محمد مخبر، تہران کے میئر سمیت اعلی حکام نے شرکت کی۔عوام نے شہداء کے جسد ہائے خاکی کو آہوں اور سسکیوں کے ساتھ الوداع کہا۔

ایرانی نوبل انعام یافتہ نرگس محمدی عارضی طور پر رہا

تہران:(ایجنسی)۔ایران میں نوبل انعام یافتہ انسانی حقوق کی کارکن نرگس محمدی کو جیل سے عارضی طور پر رہا کر دیا گیا۔اطلاعات کے مطابق نرگس کی ایک پیچیدہ سرجری ہوئی ہے، جس کے لیے انہیں عارضی طور پر جیل سے رہا کیا گیا۔نرگس محمدی کے حامیوں نے ان کی علالت کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ نرگس کی دائیں ٹانگ کی ایک ہڈی کو سرطان کے خدشے کے تحت جراحی کے ذریعے کاٹ دیا گیا ہے۔ ایرانی دارالحکومت تہران سے ایک منظر عام پر آنے والی ایک ویڈیو فوٹیج میں 52 سالہ محمدی کو ایک ایمبولینس کے عقب سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا گیا۔ان کی دائیں ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا ہوا تھا۔مذکورہ ویڈیو میں نرگس کے کالے بال دکھائی دے رہے تھے اور انہوں نے روایتی ہیڈ اسکارف نہیں اوڑھ رکھا تھا۔ایمبولینس سے باہر آتے وقت انہوں نے سڑک پر کھڑے اپنے حامیوں کے لیے، ہیلو آزادی"، زن، زندگی، آزادی" اور "آزادی ہمارا حق ہے، آزادی زندہ باد" کے نعرے لگائے۔اس مہم کے سرکردہ کارکنوں نے بتایا کہ نرگس کو 21 روز کے لیے رہائی ملی ہے جس کے بعد انہیں اپنی قید کی باقی مدت جیل میں ہی گزارنا ہوگی۔نرگس کی عارضی رہائی کا فیصلہ کر کے تہران حکومت نے ان کی طویل بیماری اور صحت کی مشکل صورتحال کو نظر انداز کرنے کا مظاہرہ کیا ہے۔نرگس محمدی کے حامیوں نے ان کی طویل علالت کے پیش نظر مستقل طور پر ان کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ایران میں نوبل انعام یافتہ انسانی حقوق کی کارکن نرگس محمدی اور معروف ایرانی ماہر الٰہیات صادقیا ایران میں نوبل انعام یافتہ انسانی حقوق کی کارکن نرگس محمدی اور معروف ایرانی ماہر الٰہیات صادقیہ نرگس محمدی کی آزادی کی مہم کا ساتھ دینے والے ان کے حامیوں کا کہنا ہے، نرگس محمدی کی سزا میں 21 دن کی معطلی ناکافی ہے۔قریب ایک دہائی سے قید میں رہنے والی نرگس کو اب خصوصی طبی دیکھ بھال، حفظان صحت اور بنیادی انسانی حقوق کی ضرورت ہے۔"نرگس محمدی کے ڈاکٹروں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ نرگس کی صحت یابی اور مکمل شفایابی میں کم از کم تین ماہ لگ جائیں گے۔نرگس محمدی کے حامیوں کی طرف سے مزید کہا گیا، XX نرگس کو بنیادی طور پر قید کیا ہی نہیں جانا چاہیے تھا، وہ بھی انسانی اور خواتین کے حقوق کے لیے ان کی پر امن وکالت پر، جس نے انہیں نوبل امن انعام کا حقدار بنایا۔" نرگس محمدی کو ریاستی سلامتی اور ایرانی حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کے الزام میں 13 سال نو ماہ قید کی سزا سنائی گئی تھی۔نرگس نے ایرانی حکام کی طرف سے متعدد گرفتاریوں کے باوجود اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا ہوا ہے اور سالوں سے وہ آہنی سلاخوں کے پیچھے ایام زندگی گزار رہی ہیں۔ان کی سرگرمیوں میں 2022ء میں ایران کی اخلاقی پولیس کے ہاتھوں کرد نوجوان خاتون مہسا امینی کی ہلاکت کے بعد ملک بھر میں خواتین کے مظاہروں کی قیادت بھی شامل ہے۔

خواتین کی میڈیکل تعلیم پر پابندی کی افغان کرکٹرز نے مذمت کی

کابل:(ایجنسی)۔افغان کرکٹ ٹیم کے کپتان راشد خان اور معروف کھلاڑی محمد نبی نے صحت سے متعلق خواتین کی تعلیم و تربیت پر بندش کی کھل کر مخالفت کا اظہار کرتے ہوئے طالبان کے اس فیصلے کو بنیادی حقوق اور افغانستان کے مستقبل کے ساتھ غداری قرار دیا ہے۔دونوں نے طالبان حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اس موقف پر نظر ثانی کرے۔افغان ٹیم کے کرکٹ کھلاڑیوں نے پہلی بار اس طرح کھل کر خواتین کے حق میں آواز اٹھائی ہے، جہاں طالبان نے عورتوں کو معاشرے سے بالکل الگ تھلگ کر کے رکھ دیا ہے۔طالبان حکام نے نرسوں اور دائیوں کی تربیت کے لیے جو تعلیمی ادارے مخصوص ہیں، اب اس میں بھی خواتین کی تعلیم و تربیت پر پابندی کا فیصلہ کیا ہے، جس کی دونوں کھلاڑیوں نے مذمت کی ہے۔طالبان کی قیادت نے نجی اور سرکاری اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ افغانستان میں خواتین کے لیے طبی کورسز کی فراہمی بند کر دیں۔اس فیصلے سے طب کی تعلیم تک خواتین کی رسائی مؤثر طور پر ختم ہونے کا امکان ہے۔طالبان قیادت نے خواتین کی اعلیٰ تعلیم پر پہلے ہی پابندی عائد کر دی تھی اور یہ آخری شعبہ تھا، جو ان کے لیے اب تک کھلا تھا۔راشد خان نے سوشل میڈیا ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں اس پر اپنے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی اصولوں میں تعلیم کو مرکزی مقام حاصل ہے اور" اسلامی عقیدہ مردوں اور خواتین دونوں کے لیے علم کے حصول پر یکساں زور دیتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ افغانستان کو ہر شعبے خصوصا طبی شعبے میں پیشہ ور افراد کی اشد ضرورت ہے۔انہوں نے لکھا،" بہت گہرے دکھ اور مایوسی کے ساتھ میں افغانستان کی بہنوں اور ماؤں کی تعلیمی اور طبی اداروں کی حالیہ بندش پر غور و فکر کرنے بیٹھا ہوں۔اس فیصلے کے نہ صرف ان کے مستقبل پر، بلکہ ہمارے معاشرے کے وسیع تر تانے بانے پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔خواتین نے سوشل میڈیا کے ذریعے اس پر جس درد اور دکھ کا اظہار کیا ہے، وہ ان کے جدوجہد کی یاد دہانی کرتا ہے کہ انہیں کن سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ" افغانستان، ہمارا پیارا وطن، ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے۔ملک کو ہر شعبے خصوصا طبی شعبے میں پیشہ ور افراد کی اشد ضرورت ہے۔

جنوبی کوریا: صدر کے مواخذے پر ہفتے کو ووٹنگ، 'بغاوت' کے الزام میں تحقیقات شروع

جنوبی کوریا:(ایجنسی)۔جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول جمعرات کے روز بھی اقتدار میں ہیں اور ان کی جماعت نے اعلان کیا ہے کہ وہ مواخذے کی تحریک کی متحد ہو کر مخالفت کرے گی، سک یول کے مارشل لا کے نفاذ نے دنیا کو حیران کر دیا تھا۔خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق صدر کے مواخذے کی تحریک پر ووٹنگ ہفتے کی شام 7 بجے ہوگی۔جنوبی کوریا کی پولیس نے بھی جمعرات کو اعلان کیا کہ وہ یون سک یول کے خلاف 'بغاوت' کے الزام میں تحقیقات کر رہی ہے جو کہ ایک ایسا جرم ہے جو صدارتی استثنیٰ سے تجاوز کرتا ہے اور اس میں موت کی سزا ہو سکتی ہے۔واضح رہے کہ جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول نے منگل کی رات دیر گئے سویلین حکمرانی کو معطل کر دیا تھا اور پارلیمنٹ میں فوج اور ہیلی کاپٹر تعینات کیے تھے، تاکہ قانون ساز اس اقدام کو مسترد کر کے احتجاج اور 'ڈرامائی رات' میں انہیں یوٹرن لینے پر مجبور نہ کر سکیں۔سیول کے اتحادیوں کو اس بات کا علم ٹیلی ویژن کے ذریعے ہوا اور حزب اختلاف نے فوری طور پر مواخذے کی تحریک قومی اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ صدر یون نے آئین اور قانون کی سنگین خلاف ورزی کی ہے۔300 رکنی مقننہ میں حزب اختلاف کو بھاری اکثریت حاصل ہے اور مواخذے کے لیے درکار دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کے لیے یون کی پیپلز پاور پارٹی (پی پی پی) سے اسے صرف مٹھی بھر ارکان کی ضرورت ہے۔تاہم جمعرات کو پیپلز پاور پارٹی کے رہنما ہان ڈونگ ہون نے کہا کہ انہوں نے یون سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے 'غیر آئینی مارشل لا' کی وجہ سے پارٹی چھوڑ دیں لیکن وہ مواخذے کی تحریک کو روکیں گے۔قومی اسمبلی میں پارٹی کے پارلیمانی لیڈر چو کیونگ ہونے کہا کہ پیپلز پاور پارٹی کے تمام 108 قانون ساز صدر کے مواخذے کو مسترد کرنے کے لیے متحد رہیں گے۔ریئل میٹر کی جانب سے جمعرات کے روز جاری کیے گئے ایک نئے سروے کے مطابق جنوبی کوریا کے 6.73 فیصد شہریوں نے صدر یون کے مواخذے کی حمایت کی ہے، آج رات یون کے خلاف مزید مظاہرے بھی متوقع ہیں۔اگر یہ تحریک منظور ہو جاتی ہے تو آئینی عدالت کا فیصلہ آنے تک یون کو معطل کر دیا جائے گا۔اگر جج اس کی منظوری دیتے ہیں تو یون کا مواخذہ کیا جائے گا اور 60 دن کے اندر نئے انتخابات ہونے ہوں گے۔2022 میں عہدہ سنبھالنے کے بعد سے 'بحران سے بحران' کی طرف بڑھنے والے صدر یون بدھ کی علی الصبح ٹیلی ویژن پر اپنے خطاب کے بعد سے عوامی سطح پر نظر نہیں آئے۔مقامی میڈیا نے ان کے دفتر کے حوالے سے کہا ہے کہ وہ جمعرات کو کوئی بیان نہیں دیں گے، وزیر دفاع کم یونگ نے استعفیٰ دے دیا ہے، تاہم دیگر اہم وزرا اپنے عہدوں پر بدستور موجود ہیں۔

حکومت معاشرتی تقسیم کے خاتمے کیلئے سخت قوانین بنا کر عمل درآمد کرائے، پاک فوج

اسلام آباد: آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر کی زیر صدارت 84 ویں فارمیشن کمانڈرز کانفرنس میں پاک فوج کی اسلام آباد میں قانونی تعیناتی کے خلاف سیاسی فوائد کے لیے پروپیگنڈے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ زہر اگلنے، جھوٹ اور معاشرتی تقسیم کا بیج بونے کے خاتمے کے لیے سخت قوانین و ضوابط بنائے اور ان پر عمل درآمد کرائے۔پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کی جانب سے جاری بیان کے مطابق آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر، نشان امتیاز (ملٹری) کی زیر صدارت 2 روزہ 84 ویں فارمیشن کمانڈرز کانفرنس ہوئی۔ترجمان پاک فوج کے مطابق کانفرنس میں کور کمانڈرز، پرنسپل اسٹاف افسران اور پاک فوج کے تمام فارمیشن کمانڈرز نے شرکت کی، کانفرنس کے آغاز میں فورم نے شہدا کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔آئی ایس پی آر کے مطابق فورم نے پاکستان کے امن و استحکام کے لیے شہدائے افواج پاکستان، قانون نافذ کرنے والے اداروں، پاکستانی شہریوں اور اسلام آباد میں حالیہ پرتشدد مظاہروں میں جام شہادت نوش کرنے والے سیکیورٹی اہلکاروں کو زبردست خراج عقیدت کیا۔جاری بیان میں بتایا گیا کہ فورم نے بھارت کی جانب سے مقبوضہ جموں و کشمیر میں جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کی اور کشمیری عوام کے لیے پاکستان کی غیر متزلزل سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کیا۔ترجمان پاک فوج کے مطابق کانفرنس کے شرکا نے فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی اور غزہ میں جاری مظالم کی پُرزور مذمت کی اور غزہ میں جاری فوجی جارحیت کے خاتمے کے لیے بین الاقوامی قانونی اقدامات کی بھی حمایت کی۔آئی ایس پی آر کے مطابق کانفرنس کے شرکا کو بیرونی اور اندرونی خطرات کے تناظر میں موجودہ صورتحال کے بارے میں بریفنگ دی گئی، شرکا نے روایتی اور غیر روایتی خطرات سے نمٹنے کے لیے پاک فوج کی آپریشنل تیاریوں کا جائزہ بھی لیا۔اس میں مزید کہا گیا کہ فورم نے انسداد دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشنز کا جامع تجزیہ کیا اور بلوچستان میں دہشت گردوں بالخصوص کالعدم بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) مجید بریگیڈ کے خلاف آپریشن پر خصوصی توجہ دینے کے ساتھ، پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے دشمن قوتوں کی ایما پر کام کرنے والے دہشت گردوں، ان کے سہولت کاروں اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کو بے اثر کرنے کا عزم کیا۔ترجمان پاک فوج کے مطابق فورم نے پاک فوج کی دارالحکومت کی اہم سرکاری عمارتوں کو محفوظ بنانے اور قابل احترام غیر ملکی وفود کو دورہ پاکستان کے دوران محفوظ ماحول فراہم کرنے کی غرض سے پاک فوج کی قانونی تعیناتی کے خلاف کیے جانے والے بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈے پر تشویش کا اظہار کیا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے موقع پر شہر بھر میں مجلس و ماتم کا سلسلہ جاری

حضرت فاطمہ زہرا کی مختصر زندگی عظیم اخلاق اور معنوی درس کی حامل: مولانا انور حسین

لکھنؤ (پریس ریلیز) (05 دسمبر، 2024) راجہ جی پورم کے نکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضہ زینبیہ میں ثانی زہرا کمیٹی کے زیر اہتمام خاتون جنت، شہزادیٔ کونینؑ، مادر حسنینؑ، دل بند مصطفیٰؐ، زوجہ مرتضیٰؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ کی دلسوز شہادت کے سلسلہ میں سات روزہ مجالس بعنوان '46واں روح پرور اجتماع' کا اہتمام 2 دسمبر سے 8 دسمبر تک روضہ کے طاہر جرولی ہال میں صبح 10 بجے سے جاری ہے۔ مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہو رہا ہے جس کے بعد شعرا بارگاہ معصومہ کونینؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مقامی و بیرونی علما، ذاکرین و خطیب اہل بیت روزانہ پانچ مجالس کو خطاب کر رہے ہیں۔ دوران مجلس نذر مولیٰ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور پروگرام میں تعاون کرنے والے مومنین کے مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی بھی ہو رہی ہے۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ منگل 5 دسمبر کو پہلی مجلس کا آغاز ٹھیک 10:15 بجے تلاوت ربانی سے ہوا جس کے بعد اختر اعظمی نے پیش خوانی کی اور کرنل سید جرار احمد مرثیہ پیش کیا۔ 11:15 بجے خورشید حیدر کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید زاہد الحسن، دن میں ایک بجے شموم لکھنوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید فیروز حسین زیدی، شام 6 بجے خوشنود مصطفیٰ کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید انور حسین رضوی اور اس دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوئی جس میں عارف لکھنوی نے پیش خوانی کی اور مولانا سید عابس کاظم جرولی نے مجلس کو خطاب کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید انور حسین رضوی نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی دختر گرامی اور حضرت علیؑ کی شریک حیات حضرت فاطمہ زہراؑ خواتین کے لئے ایک جامع اور مکمل نمونہ تھیں اور خود رسول اکرمؐ نے آپ کو سیدۃ نساء العالمین قرار دیا ہے۔ آپ کی زندگی بہت مختصر لیکن عظیم اخلاق اور معنوی درس کی حامل تھی۔ یہ عظیم خاتون اسلام کے ابتدائی دور کے مختلف مراحل میں رسول اکرمؐ اور حضرت علی کے ساتھ رہیں۔ آپ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین جیسے صالح فرزندوں کی تربیت کی، جو رسول اکرم کے قول کے مطابق جوانان جنت کے سردار ہیں۔ مولانا نے کہا کہ آپ کا اسم گرامی فاطمہ اور مشہور لقب زہرا، سیدۃ النساء العالمین، راضیہ، مرضیہ، شافعہ، صدیقہ، طاہرہ، زکیہ، خیر النساء اور بتول ہیں۔ آپ کی مشہور کنیتوں میں سب سے زیادہ حیرت انگیز ام ابیہا ہے، یعنی اپنے باپ کی ماں، یہ لقب اس بات کا ترجمان ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار کو بے حد چاہتی تھیں اور کمسنی کے باوجود اپنے بابا کی روحی اور معنوی پناہ گاہ تھیں۔ مولانا نے جب خاتون جنت پر گزریں مصیبتوں اور ظالم حاکم کے دربار میں بی بی کو جھٹلانے اور دلائل کو نامنظور کئے جانے کا ذکر کیا تو یہاں موجود تمام عزادار اشکبار ہو گئے۔ مسٹر آفتاب رضوی نے بتایا کہ اسی دن یعنی 5 دسمبر کو شب میں 8 بجے مستورات کی مجلس ہوئی جس کے بعد خواتین نے شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہرا کا شبیہ تابوت برآمد کیا۔ مسٹر رضوی نے مزید بتایا کہ 6 دسمبر جمعہ کو پہلی مجلس ٹھیک 10:15 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد افسر دیبری پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید شبیر حسین رضوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ 11:15 بجے ہلال نقوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید امیر حسن عابدی، دن میں ایک بجے معصوم رضا کی پیش خوانی کے بعد مولانا ظہیر عباس، شام 6 بجے منظر کانپوری کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید غلام حسین صدف جونپوری اور اس کے دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوگی جس میں رضوان علی دانش پیش خوانی کریں گے اور مولانا قمر عباس خاں مجلس کو خطاب کریں گے۔

جناب فاطمہ انصاف پسندوں اور حق کے متلاشیوں کیلئے مشعل راہ: مولانا محمد علی

لکھنؤ (05 دسمبر، 2024) (پریس ریلیز) کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کے زیر اہتمام شہزادی کونین، دختر رسولؐ، خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا کی المناک شہادت کے سلسلہ میں دو روزہ مجالس عزائے فاطمیہ بعنوان 'رسول اسلامؐ کی اکلوتی بیٹی کا ماتم' کا انعقاد 5 اور 6 دسمبر کو شام 7 بجے کشمیری محلہ واقع مسجد قدم رسول میں کیا گیا۔ ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ جمعرات 5 دسمبر کو شام سات بجے ہونے والی مجلس کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری شیخ جون علی کیا جس کے بعد توحید حسین نجفی، محمد مہدی، الطاف شیخ اور کمیل علی پیش خوانی کے بعد مجلس کو مولانا سید محمد علی نقوی نے خطاب کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید محمد علی نقوی نے فاطمہ زہرا کی عظمت، سیرت و تعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا نے کہا کہ جب کوئی شخص حضرت زہراؑ کے فضائل بیان کرنے کے لئے سوچتا ہے تو وہ اس عظیم دریائے بیکراں کے سامنے اپنے آپ کو عاجز اور بے مایہ پاتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حضرت زہراؑ میدان جہاد تبیین کی سب سے بڑی مجاہدہ تھیں، جن کی روشن گری پوری تاریخ میں آب و تاب کے ساتھ جاری ہے اور تمام انسانی ادوار کے انصاف پسندوں اور حق کے متلاشیوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا نے شادی کے بعد جس نظام زندگی کا نمونہ پیش کیا وہ طبقہ نسواں کے لئے ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ گھر کا تمام کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں، جھاڑو دینا، کھانا پکانا، چرخہ چلانا، چکی پیسنا اور بچوں کی تربیت کرنا۔ یہ سب کام اور ایک اکیلی سیدہ لیکن نہ تو کبھی تیوریوں پر بل پڑے اور نہ کبھی اپنے شوہر سے اپنے لیے کسی مددگار یا خادمہ کے انتظام کی فرمائش کی۔ ایک مرتبہ اپنے پدر بزرگوار رسول خداؐ سے ایک کنیز عطا کرنے کی خواہش کی تو رسولؐ نے بجائے کنیز عطا کرنے کے وہ تسبیح تعلیم فرمائی جو تسبیح فاطمہ زہرا کے نام سے مشہور ہے۔ 34 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ الحمد اللہ اور 33 مرتبہ سبحان اللہ۔ مولانا نے جب بی بی پر گزری مصیبتوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود تمام عزادار اشکبار ہو گئے۔ مسٹر امن نے مزید بتایا کہ 6 دسمبر کو شام 7 بجے ہونے والی کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری شیخ جون علی کریں گے جس کے بعد توحید حسین نجفی، محمد مہدی، الطاف شیخ اور کمیل علی پیش خوانی کے فرائض انجام دیں گے۔ اس کے بعد مجلس کو شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن اور عالم نگر مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی 'کردار فاطمہ زہراؑ' کے عنوان پر خطاب کریں گے۔

صنف نسواں کا وقار اصول فاطمی میں ہے: مولانا سید افضل حیدر رضوی

لکھنؤ 5 دسمبر 2024 آج حسینہ جنت مآب سید تقیؒ میں دفتر آیۃ اللہ العظمی سید صادق حسینی شیرازی کے زیر اہتمام سہ روزہ مجالس کا سلسلہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شہادت کی مناسبت سے جاری ہے جسکی تیسری مجلس ٹھیک سات بجے شب منعقد ہوئی۔ نظامت کے فرائض مولانا تصور حسین صاحب نے انجام دیا۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بعدہٗ شعراء کرام نے بارگاہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا مجلس کو عالیجناب مولانا سید افضل حیدر رضوی صاحب قبلہ خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے پردے کو عورت کی زینت اور اسکے لئے واجب قرار دیا ہے۔ اس لئے اسلام میں مسلمان عورت پر نامحرم سے پردہ رکھنا واجب ہے، لیکن پردہ واجب ہونے کے باوجود اکثر مسلمان خواتین بے پردہ نظر آتی ہیں اور افسوس اس بات کا ہے کہ آج کے جدید معاشرے کی خواتین، پردے کو ترقی اور حسن کی راہ میں رکاوٹ سمجھتی ہیں، جو عورت بے حجابی سے حسن لانا چاہتی ہے وہ یہ جان لے کہ بے حجابی سے حسن پر زوال آتا ہے نکھار نہیں۔ مولانا سید افضل حیدر رضوی نے کہا کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ عورت کے لئے اسلام میں حجاب کی بہترین چیز چادر ہے۔ یہ چادر حضرت زہراؑ کی عصمت و عفت کی یادگار ہے۔ جس کو آج کی مسلمان عورت نے ایک طرف رکھ دیا ہے، خواتین کو پردے کے بارے میں حکم دینا مرد پر واجب ہے۔ آج کی خواتین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کو فاطمی اصولوں کے تحت گزارے اس میں ہی اس کی دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز ہے۔ مولانا آخر میں مصائب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بیان کیا مجلس میں مومنین کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی بعد مجلس نذر کا اہتمام کیا گیا۔

مذہب کے لحاظ سے کسی کو نقصان پہنچنا سب سے بڑی آفت ہے: مولانا نجیب الحسن زیدی

لکھنو 5 دسمبر: حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے موقع پر دفتر نمائندگی ولی فقیہ دہلی کی جانب سے امام باڑہ سبطین آباد میں دو روزہ مجالس کے سلسلے کی پہلی مجلس کو مولانا نجیب الحسن زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری معصوم مہدی نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ اسکے بعد شعراء کرام نے بارگاہ سیدہ عالمیان میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا نجیب الحسن زیدی نے حضرت فاطمہ کی دعا کے جملوں کی تشریح کی اور کہا کہ شہزادی کونین حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اپنی ایک دعاء میں رب کریم کی بارگاہ میں یوں درخواست گزار ہیں۔ مالک میری مصیبت کو دین میں قرار نہ دے اور دنیا کو میرا اہم و غم قرار نہ دے اور میرے علم کی انتہا کو دنیا قرار نہ دینا۔ اس دعاء کے اندر بی بی نے سب سے بڑی مصیبت سے پناہ مانگتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دنیا کی تمام مصیبتیں آسان ہیں دین مصیبت میں پڑے یہ بڑی مصیبت ہے انسان کی آنکھوں پر مادیت کا پردہ پڑ جائے یہ بڑی مصیبت ہے۔ یقیناً کسی مشکل میں پھنس جانا سانحات و حوادث میں گرفتار ہونا آفت کا شکار ہو جانا بلاؤں میں گرفتار ہو جانا ایک تلخ اور افسوسناک پہلو کا حامل ہے جو انسان کے ساتھ کبھی بھی پیش آسکتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ کبھی یہ آفت اور چوٹ مادی ہوتی ہے، کبھی روحانی اور اخلاقی ہوتی ہے، کبھی جسمانی ہوتی ہے اور کبھی روحانی اور مذہبی ہوتی ہے۔ مذہب کے لحاظ سے کسی کو نقصان پہنچنا سب سے بڑی آفت ہے اور اسی کے ساتھ انسان کی علمی کوششوں اور علم و معرفت کی راہ میں اس کی تگ و دو کا "دنیا" میں سمٹ جانا بھی روحانی نقصان کی علامت ہے۔ دنیا انسانی وجود کا خلاصہ نہیں ہے اور نہ ہی نفع نقصان کا معیار صرف مادیت ہے۔ بی بی کے ان دعائیہ فقروں سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ شخص جس کی مادی زندگی، عافیت اور اسکا ذریعہ معاش تو محفوظ ہو لیکن دین اور اخلاق متاثر ہو وہ در حقیقت خسارے میں ہے۔ ہم اپنے پیاروں کو کھونے والے کے پاس جا کر تعزیت پیش کرتے ہیں کسی کو چوٹ لگ جائے اسے دیکھنے جاتے ہیں اظہار ہمدردی کرتے ہیں ہونا بھی چاہیئے یہی انسانیت ہے لیکن جس کو مذہبی چوٹ پہنچتی ہے وہ بھی ہمدردی کے لائق ہے جس نے مذہب کو کھو دیا وہ بھی ہماری تعزیت کا زیادہ مستحق ہے۔ مجلس کے آخر میں مولانا نے حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کے واقعہ کو بیان کیا۔ نظامت کے فرائض مولانا احمد رضا بجنوری نے انجام دیئے۔

امامیہ ہال میں دو روزہ عزائے فاطمہ کا انعقاد، کنیزان سیدہ کا اہتمام

لکھنؤ ۵ دسمبر (پریس ریلیز): دختر پیغمبر خدا حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کے موقع پر وکٹوریہ اسٹریٹ واقع نزد شیعہ کالج نخاس امامیہ ہال میں دو روزہ عزائے فاطمیہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ پہلی مجلس کو مشہور خطیب مولانا علی حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا تصور عبادت اور دوسرے مذاہب کے تصور عبادت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دیگر مذاہب میں تنہائی اور رہبانیت کو عبادت کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے روحانی پیشوا جنگلوں، پہاڑوں اور خلوت کدوں میں دنیا سے کٹ کر عبادت کرتے ہیں جہاں اجتماعی سماجی نظام کا کوئی تصور موجود نہیں ہے جبکہ اسلام میں عبادت کیلئے اجتماعی سماجی نظام موجود ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہمارے معاشرے و سماج میں نوجوان مرد اور عورتیں اپنی زندگی سیرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پر گزارنے کی کوشش کریں تو سماج سے تمام تر برائیاں و خرابیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اٹھارہ سال کی مختصر سی عمر میں رسول پاک کی بیٹی نے ایک بیٹی ایک ماں اور ایک عورت کی حیثیت سے جو کردار چھوڑا ہے وہ ہر اعتبار سے ایک مکمل اور تعمیری پہلو ہے جو دنیا کے کسی دوسری خاتون میں نظر نہیں آتا ہے۔ اس سے پہلے مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد بارہ گاہ سیدہ عالمیان میں منظوم خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مجلس کے اختتام پر ماتمی دستوں نے نوحہ خوانی و سینہ زنی کی۔ نظامت کے فرائض رضوان نے انجام دیے۔ مجلس میں کافی تعداد میں عزاداروں نے شرکت کی۔

رسول خدا ﷺ کی اکلوتی بیٹی کا ماتم

لکھنؤ: اسلام کے آخری نبی محمد ﷺ کی اکلوتی بیٹی جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے موقع پر بتاریخ 3 جمادی الآخر مطابق ۵ دسمبر ۲۰۲۴ء کو دستۂ خطیب الایمان کی جانب سے شب میں 8 بجے روضۂ کاظمین کے حدود میں سہ روزہ مجالس کی آخری مجلس کو عالیجناب مولانا میثم زیدی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت فاطمہؑ کی فضیلت بیان کرنا ممکن نہیں۔ ان کی عظمت کو سمجھنے کیلئے قرآنی آیات کو سمجھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی تعلیمات کو عام کرنا اس وقت سب سے بڑی ضرورت ہے۔ مولانا نے شہزادیؑ کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ قیامت تک کی عورتوں کیلئے نمونۂ عمل ہیں اور خواتین میں سب سے افضل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہی خواتین ایک اچھی اور کامیاب زندگی گزار سکتی ہیں۔ مجلس کے آخر میں مولانا نے مصائب بیان کئے۔ جسے سن کر مومنین اشک بار ہو گئے۔ بعد مجلس لکھنؤ شہر کی مشہور و معروف انجمن ہائے ماتمی نے روضۂ کاظمین کے حدود میں نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے آقا امام حسینؑ کو ان کی ماں کا پرسہ پیش کیا۔ مجلس سے قبل قاری جناب یوسف صاحب تلاوت اور جناب اعجاز زیدی صاحب بارگاہِ معصومینؑ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ نظامت کے فرائض جناب نیر مجیدی صاحب انجام دیا۔ دستہ کے جنرل سکریٹری سبطین رضوی، سکریٹری حفاظت حسین اور ممبران نے مومنین کی شرکت کا شکریہ ادا کیا۔

مسجد بہار عالم میں خمسہ مجالس کا انعقاد

لکھنؤ: بسلسلہ شہادت دختر رسول جناب فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفیٰؐ کے موقع پر مسجد بہار عالم منصور نگر میں۔ خمسہ مجالس کی چوتھی اور پانچویں مجلس کو، مسجد کے پیش امام مولانا سیّد محمد معراج نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا نے جناب زہرا کی عظمت اور فضیلت کو بیاں کرتے ہوئے کہا کے۔ رسول کریم نے فرمایا فاطمہ زہرا میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ فاطمہ زہرا کی حیات مبارکہ دونوں جہاں کے لئے نمونۂ عمل ہے۔ مولانا نے دختر رسول جناب فاطمہ زہرا کے مصائب بیان کر مجلس کو ختم کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے: مولانا سلمان

لکھنؤ: رسول اکرم نے فرمایا، فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے ہم سے ناراض کیا، اس نے خدا کو ناراض کیا، یہ بیان مولانا علی سلمان نجفی امام بدہ بہشت زہرا کی پہلی مجلس میں دے رہے تھے۔ پرانے لکھنؤ میں رسول اللہ کی پیاری بیٹی شہزادی کونین فاطمہ زہرا کی شہادت کے سلسلے میں۔ ایام فاطمیہ پوری عقیدت و احترام سے منایا جا رہا ہے، ہر امام بارگاہ، مساجد اور عزاخانوں میں اجتماعات کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اسی سلسلے میں ایک مجلس امام بدے بہشت زہرا کمیدان کے باغیچہ مصحف گنج میں 5 دسمبر کو شام 3.30 بجے سے منعقد ہو رہی ہے، پہلی مجلس کا اہتمام حجۃ الاسلام مولانا علی سلمان نجفی نے کیا، اس سلسلے کی دوسری مجلس منعقد کی جائے گی۔ جمعہ کو مولانا وصی الحسن نقوی، اتوار کو تیسری مجلس میں مولانا تینوں مجالس سہ پہر 3.30 بجے ہوں گی افضل حیدر مجلس سے خطاب کریں گے۔

حضرت فاطمہ زہرا دائرہ عصمت کی مرکز ہیں: ڈاکٹر مشیت رضوی

لکھنؤ: پر سہ روزہ مجالس عزا کا انعقاد کیا گیا جسمیں پہلی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے ذاکر اہلبیت ڈاکٹر مشیت حسین رضوی زید پوری نے اپنے بیان کا آغاز قرآن کریم کے سورہ کوثر کی تلاوت سے کیا جس میں مالک کائینات نے رسول خدا کے دشمن کو ابتر کی بشارت دی کیوں کہ یہ لوگ پیغمبر محمد مصطفیٰ کو ہمیشہ ابتر کا تانا دیا کرتے تھے ڈاکٹر رضوی نے اپنے بیان میں مزید فرمایا کی شہزادی فاطمہ زہرا دائرہ عصمت کی مرکز ہیں جبھی تو ۱۴ معصومین کی فہرست میں شہزادی کا شمار ہے کیونکہ دائرہ میں مرکز صرف اور صرف ایک ہی ہوتا ہے اور وہ شرف رسول خدا کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کو ہی حاصل ہے دنیا میں نسل بیٹے سے چلتی ہے جبکی رسول کی نسل بیٹی سے یانی فاطمہ سے چلی یہ ابتر کہنے والوں کے منہ پر تماچہ تھا۔ بی بی زہرا کی عظمت و فضیلت کو بیان کرنے کے لیے ایک نہیں کئی کئی عشرہ چاہیے۔ رسول کی وفات کے بعد نام نہاد مسلمانوں نے آل رسول کے ساتھ جو سلوک کیا بی بی زہرہ نے اسے معاف نہیں کیا بلکہ اپنی وصیت میں حضرت علی سے فرمایا کہ ان ملعونوں کو میرے جنازہ میں بلکل بھی شامل نہ ہونے دیجیے گا۔ مجھ پر اتنے شدید ظلم و ستم ڈھائے گئے جو روشن دنوں پر ہوتے تو شب تاریک نظر آتے میرا پہلو شکستہ کر دیا اتنا ہی نہیں عمر نے دروازہ پر لکڑیاں جمع کی اور دروازہ میں آگ لگائی جلتا ہوا دروازہ مجھ پر گرا دیا جسسے میرے شکم میں میرا بیٹا محسن شہید ہو گیا۔ یہ تاریخ اسلام وا انسانیت کا پہلا دہشتگردانہ حملہ تھا مجلس عزا مے کثیر تعداد میں مومنین کرام اور عاشقان فاطمہ نے شرکت کی جس میں بہت گریہ ہوا اس سلسلہ کی مزید دوسری اور تیسری (آخری) مجلس عزا کو ڈاکٹر قاسم رضوی صاحب لاکٹ اور امام جماعت مولانا ہادی حسن فیضی صاحب ناظمیہ عربی کالج لکھنؤ خطاب فرمائیں گے۔

جناب فاطمہ زہرا کی ولایت صرف عورتوں پر نہیں بلکہ ہر انسان پر ہے: مولانا فیروز علی بناری

لکھنؤ: گولہ گنج واقع ادارہ تنظیم المکاتب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی شہادت کے سلسلہ میں سہ روزہ مجالس کی آج آخری مجلس کا انعقاد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے مولوی محمد تقی جعفری نے کیا۔ اس کے بعد مولوی حسن عباس، مولوی علی بہادر اور مولوی عامر عباس نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا فیروز علی بناری نے کہا کہ جناب فاطمہ زہرا کی زندگی تمام خواتین کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ کس طرح سے بچوں کی تربیت کی جاتی ہے تاکہ قوم کے بچے نیک راستے کی طرف چل سکیں جناب فاطمہ کی سیرت کو ہم تمام لوگوں کو پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ جناب فاطمہ زہرا کی ولایت صرف عورتوں پر نہیں بلکہ اللہ نے جناب فاطمہ کی ولایت تمام انسانوں پر رکھی ہے اور اگر انسان کو اپنی زندگی بہتر بنانا ہے تو سیرت فاطمہ پر عمل کرنا ہوگا۔ آخر میں شبیہ تابوت جناب فاطمہ زہرا برآمد ہوا جس میں مولوی عامر عباس نے نوحہ خوانی کی اور طلاب جامعہ امامیہ نے وسینہ زنی کی۔ مجلس میں نظامت کے فرائض مولوی عالم حسین نے انجام دیا۔

میرٹھ: کروڑوں کی چار شادیاں انکم ٹیکس کے ریڈار پر

440 شادی کی تقریبات کی بنائی گئی لسٹ

میرٹھ: 5 دسمبر (پی این ایس) محکمہ انکم ٹیکس نے شہر میں ہونے والے شادی کے پروگراموں میں نقد لین دین کے لیے محکمانہ سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ محکمہ نے بائی پاس پر واقع کئی ریزورٹس میں اس موسم میں منعقد ہونے والی چار شادی کی تقریبات کی نشاندہی کی ہے۔ ان پروگراموں میں قومی گلوکاروں، بالی ووڈ کے ستاروں، کھیل اسٹاروں اور مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ یہی نہیں ملک کے مشہور پنجابی گلوکاروں نے بھی کاک ٹیل پارٹی میں پرفارم کیا۔ شادی کی تقریب میں مختلف روایات پر کروڑوں روپے خرچ کیے گئے۔ محکمہ انکم ٹیکس نے دہلی اور مغربی یوپی میں اپنے عہدیداروں کو حکم جاری کیا ہے کہ وہ اس سیزن میں منعقد ہونے والے شادی کے بڑے پروگراموں کے ریکارڈ کی جانچ کریں۔ محکمانہ سطح پر تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے شہر کے بائی پاس پر واقع کئی ریزورٹس میں منعقد ہونے والے شادی کے پروگراموں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی ہیں۔ شادی کی ان تقریبات میں کئی صنعتکاروں، بلڈرز کے ساتھ ساتھ سیاست دانوں کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ اس پروگرام میں بالی ووڈ کے کئی ستاروں اور پنجابی گلوکاروں نے شرکت کی جن کا ایک وقت کا خرچ ایک کروڑ روپے تک ہے۔ تحقیقات محکمہ کی سطح پر خفیہ طور پر کی جا رہی ہیں۔ ٹیکس چھپانے کے لیے میرٹھ میں منعقد کی جا رہی ہیں شادیاں۔ شہر کے بائی پاس پر واقع پولیلین ریزورٹس میں ہونے والے شادی کے کئی پروگراموں میں دلہا اور دلہن دونوں دہلی، نوئیڈا اور غازی آباد کے رہنے والے ہیں۔ اس کے بعد بھی میرٹھ بائی پاس پر تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ محکمانہ سطح پر اس بات کی جانچ کی جا رہی ہے کہ آیا دہلی سے میرٹھ تک تقریب منعقد کرنے والوں کا مقصد ٹیکس چوری ہے۔ ابھی 14 دن پہلے جی ایس ٹی محکمہ نے ہاپوڑ روڈ پر واقع ایک پولیلین پر چھاپہ مارا تھا۔ اس منڈپ میں ہر روز شادیاں منعقد ہونے کے باوجود یہ ظاہر کیا گیا کہ پچھلے دو سالوں سے وہاں کوئی شادی نہیں ہوئی ہے۔ 2023-24 میں بھی ریکارڈز کو غلط ثابت کیا گیا۔ جانچ کے دوران محکمہ کو ایک ڈائری ملی، جس میں تمام واقعات کی تصدیق کی گئی تھی۔ رواں سیزن میں منعقد ہونے والے محکمانہ سطح کے ایونٹس کے لیے ایک کمیٹی بھی تشکیل دے دی گئی ہے۔ محکمانہ ذرائع سے موصولہ اطلاع کے مطابق جی ایس ٹی نے کئی شہروں میں نومبر میں منعقد ہونے والی شادی بیاہ کی تقریبات کی فہرست تیار کر کے جانچ بھی شروع کر دی ہے۔

مولانا توقیر رضا نے حکومت سے ڈھاکہ جانے کی اجازت مانگی

بریلی: اجمیر درگاہ تنازعہ کے دوران اتحاد ملت کونسل کے بانی سربراہ مولانا توقیر رضا خان بدھ کو اجمیر پہنچ گئے۔ انہوں نے بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر مظالم کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوؤں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے، ان کے مندروں پر حملے ہو رہے ہیں، اس لیے میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ مجھے بنگلہ دیش جانے کی اجازت دی جائے۔ میں اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں جانا چاہتا ہوں اور وہاں کی اقلیتوں کی حفاظت کے لیے کام کرنا چاہتا ہوں۔ مولانا توقیر رضا خان نے کہا کہ بنگلہ دیش کی صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق وہاں بغاوت ہوئی ہے، بھارتی میڈیا اسے اس طرح پیش کر رہا ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ تفریق ہو رہی ہے۔ یہ مذہب کی وجہ سے ہو رہا ہے، پھر اگر وہاں مندروں پر حملے ہو رہے ہیں تو ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ اس کی مخالفت کرتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں مذہب کی بنیاد پر کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 'ہندوؤں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے، ان کے مندروں پر حملے ہو رہے ہیں، اس لیے میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ مجھے بنگلہ دیش جانے کی اجازت دی جائے، میں اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں جانا چاہتا ہوں اور میں ان کے تحفظ کے لیے کام کرنا چاہتا ہوں۔ ہندوستان میں اقلیتوں کی حکومت کو ہمارے ملک میں اقلیتوں کے تحفظ کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ اجمیر درگاہ تنازعہ پر انہوں نے کہا کہ سیدھی سی بات ہے کہ کھودیں گے تو کچھ نکلے گا، اور گہرائی میں کھودیں گے تو اور بھی چیزیں نکل سکتی ہیں، اگر کھدائی کرتے رہیں گے تو اب سوال یہ ہے کہ کیا ڈائناسور کے انڈے؟ یا ڈائناسور کی باقیات مل جاتی ہیں اصل مقصد کسی پرانے مندر کو تلاش کرنا نہیں بلکہ اس کا اصل مقصد ایک شناخت بنانا ہے۔ توقیر رضا نے کہا کہ جن لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ان کا مقصد بھی یہی تھا، صرف گستاخی نہیں بلکہ اپنی پہچان بنانا ہے، جو لوگ یہ سب کر رہے ہیں وہ ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ لسرچ آپریشن کر کے ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ان کے ٹھکانے کا تعین جیل میں کیا جائے، کیونکہ اگر انہیں آزاد چھوڑا گیا تو وہ ایسا ماحول بناتے رہیں گے۔

یوپی پریس کلب میں سینئر صحافی قطب اللہ کو پیش کیا گیا خراج عقیدت

لکھنؤ: 5 دسمبر۔ سینئر صحافی مرحوم قطب اللہ ایک صحافی اور ٹریڈ یونینسٹ ہونے کے علاوہ ایک بہترین صلاحیت کے مالک تھے۔ یوپی پریس کلب میں آج منعقدہ تعزیتی جلسہ میں مقررین نے ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے صدر حبیب صدیقی نے کہا کہ اردو صحافیوں کی ریاستی سطح کی کانفرنس کے مطالبے پر جب مرحوم قطب اللہ اس کی لکھنؤ یونٹ کے صدر تھے، ریاستی حکومت نے اردو اخبارات کے اشتہارات کے لیے کوٹہ مقرر کیا تھا۔ یونین کے موجودہ ضلع/ڈویژن صدر شیوشرن سنگھ نے یقین دلایا کہ مرحوم قطب اللہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اس حکومتی حکم کو دوبارہ نافذ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ یوپی پریس کلب کے صدر رویندر سنگھ نے کہا کہ قطب اللہ نے انہیں دیئے گئے کاموں کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ شری پریم کانت تیواری نے بتایا کہ پرنٹ میڈیا کے علاوہ وہ ریڈیو اور دوردرشن کا بھی جانا پہچانا چہرہ تھا۔ جناب سریش بہادر سنگھ نے کہا کہ مرحوم قطب اللہ ہر سطح کے اخباری کارکنوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتے تھے۔ غفران نسیم نے کہا کہ صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک اچھے کہانی کار بھی تھے۔ حاجی حسنین نے ان کے ساتھ کام کرنے کے اپنے تجربات بتائے۔ آخر میں دو منٹ کا مون رکھ کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

لکھنؤ: رسول کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہؑ کی شہادت کے سلسلہ میں چھوٹا امام باڑہ میں جاری مجلس کے دوران آج چھوٹا امام باڑہ کے انچارج قمر عباس کو اودھ نامہ کی جانب سے 100 اسٹول اور اسکارف دیا گیا امام باڑے میں آنے والی ان خواتین کو دیا جائے گا جو بے حجاب آتی ہیں ان کو امام باڑے سے واپس جاتے وقت یہ امام باڑے کے گیٹ پر بیٹھے ذمہ دار کو واپس کرنا ہوگا۔

درگاہ شاہ مینا میں جلسہ اولیاء اللہ کا انعقاد

لکھنؤ: اس قوم کا معیار نہایت بلند تسلیم کیا جاتا ہے جس کے اندر معاشرہ کی اصلاح پر زور دیا گیا ہو۔ اسلام کی تعلیمات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ مذہب اسلام نے جو نظام معاشرت پیش کیا ہے ایسا صالح اور پاکیزہ نظام کسی اور مذہب کے پاس نہیں اور مذاہب نے تو صرف عبادت و ریاضت پر زور دیا ہے لیکن مذہب اسلام نے عبادت کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی پاسداری اور معاشرے کی درستگی پر بھی توجہ دی ہے اس لئے کہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور خدا اور رسول کے نزدیک حقوق العباد کی بڑی اہمیت ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار گذشتہ شب نوچندی جمعرات کو درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے تحت جلسہ بعنوان اولیاء اللہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حسنین رضا خطیب و امام اشرف المساجد ملائم نگر نے کیا۔ مولانا نے کہا کہ اسلام کا قانون معاشرت کسی ایک قوم اور فرقے کے لئے نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کیلئے رہنما اصول ہے۔ اس ضابطہ حیات کی رو سے جہاں مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ پاکیزہ ماحول بنانے کی تعلیم دی گئی ہے وہیں غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک ہمدردی کی بھی ہدایت دی گئی۔ انھوں نے کہا کہ مذہب اسلام کسی مولوی کا بنایا ہوا دین نہیں ہے۔

اودھ نامہ

اتنا آساں بھی نہیں صاحبِ مسند ہونا

1990 میں ایل کے اڈوانی کی رتھ یاترا سے پیدا ہوئے فرقہ وارانہ طوفان اور بدامنی سے آئندہ ملک کو بچانے کے لئے پارلیمنٹ سے 1991 میں عبادت گاہ قانون پاس کیا گیا۔ اس کی دفعہ چار کی شق نمبر ایک میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ 15 اگست 1947 کو جو عبادت گاہ جس شکل میں تھی (سوائے بابری مسجد کے) اسی شکل میں رہے گی۔ دفعہ تین عبادت گاہ کے کیرکٹر کو بدلنے پر پابندی لگاتی ہے۔ دفعہ چار کی شق دو میں کہا گیا کہ کسی عبادت گاہ کا اگر کسی عدالت میں کوئی تنازعہ ہے تو وہ کالعدم ہو گیا اور آئندہ بھی کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بات بابری مسجد اور رام جنم بھومی کی بابت 2019 کے سپریم کورٹ کے فیصلے تک جاتی ہے، جس میں اُس وقت کے چیف جسٹس رنجن گوگوئی کی صدارت میں پانچ ججوں کی بنچ، جس میں حال ہی میں ریٹائر ہونے والے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ بھی شامل تھے، نے مسلمانوں کے تمام شواہد کو قبول کیا تھا اور یہ تحریر کیا تھا کہ متنازعہ عمارت کسی مندر کو توڑ کر نہیں بنائی گئی اور یہ کہ مسجد کی شہادت ایک مجرمانہ عمل تھا۔ اس کے باوجود مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کے راستے کو صاف کرنے کے لیے مخصوص دلائل کا سہارا لیا۔ اس فیصلے میں عبادت گاہ ایکٹ 1991 میں دیے گئے واضح استثنا کا اچھا استعمال بھی کیا گیا، ''اس ایکٹ میں شامل کوئی بھی بات اس مقام یا عبادت گاہ پر لاگو نہیں ہوگی جسے عام طور پر اتر پردیش ریاست میں ایودھیا میں واقع رام جنم بھومی۔ بابری مسجد کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ڈی وائی چندر چوڑ نے اپنے فیصلے میں عبادت گاہوں کے قانون کی اہمیت کو دوہراتے ہوئے کہا تھا کہ موجودہ مذہبی مقامات کے خلاف کوئی دعویٰ قانون کے ذریعہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ فیصلہ اراضی کے مالکانہ حق کا ہے اسے کسی بھی معاملہ میں نذیر نہیں بنایا جا سکتا۔ تاہم مئی 2022 میں اس وقت کے چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی بنچ نے سروے کو جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے کہا کہ 1991 کے قانون کے تحت کسی مذہبی مقام کی نوعیت کا پتہ لگانا ممنوع نہیں ہے۔ اس فیصلہ کے بعد رام مندر کی عظیم الشان طریقہ سے تعمیر کا کام شروع ہو گیا اور ابھی تک مسجد کی زمین کا مسئلہ ہی طے نہیں ہو سکا۔ ایسا لگتا ہے کہ مسجد کے بدلے میں زمین دینے کا معاملہ بھی کچھ مشکوک ہی لگتا ہے۔۔ جبکہ انصاف کا تقاضا تھا کہ مسجد و مندر دونوں کا تعمیری کام ساتھ ہی شروع ہوتا۔ خیر۔۔۔ بعد میں چیف جسٹس چندر چوڑ نے گیان واپی سروے کے معاملے پر یہ دلیل دیتے ہوئے اپنی مہر لگا دی کہ ساخت کی حقیقی نوعیت کے بارے میں تجسس سے عبادت گاہ ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ہے۔ یہ تشریح ظاہر ہے کہ غلط تھی۔ کیونکہ یہ سوال فطری ہے کہ جب سروے کی اجازت دیں گے تو سروے میں اس بات کا امکان موجود ہے کہ کچھ ایسے مشکوک شواہد پیدا کر دئے جائیں جن کے سامنے آنے پر کورٹ کو پھر طے کرنا پڑے کہ مسجد کو مسجد رہنے دیا جائے یا پھر اسے منہدم کرنے کا حکم دیا جائے۔۔ جب ایسا کوئی حکم ایکٹ کے تحت نہیں دیا جا سکتا تو پھر سروے کا حکم کیوں۔ دراصل سروے کا حکم ہی پورے ایکٹ کی روح کو مجروح کرتا ہے۔ اتنا ہی نہیں چندر چوڑ نے گیان واپی مسجد کمپلیکس کے جنوبی تہہ خانے میں ہونے والی عبادت پر پابندی لگانے سے بھی انکار کر دیا۔ چندر چوڑ کے اس فیصلے نے ملک بھر میں 2000 مساجد کو گرانے کا مطالبہ کرنے والے ہندو گروپوں کو حوصلہ دیا، جن کا دعویٰ ہے کہ انہیں مسلم حکام نے ہندو مندر گرا کر بنایا تھا۔ سنبھل کے بعد اجمیر کی درگاہ، اجمیر میں ہی ڈھائی دن کا جھونپڑا مسجد، بدایوں کی جامع مسجد کے مندر ہونے کے دعوے اور سروے سے پلیسس آف ورشپ ایکٹ (عبادت گاہ قانون) پر ملک میں بحث شروع ہو گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے اس میں یہ بھی کہا کہ درخواست گزار صرف 15 اگست 1947 کو اس مقام کی حیثیت کا پتہ لگانے کی مانگ کر رہا ہے۔ نہ کہ ایکٹ کے مطابق اس کی نوعیت کو بدلنے یا تبدیل کرنے کی۔ 4 اگست 2023 کو سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ سروے غیر جارحانہ تکنیک کے تحت کیا جانا چاہئے۔ گیانواپی مسجد کی انجمن انتظامیہ کمیٹی نے عدالت میں دلیل دی تھی کہ یہ فیصلہ 1991 کے عبادت گاہوں کے ایکٹ کے خلاف ہے اور اس سے ملک بھر میں اسی طرح کی درخواستوں کا سیلاب آ جائے گا۔ اس پر سپریم کورٹ کی بنچ نے کہا تھا کہ عبادت گاہوں کے قانون کی دفعہ 3 میں کسی بھی عبادت گاہ کی مذہبی نوعیت کی شناخت پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ تاہم، اسی ایکٹ کی دفعہ چار 15 اگست 1947 سے پہلے موجود عبادت گاہوں کی شکل میں کسی قسم کی تبدیلی کو منع کرتا ہے۔ اس اہم فیصلے میں عدالت نے کہا تھا کہ مذہبی مقامات کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت کو برقرار رکھنے کے لیے یہ انتظام ضروری ہے لیکن مذہبی کردار کا تعین کسی اور قانونی عمل کا حصہ ہو سکتا ہے۔

بس جسٹس چندر چوڑ کے اس فیصلہ کی وجہ سے بھگوا بریگیڈ کے لئے مختلف مقامات پر قانونی تنازعہ کھڑا کرنے کا راستہ کھل گیا۔ مساجد اور درگاہوں کی جگہ مندر تلاش کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ملک کھودنے کا یہ سیلاب کہاں جا کر رکے گا کہنا مشکل ہے۔ مسجد کمیٹی کو سنے بغیر ضلع عدالت کی سروے کرانے میں حیران کن جلد بازی پر سپریم کورٹ کے ایڈوکیٹ بھانو پرتاپ سنگھ عدالت کو قصوروار مانتے ہیں۔ مشہور ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن کا کہنا ہے کہ یا تو ضلع جج عبادت گاہ قانون سے واقف نہیں ہیں یا پھر وہ فرقہ پرست ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں انہیں جج بنے رہنے کا حق نہیں ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ دشینت دوے نے تو ضلع عدالتوں کے اس رویہ پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ جسٹس چندر چوڑ کے فیصلہ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ سمیت مسلم تنظیموں اور اپوزیشن کی طرف سے ملک میں فرقہ وارانہ تنازعات کے لئے انہیں ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔

بابری مسجد کی شہادت ایک نہ بھرنے والا زخم

ڈاکٹر سعید اللہ ندوی

بابری مسجد کی شہادت ایک سنگین اور تاریخی واقعہ ہے جس نے نہ صرف بھارت کی سیاسی، سماجی اور مذہبی صورتحال کو متاثر کیا بلکہ پورے خطے میں فرقہ وارانہ کشیدگیاں بھی بڑھا دیں۔ اس واقعہ کے پیچھے مختلف کردار اور عوامل کارفرما تھے، جنہیں سمجھنا ضروری ہے تاکہ اس کی گہرائی اور پیچیدگی کو بہتر طریقے سے جانچا جا سکے۔

1. تاریخی پس منظر: بابری مسجد 1528 میں مغل بادشاہ بابر کے حکم سے ایودھیا میں تعمیر کی گئی تھی۔ ہندوؤں کا دعویٰ تھا کہ اس مسجد کی جگہ پر ہندو مذہب کے اہم ترین دیوتا، رام، کا جنم ہوا تھا اور اس جگہ کو "رام جنم بھومی" کہا جاتا تھا۔ ہندو قوم پرست جماعتوں نے یہ دعویٰ کیا کہ بابری مسجد کی تعمیر ایک ہندو مندر کو توڑ کر کی گئی تھی۔

2. بابری مسجد کا تنازعہ اور سیاسی کھیل: 1990 کی دہائی کے اوائل میں بھارتی سیاست میں اہم تبدیلیاں آئیں اور ہندو قوم پرست جماعتیں، بالخصوص بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP)، اس مسئلے کو اپنے سیاسی ایجنڈے کا حصہ بنانے لگیں۔ 1986 میں علی گڑھ کے ڈسٹرکٹ جج نے بابری مسجد کے دروازے کھولنے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں وہاں ہندوؤں کا اجتماع بڑھا اور رام جنم بھومی تحریک نے زور پکڑا۔

1989 میں، سنگھ پریوار، خاص طور پر وی ایچ پی (وشوا ہندو پریشد) اور بجرنگ دل نے ایک مضبوط تحریک شروع کی جس کا مقصد بابری مسجد کو ہندوؤں کے قبضے میں دینا تھا۔ اس کے نتیجے میں پورے ملک میں رام مندر کی تعمیر کے لیے ہجوم جمع کرنے کے لئے یاتریوں کی شکل میں مہمات چلائی گئیں۔

3. بابری مسجد کی شہادت (6 دسمبر 1992):6 دسمبر 1992 کو ہزاروں کی تعداد میں ہندو انتہاپسندوں نے ایودھیا پہنچ کر بابری مسجد کو شہید کر دیا۔ اس کے پیچھے بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP) اور دیگر ہندو قوم پرست تنظیموں کا اہم کردار تھا جنہوں نے اس کارروائی کو مذہبی اور سیاسی طور پر جواز فراہم کیا تھا۔ مسجد کی شہادت نے پورے بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات کو جنم دیا جس میں سیکڑوں افراد کی جانیں گئیں۔

4. عدالتی اور سیاسی نتائج: بابری مسجد کی شہادت کے بعد بھارت کی سیاست میں فرقہ وارانہ تناؤ میں مزید اضافہ ہوا۔ بھارت کی سپریم کورٹ نے کئی دہائیوں تک اس معاملے کی سماعت کی اور 2019 میں اپنے تاریخی فیصلے میں کہا کہ مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کی جائے گی اور مسلمانوں کو متبادل جگہ دی جائے گی۔ عدلیہ کا یہ فیصلہ ایک طرف تو اس تنازعے کو قانونی طور پر حل کرنے کی کوشش تھا، مگر اس کے سیاسی اثرات بھی بہت زیادہ تھے۔

5. مسلمانوں کا موقف: مسلمانوں کا موقف یہ تھا کہ بابری مسجد ایک تاریخی اور قانونی حیثیت رکھتی تھی اور اس کی شہادت مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے سیکولر دستور کے خلاف تھی۔ مسلمانوں کے لیے یہ صرف ایک مسجد کی شہادت نہیں تھی بلکہ ایک ثقافتی اور مذہبی شناخت کے خاتمے کا معاملہ تھا۔

6. ہندو قوم پرستوں کا موقف: ہندو قوم پرستوں کی نظر میں بابری مسجد کی شہادت ایک جیت تھی جس کا مقصد ایک "تاریخی غلطی" کو درست کرنا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اس جگہ پر ایک عظیم رام مندر تھا جو مغل حکمرانوں کے دور میں منہدم کر دیا گیا تھا، اور اس کی تعمیر نو ضروری تھی۔

7. معاشرتی اور سیاسی اثرات: بابری مسجد کی شہادت نے ہندوستانی سماج میں بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ کشیدگیاں پیدا کیں۔ اس کا اثر صرف ایودھیا تک محدود نہیں رہا بلکہ پورے ملک میں فسادات، تشدد اور سیاسی بحران کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس کے علاوہ، اس واقعے نے بھارت کی سیاست میں ہندو قوم پرستی کو مزید تقویت دی، جس کا فائدہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور دیگر ہندو قوم پرست تنظیموں نے اٹھایا۔

نتیجہ: بابری مسجد کی شہادت ایک سنگین واقعہ تھی جس نے ہندوستان کی سیاسی، سماجی اور مذہبی صورتحال پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ یہ واقعہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے ایک تاریخی زخم ہے، بلکہ اس نے پورے ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا۔ اس تنازعے کا حل صرف قانونی سطح پر نہیں بلکہ سماجی سطح پر بھی ضروری تھا تاکہ امن و آشتی کی فضا بحال ہو سکے اور تمام اقلیتی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

☆☆☆

ناظم جامعۃ الحسنات دوبگا، لکھنؤ

جمہوری نظام اور ہندوستان

ناگیندر کمار پانڈے

ہندوستان ایک بہت ہی قدیم ملک رہا ہے۔ اس ملک میں رہنے والے شہری خاص طور پر ہندو اور مسلم یہ دونوں ہندوستان کے دو بہت ہی مضبوط بنیاد گذار، قدیم مدت سے گنگا جمنی تہذیب کی مثال پیش کرتے ہوئے معاشرے میں بھائی چارے کو دکھاتے ہیں۔ ویسے ہندوستان میں دنیا کے سارے مذاہب کے پیروکار اپنے ذاتی ثقافت اور دستور کے ساتھ خوش و خرم رہتے ہیں۔ جب ہندوستان میں مغلوں کا دور تھا۔ تب سے ہر طرح سرگرمیاں پیش آنے لگی تھی۔ لیکن مغلیہ دور حکومت میں ۔گنگا۔ جمنی تہذیب کی اس روانی کو اکبر نے باسلامت رکھا مغل دور حکومت کے خاتمے کے بعد ہندوستان میں برطانوی حکومت کا آغاز ہوا اور غالباً دو سو سالوں سے فرنگیوں کے حکمرانی کے درمیان ہندوستانیوں پر تشدد کی ہے ہندوستان کی عوام کو یہ معلوم ہوا کہ ہم اب ان فرنگیوں کے غلام ہو گئے کیونکہ ان کی حکمرانی مغلوں یا دیگر بادشاہوں سے، بہت مختلف تھا۔ لیکن جب ہندوستان کے تمام شہری ایک ساتھ آئے اور برطانوی حکومت کو اس ملک سے باہر نکالا اور ہم سب کا ملک آزاد ہو سکا۔ اس ملک کے جنگ آزادی کے انقلابی نمائندوں نے ہندوستان کو ایک جمہوری ملک بنایا۔ اور اس طرح سے ہندوستان کو ایک آئین کے ساتھ باندھا۔ 26 جنوری 1950 سے مسلسل ایک خوبصورت دور کا آغاز ہوا۔ جس میں ہندو۔ مسلمان، سکھ، عیسائی بودھ، پارسی یہ تمام مذاہب کے عوام کو ہندوستان کی جمہوری نظام اور ہندوستانی آئین نے برابر کا حقوق دیا۔ ترنگے جھنڈے کے نیچے اپنے آئین کی قسمیں وعدے کرتے ہوئے۔ اس کے بعد ہندوستانی عوام ملک کی ترقی میں لگ گئے۔ ویسے تو ہندوستان میں کئی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ جن میں خاص طور پر فرقہ پرست سیاسی تنظیم آر ایس ایس۔۔ بی جے پی)، ایم ائی ایم (حیدرآباد)، شیوسینا مہاراشٹر) اور اکالی دل (پنجاب)، سیکولرز پارٹیاں کے طور پر کانگریس، راشٹریہ جنتا دل (بہار) جے ڈی یو (بہار) جے ایم ایم (جھارکھنڈ) سماج وادی پارٹی، وہوجان سماج پارٹی (اتر پردیش) ٹی ایم سی (بنگال) اور کمیونسٹ پارٹیوں میں خاص طور پر سی پی آئی، سی پی ایم، سی پی آئی ایم ایل اور فارورڈ بلاک، یہ تین بڑی (طاقتیں ایک کے بعد ایک ہندوستان کے مرکزی اقتدار اور ہندوستان کی مختلف سیاست کی اقتدار کو حاصل کیا۔ لیکن ان تینوں میں کانگریس کی سیاسی تنظیم ہندوستان کی مرکزی اقتدار پر طویل مدت تک قابض رہی۔ دوسرے لفظوں میں کہیں تو یقیناً کانگریس 60 سالوں تک مسلسل واحد پر ہندوستانی حکومت پر قابض رہی۔ کئی موقعوں پر دیگر سیاسی پارٹیوں نے بھی حکومت کا دعویٰ ٹھوکا، لیکن ان سیاسی پارٹیوں کا مکمل طور پر پانچ سالوں تک حکومت نہیں چل سکی۔ جن میں آر ایس ایس۔۔ بی جے پی اور کمیونسٹ پارٹی نے کانگریس کی حکومت کا اپوزیشن کے طور پر ہمیشہ مخالفت کی۔ پھر وہ دور بھی آیا جب ہندوستان غربت کے قہر سے نبرد آزما تھا 1976 کا مقبول سیلاب ہندوستان کی سیاست میں ایک نیا موڑ لایا۔ اب تک بی جے پی سیاسی تنظیم نہیں تھی۔ لیکن اس کی دوسری شکل میں آر ایس ایس موجود تھی۔

دوسری طرف ہندوستان کی سیاست میں اسٹوڈنٹ مومنٹ بہت بڑے سطح پر کھڑا ہو گیا۔ اس سٹوڈنٹ مومنٹ کے پہلے ہندوستان کی سیاست کی صورتحال کچھ اور تھی۔ جو بہت ہی جلد پورے ہندوستان کے مرکزی دھارے سے لے کر ریاستی حکومتوں کا نقشہ بدل دیا۔ اسٹوڈنٹ مومنٹ کے انقلاب کی قیادت جنگ آزادی کے مشہور و معروف رہنما محترم جے پرکاس نارائن نے کیا تھا۔ آگے چل کر جے پرکاش نارائن کی قیادت میں جنتا پارٹی کی حکومت بنی۔ اور اس حکومت نے وزیر اعظم کے طور پر موراجی دسائی کو وزیر اعظم بھی بنایا۔ اور اسی درمیان ہندوستان کے ریاستوں میں کئی چھوٹی بڑی پارٹیاں ہندوستان کی سیاست میں نکل کر سامنے آئی۔ جس میں بہار میں جے ڈی یو اور راجد، اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی اور دکن میں بھی ڈی ایم جیسے کچھ دوسری پارٹیاں بھی وجود میں آئی۔ ان سبھی پارٹیوں نے ۔سیکولرازم کے نام پر مسلمانوں کا استحصال خوب کیا۔ ان سبھی پارٹیوں نے مسلمانوں کے فروغ کے لیے بڑے۔ بڑے نعرے بڑی۔ بڑی باتیں بنائیں۔ لیکن سچائی سے مختلف راجیندر رنگناتھ سچر کی رپورٹ جسے یو پی اے کی منموہن حکومت نے ہندوستان کی پارلیمنٹ میں 30 نومبر 2006 کو پیش کیا تھا۔ اس میں صاف طور پر یہ کہا گیا ہے کہ مسلمانوں۔ کے مالی، معاشری اور تعلیمی حالت بہت ہی خراب ہے۔

کچھ سالوں بعد اجیتاب کنڈو کی رپورٹ نے دوبارہ اس بات پر مہر لگایا اور ثابت کیا کہ مسلمانوں کے فروغ کے لیے تمام سیاسی پارٹیوں نے صرف اور صرف مسلم ووٹوں کو لینے کے لیے اور انتخابی ایجنڈا کے طور پر مسلم ووٹوں اور وینگ کے روپ میں مسلمانوں کا استعمال ہوا ہے۔ ہندوستان میں اگر سب سے زمین سے جڑا ہوا طبقہ کوئی ہے، مسلمان ہی ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد اگر سب سے زیادہ۔ استحصال اور گمراہ کیا گیا تو مسلمان ہے۔

راجیندر رنگناتھ سچر اور اجیتاب کنڈو کی رپورٹ یہ چیک کر۔ بتاتی ہے کہ مسلمانوں کا کتنا اور کس حد تک فروغ ہوا ہے۔ ان سیاسی پارٹیوں کو آئینہ دکھاتی ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا حال دلتوں سے بھی خراب ہے۔ وہ تعلیم کی بات ہو یا مالیاتی، ہر جگہ مسلمانوں کا استحصال ہو رہا ہے۔ منڈل کمیشن کی سفارشوں کو نافذ کرنے کے بعد مسلمانوں کے خاص کچھ فرقے کو کچھ فائدہ ہوا ہے۔ لیکن 1990 کے بعد سے ہندوستان کی سیاست میں کئی بڑی تبدیلی ہوئی اور اب داغدار اور بدمعاشوں کا ہندوستان کی سیاست میں داخل ہونے کا موقع ملا۔ یہ گنڈے موالی اپنی بے شمار دولت کا استعمال کر کے پارلیمنٹ تک پہنچنے لگے۔ اور بلکہ استعمال کر کے یہ لوگ۔۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ تک پہنچے اور اپنی من مانی کرنے لگے ۔اب ہندوستان کی جمہوریت اور ہندوستان کا آئین 1947 سے 1970 کے جیسا نہیں رہا۔ اب یہاں کوئی بھی باہو بلی اپنے دولت کے استعمال کر کے ہندوستان کی سیاست میں داخل ہو۔ سکتا ہے۔ اور عوام کو بے وقوف بناتے ہوئے آگے بڑھ سکتا ہے خاص طور پر بہار کی بات کریں تو بہار میں جہالت اور غربت کی جو حالات ہے۔ وہ ہندوستان کے کسی بھی ریاست میں نہیں ہے۔ اس حالت اور غربت کے ذمہ دار آخر کون ہے؟ آخر ہمارے رہنما ہی ہیں۔ ایسا کوئی دن نہیں جاتا جس دن بہار سے۔ مزدوروں کا ہجرت مختلف۔ مختلف ریاستوں میں نہ ہوتا ہو۔ جہاں بھی دیکھیں بہاریوں کی پٹائی اور بے رحمی سے۔ قتل کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہمارے رہنما چپی سادھے ہوئے رہتے ہیں آخر اس کا ذمہ دار کون کہیں نہ کہیں یہ رہنما ہیں؟ اور اس سے زیادہ ذمہ دار ہم ہی ہیں۔ کیونکہ ہم اپنی جمہوری حقوق ووٹ کا صحیح استعمال نہیں کرتے ہیں۔ یہاں کے رہنما بڑی بڑی باتیں بناتے ہیں اور نعرے لگاتے ہیں۔ لیکن ریاست کے فروغ کے لیے کوئی بھی اقدامات نہیں اٹھاتے جب انتخاب ہوتا ہے فرقہ ورانہ تشدد اور دنگا فساد کروا کرا اپنی ووٹ کو پولارائز کر عوام کے درمیان نفرت اور تشدد بڑھا کر اپنی سیاست کو آگے بڑھاتے ہیں۔ لیکن ریاست کو آگے بڑھانے کے لیے ان کے پاس کوئی اسکیم نہیں ہے۔ عوام کی خدمت کے۔ لیے کوئی بڑا اقدم نہیں اٹھاتے

سیاست اور 2007 میں سوشل میڈیا کا ایجاد

مغرب کے ملکوں میں 1990 میں انٹرنیٹ کا ایجاد ہوا اس کے بعد سوشل میڈیا نام کی کچھ الیکٹرانک گجٹ کا بھی ایجاد ہوا۔ جس میں خاص طور پر فیس بک، واٹس اپ، انسٹاگرام ٹویٹر ہینڈل، فری فائر اور کچھ دیگر الیکٹرانک ایپس ہیں جو آج پورے ہندوستان، بیرون ملک بین الاقوامی سطح پر سیاست کے ساتھ ساتھ بچے بوڑھے جوان اور انسان کے حیات کو متاثر کر رہا ہے۔ آج پڑھنے لکھنے والے بچوں کا جیون بھی ان سوشل میڈیا سے متاثر ہو رہا ہے۔ اور اپنے پڑھائی، لکھائی سے دور یہ چھوٹے بچے فری فائر جیسے دوسرے الیکٹرانک گجٹ کے ایپس کو دیکھ کر، کھیل کر اور چلا کر اپنا جیون خراب کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے رہنما ان سب سے اوپر 2007 کے الیکٹرانک انقلاب کا سب سے زیادہ سہارا لیتے ہیں۔ آج ہر پارٹیوں کا اپنا آئی ٹی سیل ہے۔ اس آئی ٹی سیل میں اپنے من مطابق کئی طرح کے فیک پوسٹ اور پوسٹر، ویڈیوز، اڈیوز بنا کر کسی خاص مذاہب، فرقہ، مت اور سم پردہ کے خلاف ان سائٹس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور دو فرقوں کے درمیان جھگڑے کراتے ہیں اور اگلے دن اپنے سیاسی انتخاب میں منتخب ہو کر عوام۔ کے بیچ پانچ سالوں کے لیے اچھی طرح سے حکومت کرتے ہیں اور مال و دولت جمع کر کر تھوڑے وقت میں امیر بن جاتے ہیں۔ ہندوستان کی سیاست کی سب سے بڑی خرابی ہے کہ ہم ۔عوام ان رہنماؤں کو پہچاننے میں بہت بڑی غلطی کر دیتے ہیں آخر کب تک ہمارے بیٹے، ہماری اولادیں، ہمارے بچے، اسی طرح صرف اور صرف ووٹ دیتے رہیں گے۔

کیا ہمیں نہیں سوچنا چاہیے کہ ہم ایسے رہنماؤں کو منتخب کریں جو ہمارے لیے اچھی حکومت کرے، ہمارے لیے اسکول، ہسپتال، روزگار اور ہر طرح کے اچھ چیزیں دستیاب۔ کرے۔ ہمیں روزگار دے

دسمبر 2024 کی حالیہ ضمنی انتخاب کی چار سیٹوں کی نتائج کو دیکھا، جائے تو صاف طور پر اشارہ ہے کہ اگر ان سیکولرز پارٹیاں پوری ایمانداری کے ساتھ اپنے ووٹرز کو اپنے پارٹیوں سے نہیں جوڑے تو ان کا سوپڑا جلد ہی صاف ہو جائے گا۔ کیونکہ 2025 کی انتخاب کا نتیجہ کچھ اور ہوگا۔ جس میں پرشانت کشور کی پارٹی جن سوراج ایک نئی امید کی کرن بن کر لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے۔ ویسے کس حد تک جن سوراج پرشانت کی پارٹی عوام کے حقوق کی بات کرے گی یا نہ کرے گی۔ اسے بتانا ناممکن ہے۔ ایک بار ہم تمام لوگوں کو ان ساری باتوں پر غور و فکر کرنا چاہیے اور آنے والی 2025 کے انتخاب میں ہم اپنے دل کی آواز کو سنیں اور اپنے لیے ایک صحیح اور ذمہ دار رہنما کو منتخب کر پارلیمنٹ، اسمبلی میں بھیجیں۔

nagendra7070070@gmai.com
7070070733

اعلیٰ عدلیہ کی طرف سے قانون کی حکمرانی اور آئینی اقدار کو برقرار رکھنا

پروفیسر بندینی کماری

سپریم کورٹ نے اپنے حالیہ فیصلے میں اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ 2004 کے آئینی جواز کو برقرار رکھا ہے۔ ساتھ ہی الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو بھی مسترد کر دیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ ایکٹ، 2004 ریاست اتر پردیش میں مدارس (اسلامی تعلیمی اداروں) کے کام کاج کو منظم اور کنٹرول کرنے کے مقصد سے نافذ کیا گیا تھا۔ اس نے پورے اتر پردیش میں مدارس کے قیام، شناخت، نصاب اور انتظامیہ کے لیے ایک فریم ورک فراہم کیا۔ اس قانون کے تحت ریاست میں مدارس کی سرگرمیوں کی نگرانی اور نگرانی کے لیے اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ قائم کیا گیا تھا۔ فیصلہ سناتے ہوئے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ حکومت مدرسہ کی تعلیم سے متعلق اصول بنا سکتی ہے۔

یہ فیصلہ ہندوستانی مسلمانوں اور مدارس سے وابستہ لوگوں کے لیے اطمینان بخش اور متاثر کن ہے۔ اس فیصلے سے ملک میں انصاف اور مساوات کا پیغام گیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ مدرسہ ایکٹ کی دفعات آئینی اقدار کے مطابق ہیں اور مذہبی اقلیتوں کے تعلیمی حقوق کا تحفظ کرتی ہیں۔ جب مذہبی تعلیم اور اقلیتوں کی تعلیم کے حق کی بات کی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل 30(1) کے تحت اقلیتی برادریوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور انہیں آزادانہ طور پر چلانے کا حق دیا گیا ہے۔ ہندوستانی آئین ملک کا سپریم قانون ہے، اور اس کی دفعات تمام شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنائی گئی ہیں۔ ان آئینی حقوق کو برقرار رکھتے ہوئے سپریم کورٹ نے ایک بار پھر اس بات کو اجاگر کیا ہے کہ کوئی بھی قانون، ضابطہ یا سماجی تعصب آئین کی دفعات کو زیر نہیں کر سکتا۔ یہ فیصلہ قانونی فریم ورک کو مضبوط کرتا ہے جس کے اندر اقلیتی برادری کام کر سکتی ہے، اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ انہیں ایسے ادارے بنانے کی آزادی ہے جو ان کی منفرد تعلیمی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔ آئین کی بالادستی ہندوستان کی جمہوریت کو استحکام اور ہم آہنگی فراہم کرتی ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں بہت سی مذہبی، لسانی اور ثقافتی برادریاں ایک ساتھ موجود ہیں، آئین ایک متحد دستاویز کے طور پر کام کرتا ہے جو مساوات کو یقینی بناتے ہوئے تنوع کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ فیصلہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ عدلیہ، آئین کی ترجمان اور محافظ کے طور پر، اپنی دفعات سے کسی قسم کے انحراف کی اجازت نہیں دے گی۔ ایسا کر کے عدالت نے واضح پیغام دیا ہے کہ آئینی حقوق کو کمزور یا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس فیصلے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آئین کو کمیونٹیز کو اپنے مستقبل کی تشکیل کے لیے بااختیار بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ آئین محض حقوق کا تحفظ نہیں کرتا: یہ سماجی اور تعلیمی ترقی کے لیے ضروری آلات فراہم کر کے قوم کی تعمیر میں فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ سپریم کورٹ نے [illegible] کے کردار کو تقویت ملی ہے۔

ہندوستان کی جمہوریت کے سب سے بنیادی پہلوؤں میں سے ایک قانون کے سامنے مساوات کا خیال ہے۔ ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 14 میں درج یہ اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ عدلیہ ہر شخص کے ساتھ یکساں سلوک کرے بغیر مذہب، ذات یا پس منظر سے۔ سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ اس اصول پر عمل کی ایک روشن مثال ہے۔ تعلیمی اداروں کے قیام کے لیے اقلیتی برادریوں کے حق کا اعادہ کرتے ہوئے، عدالت نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ سیاسی اور سماجی تعصبات سے اوپر اٹھ کر اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ NYAP کسی بھی برادری سے قطع نظر تمام شہریوں کے لیے دستیاب ہے۔ قانون کے سامنے مساوات ایک قانونی تصور سے زیادہ ہے۔ یہ ہندوستان کی بنیادی اقدار کا عکاس ہے۔ جب اقلیتوں کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ وہ بغیر کسی تفریق کے آزادانہ طور پر اپنے حقوق کا استعمال کر سکتی ہیں تو ان کا عدالتی نظام پر اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اس حالیہ فیصلے نے اس اعتماد کو تقویت دی ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ عدلیہ متنوع اور پیچیدہ معاشرے میں غیر جانبداری کا گڑھ بنی ہوئی ہے۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اقلیتی برادریوں کو اکثریت کے برابر تعلیمی حقوق حاصل ہوں۔ عدالت نے مساوات اور شمولیت کے جذبے کو برقرار رکھا ہے، جو ہندوستان جیسے تکثیری ملک کے لیے ضروری ہے۔ بہت سے معاشروں میں، اقلیتیں قانونی نظام کے ذریعے پسماندہ یا پسماندہ محسوس کر سکتی ہیں۔ جو تنہائی کا احساس پیدا کر سکتا ہے۔ تاہم، تمام شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے، ہندوستان کی عدلیہ اپنے تعلق اور انصاف کا احساس پیدا کرتی ہے۔ حالیہ فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قانونی نظام معاشرے کے تمام طبقات کی خدمت کے لیے پرعزم ہے۔ اس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ ہندوستان میں انصاف آبادی کے لحاظ سے متاثر نہیں ہوتا ہے بلکہ پوری طرح سے انصاف، مساوات اور قانونی حیثیت کے اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔

مذکورہ واقعہ کو ایک کیس اسٹڈی کے طور پر لیا جانا چاہیے اور یہ فیصلہ محروم، استحصال زدہ طبقے یا اقلیتی طبقے کے کمزور نوجوانوں کے لیے امید کی کرن ہے جو ناامیدی اور مایوسی کے تمام اندھیروں کو دور کر سکتا ہے۔ اقلیتوں بالخصوص مسلم کمیونٹی کے لوگوں کو سمجھنا ہوگا کہ آئین کا راستہ ہی آخری اور سچا راستہ ہے۔ سیاست دانوں کے مفادات میں پھنس کر خود کو اور اپنی قوم کو برباد کرنے اور انارکی کی طرف موڑنے کے بجائے ہم انصاف اور امن کو گلے لگا کر اور جمہوری اداروں پر اعتماد بڑھا کر ہی اپنے آپ کو اور اپنے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔ آئین ہند"، جو تحریک آزادی کی جدوجہد اور آزادی کی جدوجہد کے مزدور درد سے ابھرا، اور اس میں سمائی ہوئی اقدار سماج کے تمام طبقات اور گروہوں کے لیے سماجی، اقتصادی اور سیاسی انصاف کو یقینی بناتی ہیں، بشرطیکہ وہ گروہ اور طبقے اس ملک کے آئین کی پاسداری کریں اور [illegible]

بابری مسجد سے جامع مسجد دہلی تک

محمد قمر عالم ندوی

ہندوستانی مسلمانوں سے بہت بڑی چوک ہوگئی ہے جس کا خمیازہ آج ملک بھر میں دیکھنے کو مل رہا ہے، پہلی بات یہ ہے کہ جب ۱۹۴۷ء کا قانون ہے کہ جو بھی عبادت گاہ جس حالت میں ہے ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور اس میں کبھی کسی طرح کا چھیڑ چھاڑ نہیں کیا جائے گا، اس کے بعد ۱۹۹۱ کا ایکٹ ہے پھر بھی سارے ایکٹ و قانون ایک طرف اور جج کا فیصلہ سب سے الگ ہے، اس کے باوجود بابری مسجد کا فیصلہ رام مندر کے حق میں سنانے کے بعد سے ہندوتوا کے عزم و حوصلے بلند ہو چکے ہیں، بابری مسجد سے دہبرداری کے بعد سے گیانواپی، متھرا کی شاہی عیدگاہ اور ابھی سنبھل کی شاہی جامع مسجد کا منظر لوگوں کے سامنے ہے، اس کے بعد نہ رکنے والا لامتناہی سلسلہ جاری ہے، اب بدایوں کی شاہی جامع مسجد شمسی، ۸۰۰ سو سالہ قدیم خواجہ معین الدین چشتی کا درگاہ اجمیر شریف، ڈھائی دن کا جھروکہ مسجد اور دہلی کی مشہور شاہجہانی جامع مسجد شامل ہے، بدایوں کی جامع مسجد شمسی فارسی اور افغان اسٹائل میں ہے، دہلی سلطنت کے راجہ التمش نے بنوایا ہے، اس مسجد میں تین دروازے ہیں، داخلی دروازہ شکیل روڈ کی طرف ہے، لال ماربل سے بنا ہوا خوبصورت مسجد ہے، یہ مسجد ہندوستان کی سات بڑی مسجدوں میں تیسری بڑی مسجد شمار کی جاتی ہے، مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا درگاہ، یا اجمیر درگاہ شریف مزار ہے، جو ضلع اجمیر شریف راجستھان میں واقع ہے، راجستھان حکومت کے اندر میں ہے، ۱۲۳۶ء سے لوگ زیارت کر رہے ہیں، ڈھائی دن کے جھروکہ مسجد کو قطب الدین ایبک نے بنایا ہے اور ۱۱۹۹ میں بن کر تیار ہوا، اجمیر راجستھان کی سب سے پرانی مسجدوں میں سے ایک ہے، یہ مسجد لال پتھروں اور سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے، دہلی کی جامع مسجد لال قلعہ سے پانچ سو میٹر کی دوری پر واقع ہے، ہندوستان کی سب سے بڑی مسجد شمار کی جاتی ہے، اس مسجد کو ۱۶۵۶ میں شاہجہاں نے بنوایا ہے، اس کی لمبائی ۸۰ میٹر چوڑائی ۲۷ میٹر ہے اس مسجد میں تین گنبد اور مینار ہے مینار کی اونچائی ۴۱ میٹر ہے، کم و بیش ۳ ہزار مساجد و درگاہوں کی لسٹ تیار ہے، سب پر ایک ایک کے بعد دعوہ پیش کریں گے اور مسلمان یونہی تماشہ دیکھتے رہ جائیں گے۔

ملک کا عبادتگاہ خواہ مسجد درگاہ اور قدیم عمارتیں ہندوتوا کے نشانے پر ہیں ایک کے بعد ایک پر ایف آئی آر درج کیا جائے گا، کورٹ تک بات پہنچے گی سروے کی [illegible]

[illegible] ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کو مداخلت کرنی ہوگی، یہ بہت سنگین ترین مسئلہ پر زبان کھولنی ہوگی، خاموشی اور چپی سادھ لینے سے مسئلہ کا حل نہیں ہے، ہر طبقے برادری کے لوگ اور چھوٹی بڑی تنظیموں کو ایک جٹ ہو کر اعلانیہ پیش کرنے کی ضرورت ہے، اگر وزیر اعظم زبان نہیں کھولیں گے تو مسلم قیادت کو سڑکوں پر اترنے کی ضرورت ہے اور پرامن طور پر احتجاج کی جائے، اب بیان بازی ،اشاروں و کنایوں سے کام نہیں چلے گا، زیادہ صبر و تحمل نہ کیا جائے ،ہندو سینا کا شریعت میں مداخلت قدیم تہذیب و ثقافت سے دشمنی کے بعد مسجدوں اور درگاہوں کے پیچھے پڑے ہیں، جو کہ کسی بھی صورت میں برداشت کے لائق نہیں ہے، اگر مسلمان ابھی متحد ہو کر نہیں اٹھ کھڑا ہوگا تو آنے والا دن بھی بہت برا ہے، ملک ہندوستان میں جینا دو بھر ہو جائے گا، دین و شریعت سے الگ تھلگ کر دیا جائے گا، کلچر و ثقافت کو بدل کر رکھ دیگا، پھر کف افسوس ملنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا، قوم و ملت کے دانشور بھی خواہ طبقہ وقت سے پہلے حالات کے نزاکتوں کو سمجھیں اور اس کے سدباب کے لئے حتی المقدور کوشش سے پیچھے نہ رہیں اسی میں ہم سب ہندوستانیوں کی بھلائی و کامیابی کا راز مضمر ہے۔

اپوزیشن جماعتیں اپنے طور پر بات کر رہی ہے، ایسی گھناؤنی اور گندی سیاست کو روکنے کی تگ و دو میں ہے، لیکن یہ گونگی بہری سرکار منہ چھپائے پھر رہی ہے اور ان باتوں پر توجہ نہیں دے رہی ہے، اپوزیشن کے لیڈر اور کانگریس کے صدر ملک ارجن کھرگے نے غصہ میں یہاں تک کہ دیا ہے کہ مسلمان اور مسلمانوں کی عمارتوں سے اتنا ہی نفرت و عداوت ہے تو لال قلعہ، جامع مسجد، قطب مینار اور تاج کو توڑ دو، منہدم کر دو، ہندو سینا کی حرکتوں سے ملک بھر میں غم و غصہ کا ماحول ہے، ہر طرف سے ہندو سینا کی گندی حرکت کی مذمت کی جارہی ہے، معروف صحافی رویش کمار نے صحیح کہا ہے، ہر جگہ کھدائی شروع کر دو، کہیں نہ کہیں کسی دیوی دیوتا کا باقیات ضرور نکلے گا، ملک کا سارا انرجی اسی پر صرف کی جائے اور کوئی بات چیت نہ ہو پھر ہر جگہ مندر بناتے رہو چین مٹھ کو کتنی جگہ توڑ کر مندر بنائی گئی اس کا جواب کون دے گا؟ سپریم کورٹ کے نیچے بھی پہلے مندر تھا کیا کوئی جج اس پر بھی فیصلہ سنائے گا؟ اور سپریم کورٹ کو بھی منہدم کیا جا سکتا ہے، ہر جھوٹی واہیات کتابوں پر عمل نہیں کیا جا سکتا ہے کچھ رائٹر ملک میں نفرت و عداوت کا بیج بو کر دنیا سے چلے جاتے ہیں اور اس کا انجام عوام کو سہنا پڑتا ہے، ہر موضوع پر حکمت عملی اپنائی جائے، خوب گہرائی کے ساتھ جائزہ لیا جائے تب ہی اپنے جذبات کا اظہار [illegible]

[illegible] کریمیہ، گرام ھول شریف، سیتامڑھی، بہار، انڈیا

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

عزائے فاطمی یعنی غدیر و عاشورا اور ظالموں کے خلاف احتجاج وفریاد

آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپائگانیؒ
ترجمہ: مولانا سید علی ہاشم عابدی

عزائے فاطمی ایک تاریخ ہے، ایک خاص محور و عظمت ہے، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا خطبہ فدک ایک معجزہ ہے۔ عزائے فاطمی یعنی ظالموں کے خلاف صدائے احتجاج ہے۔

اہل بیت علیہم السلام کی عظمت وفضیلت خصوصاً حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے سلسلہ میں کیا کہا جائے اور کہاں سے بات شروع کی جائے؟

جان لیں کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اہل بیت علیہم السلام سے ہے۔ ان سے ہٹ کر، ان کے علاوہ سے کوئی کچھ کہے تو اس کا کوئی سلسلہ اور حوالہ نہیں لہذا اس پر کوئی بھروسہ نہیں۔

ہر چیز مکتب اہل بیت علیہم السلام میں موجود ہے جیسا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "**انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی** یعنی جو بھی لیتا ہو اہل بیت علیہم السلام سے لو ان کے علاوہ سے نہ لو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت سے نہ آگے بڑھو اور نہ پیچھے ہٹو۔ اگر آگے بڑھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے پیچھے ہٹو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خاص

عظمت و مرکزیت

اہل بیت علیہم السلام میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو ایک خاص مقام وعظمت اور مرکزیت حاصل ہے کہ جس پر تمام ائمہ معصومین علیہم السلام نے افتخار فرمایا۔ درحقیقت وہ مقدس وجود تمام اہل بیت علیہم السلام کے لئے حجت ہے یعنی وہ اس مقدس وجود کے ذریعہ اپنی حقانیت اور غاصبوں اور ظالموں کے باطل ہونے پر احتجاج کرتے ہیں۔ اہل بیت علیہم السلام میں سب حجت ہیں لیکن حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ان حجتوں سے حجت ہونا زیادہ ہے۔

سیدۃ النساء العالمین، بضعۃ الرسول، قرینۃ ولی اللہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے حکم قرآن مجید کے مطابق مباہلہ میں خصوصی شرکت کی اور اہل بیت علیہم السلام میں تنہا خاتون ہیں جو اپنے والد، شوہر اور معصوم اولاد کی طرح مقام عصمت وطہارت پر فائز ہیں۔

آپ مقام نبوت کے علاوہ اخلاق، علم و کمال میں اپنے والد کی مکمل تصویر تھیں اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرح آپ کی سیرت اور رفتار و گفتار دین، شریعت اور احکام الٰہی پر دلیل ہے۔

علم و ہدایت کے لحاظ سے آپ کو منصب امامت حاصل تھا۔ عفت وعصمت، وقار و کرامت اور حجاب کے لحاظ سے اسلام کی خاتون اول کی حیثیت سے آپ کی ذات اسوہ و قدوہ اور نمونہ عمل ہے۔

خطبہ فدک، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا معجزہ

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ایک اہم معجزہ آپ کا خطبہ فدک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو عظیم مصائب آپ پر پڑے اور ایسے پر آشوب ماحول میں آپ نے انتہائی فصاحت و بلاغت کے ساتھ یہ خطبہ دیا کہ امیر المومنین علیہ السلام اگرچہ امام البلغاء اور امیر الفصحاء ہیں لیکن ماحول ایسا نہ تھا کہ آپ ایسا جامع، فصیح، تابناک اور دیر پا خطبہ ارشاد فرمائیں۔

صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت و بزرگی سبب بنی کہ اس تاریخی اجتماع میں آپ خطبہ دیں اور کوئی آپ کو روک نہ سکے کہ جیسے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وہاں موجود ہوں اور جب آپ نے خطبہ دیا تو وہاں موجود لوگ حقائق جان کر گریہ کرنے لگے۔

بہرحال اس خطبہ کے مضامین بہت بلند ہیں اور یہ اہل بیت علیہم السلام کے معجزات میں سے ہے لہذا دوسری صدی ہجری میں جب کتاب بلاغات النساء لکھی گئی تو اس میں اس خطبہ کو بھی شامل کیا گیا۔

البتہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کو تسلی دیتے تو فرماتے تھے۔ "**ابشری یا فاطمة ان المهدی** اے فاطمہ! تمہیں بشارت ہو کہ مہدی تم سے ہیں۔"

یہ بہت اہم ہے کہ جب عالم امکان کی پہلی ہستی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عزیز اور اکلوتی بیٹی کو ان کے اوپر پڑنے والے مصائب و مشکلات برداشت کرنے پر تسلی دیتے تھے تو یہ کہتے کہ مہدی تم سے ہیں۔ یعنی سب تم سے ہے اور سب تمہارے لئے ہے، دنیا کا رخ آپ کی جانب ہے، باطل پر حق کی فتح اور تاریکی میں روشنی آپ کے لئے ہے۔ بہرحال حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے

فضائل کثیر ہیں۔

عزائے فاطمی کا اہتمام، شعائر فاطمی کی تعظیم، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اقدامات، سیرت، زہد، عبادت، علم وحکمت ہمارے پروگرامس میں شامل ہونا چاہیے اور تقریروں، تحریروں اور ہر مناسب موقع پر بیان کیا جانا چاہیے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے مصائب اس قدر واضح اور آشکار ہیں کہ ابن اثیر نے اپنی کتاب النہایہ میں، اگرچہ وہ سنی تھے اور ان کی کتاب لغت کے سلسلے میں ہے لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ پر پڑنے والی مصیبتوں کو سب کے لئے بیان کیا، نظر انداز نہیں کیا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم تاریخی حقائق کو لوگوں کے لئے بیان کریں، آپ کے کلام خصوصاً آپ کے عظیم وبلیغ خطبہ فدک جو کہ ایک معجزہ ہے اسے دنیا کے سامنے پیش کریں۔

عزائے فاطمی کے ان دنوں میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ملکوتی شخصیت کی تجلیل وتعظیم ہو اور سب لوگ ان دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی یادگار بیٹی سے اپنی محبت و مودت کو ثابت کریں۔

آج ہم آپ کی تاسی کہ نیاز مند ہیں۔ ہمارے سماج کی خواتین بہترین گھر داری اور بچوں کی پرورش کے سلسلہ میں آپ کی محتاج ہیں کیونکہ آپ بہترین نمونہ عمل ہیں۔

آج آپ کا کلام خواتین بلکہ مردوں کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے دنیا کے سامنے خاتون کی حقیقی حیثیت اور کرامت کو پیش کیا اور فرمایا: بہترین عورت وہ ہے جو کسی نامحرم کو نہ دیکھے اور کوئی نامحرم اسے نہ دیکھے۔"

یہی وہ عظمت وکرامت ہے کہ جس نے آج تک بلکہ قیامت تک حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو با معرفت، خدا پرست اور حق کے متلاشیوں کے دلوں میں زندہ رکھا ہوا ہے۔

عزائے فاطمی یعنی ظالموں کے خلاف فریاد

فاطمیہ ایک تاریخ ہے، فاطمیہ ظالموں کے خلاف ایک فریاد ہے، یعنی باطل پر حق کی کامیابی کا جہاد ہے، الختصر فاطمیہ حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی عالمی اور الٰہی حکومت کا دن ہے۔

ہاں! فاطمیہ عاشورا ہے، فاطمیہ شب قدر ہے، فاطمیہ غدیر اور نیمہ شعبان ہے، فاطمیہ ظلمت پر نور کی فتح کا دن ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بیان فضائل کی روشنی میں دین کے تمام پہلوؤں، ائمہ طاہرین علیہم السلام کی ولایت، اسلام، قرآن، مکتب اہل بیت علیہم السلام، رسالت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ ہونی چاہیے۔

ہمیں چاہیے بدعتوں، بیگانو کی پیروی کے بڑھاوے، نامناسب حالات، گناہ، منکرات، فساد، جہالت اور گمراہی کا مقابلہ کریں۔

مکتب اہل بیت علیہم السلام معرفت کا مکتب ہے، علم و بیداری کا مکتب ہے۔ آگاہی، عدالت، مساوات، عقل کے رشد و ترقی اور نورانی افکار کا مکتب ہے، ضرورت ہے کہ اسے بیان کیا جائے، نورانی مجالس فاطمی کی قدر کی جائے اور اس کمال کی برکتوں سے استفادہ کیا جائے اور ان ایام میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے عزیز فرزند امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے بارگاہ خدا میں دعا کی جائے۔

☆☆☆☆

اسلام کی پہلی جنگوں میں حضرت فاطمہؑ کا کردار

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی دس سالہ حکومت میں ۲۷ یا ۲۸ غزوہ اور ۳۵ سے ۹۰ تک سریہ تاریخ میں ذکر ہوئے ہیں۔ غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور مستقیم لشکر کی کمان سنبھالی اور جنگ میں ہر وقت سپاہیوں کے شانہ بشانہ حاضر و ناضر تھے۔ سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے شرکت نہیں فرمائی بلکہ کسی اور کو اپنی جگہ سپہ سالار بنا کر بھیجا بعض مرتبہ یہ جنگیں دو یا تین ماہ تک جاری رہتی تھیں، اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت علی (علیہ السلام) نے حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کے ساتھ مشترکہ زندگی کو اکثر و بیشتر میدان جنگ یا تبلیغ میں گذاری اور آپ کی غیر موجودگی میں حضرت فاطمہ (علیہا السلام) گھر کی ذمہ داری اور بچوں کی تربیت میں مشغول رہتیں، اور آپ اس کام کو اس طرح انجام دیتی تھیں کہ آپ کے مرد مجاہد شوہر نامدار اچھی طرح سے جہاد کی ذمہ داریوں کو انجام دیتے اور پھر آپ اس عرصہ میں شہیدوں کی عورتوں اور بچوں کی مدد فرماتیں، اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرتیں اور کبھی کبھی مدد کرنے والی عورتوں کی تشویق کیلئے اور ان کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلانے کیلئے اپنے محرم افراد کے زخموں کا مداوا کرتیں، جنگ احد میں حضرت فاطمہ (علیہا السلام) عورتوں کے ساتھ احد کے میدان (احد، مدینہ سے چھ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے) میں گئیں اس جنگ میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) بہت زیادہ زخمی ہو گئے تھے اور حضرت علی (علیہ السلام) کے جسم اقدس پر بھی بہت زیادہ زخم لگے تھے۔ حضرت فاطمہ (علیہا السلام) پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے چہرہ سے خون صاف کرتی تھیں اور حضرت علی (علیہ السلام) اپنی سپر سے پانی ڈالتے تھے۔

جب حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) نے دیکھا کہ خون بند نہیں ہو رہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ کو زخم پر لگایا جس سے خون بند ہو گیا، جنگ احد میں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے چچا حضرت حمزہ سید الشہداء کی شہادت ہوئی۔ جنگ کے بعد حضرت حمزہ کی بہن "صفیہ"، حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کے ساتھ آپ کے مُثلہ شدہ لاشہ پر پہنچیں اور رونا شروع کیا، حضرت فاطمہ (علیہا السلام) بھی گریہ فرما رہی تھیں اور پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) بھی آپ کے ساتھ گریہ فرما رہے تھے اور حضرت حمزہ سے خطاب کر کے فرماتے تھے: تمہاری مصیبت جیسی کوئی مصیبت مجھ پر نہیں پڑی، پھر صفیہ اور حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کو خطاب کر کے فرمایا: مبارک ہو ابھی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ ساتوں آسمانوں پر حمزہ شیر خدا اور شیر رسول خدا موجود ہے، جنگ احد کے بعد جب تک حضرت فاطمہ (علیہا السلام) زندہ رہیں، ہر تیسرے دن ایک مرتبہ احد کے شہداء کی زیارت کے لئے جاتی تھیں، جنگ خندق میں حضرت فاطمہ (علیہا السلام) ایک روٹی لے کر رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی خدمت میں آئیں، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے سوال کیا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے روٹی پکائی تھی میرا دل چاہا کہ یہ روٹی آپ کے لئے لیکر آؤں۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا یہ پہلی روٹی ہے جو میں تین دن کے بعد کھا رہا ہوں، جنگ موتہ میں جعفر بن ابی طالب کی شہادت ہوئی، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) ان کے گھر گئے اور ان کے بیوی بچوں کو دلاسہ دیا اور وہاں سے حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کے گھر تشریف لائے حضرت فاطمہ (علیہا السلام) گریہ فرما رہی تھیں، پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا: جعفر جیسے اشخاص پر رونے والوں کو رونا چاہئے، اس کے بعد رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے فرمایا: جعفر کے بچوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ آج وہ اپنے آپ کو بھول گئے ہیں، حضرت فاطمہ (علیہا السلام) فتح مکہ میں بھی موجود تھیں۔

حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کا کسب علم

حضرت فاطمہ (علیہا السلام) نے شروع ہی سے وحی الٰہی کے سرچشمہ سے علم حاصل کیا، جن اسرار و رموز کو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) حضرت فاطمہ زہرا (س) کے لئے بیان فرماتے تھے حضرت علی علیہ السلام ان کو تحریر فرماتے اور حضرت فاطمہ (س) ان کو جمع فرماتیں جو مصحف فاطمہ کے نام سے ایک کتاب کی شکل میں جمع ہو گئی۔

دوسروں کو تعلیم دینا

حضرت فاطمہ (علیہا السلام) احکام اور اسلامی تعلیمات کے ذریعہ عورتوں کو ان کی ذمہ داری سے آشنا کراتی۔ آپ کی کنیز اور شاگردہ فضہ بیس سال تک قرآن کی زبان میں کلام کرتی رہی اور جب بھی وہ کوئی بات کہنا چاہتی تو قرآن کی آیت کے ذریعہ اپنی بات کو بیان کرتیں۔

ضرت فاطمہ (علیہ السلام) نہ یہ کہ صرف علم حاصل کرنے سے تھکتی تھیں، بلکہ دوسروں کو کو دینی مسائل سکھانے میں حوصلہ، ہمت اور پیہم کوشش کرتی رہتی تھیں، ایک روز ایک خاتون آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میری والدہ بہت بوڑھی ہیں اور ان سے نماز میں غلطی ہو گئی ہے انہوں نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے مسئلہ معلوم کروں۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) نے اس کے سوال کا جواب دیدیا، وہ خاتون دوسری اور تیسری مرتبہ پھر سوال کرنے آئی اور اپنا جواب سن کر چلی گئی اس نے تقریباً دس مرتبہ یہ کام انجام دیا اور ہر مرتبہ آپ نے اس کے سوال کا جواب دیا، وہ خاتون بار بار کی رفت و آمد سے شرمندہ ہو گئی اور کہنے لگی: اب میں آپ کو زحمت نہیں دوں گی، حضرت فاطمہ (علیہا السلام) نے فرمایا: دوبارہ بھی آنا اور اپنے سوالوں کے جواب معلوم کرنا تم جس قدر بھی سوال کرو گی میں ناراض نہیں ہوؤں گی، کیونکہ میں نے اپنے والد ماجد رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے سنا ہے آپ نے فرمایا: قیامت کے روز علماء ہمارے بعد محشور ہوں گے اور ان کو ان کے علم کے مطابق قیمتی لباس عطا کیے جائیں گے اور ان کا یہ ثواب اس قدر ہوگا جس قدر انہوں نے بندگان الٰہی کی ہدایت و ارشاد میں کوشش کی ہوگی۔

☆☆☆☆

حضرت فاطمہ علیہ السلام کا کردار اور ہماری خواتین

ڈاکٹر شجاعت حسین

عزائے فاطمہ (س) کے ایام بڑی تیزی سے رواں دواں ہے۔ علماء کرام، ذاکرین، مقررین، وشعراء کرام اپنے اپنے ہنر کے جوہر بکھیر رہے ہیں اس میں زیادہ تر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی فضیلت، عظمت، عجائبات، کمالات کا تذکر گفتگو کا مرکز ہے۔ یہ حقیقت بھی ہے کہ جناب فاطمۃ الزہرا کا قرآن کریم کی آیات مبارکہ میں قصیدہ ہے، آپ تاجدار انبیاء وختم المرتبت کی پارۂ جگر، امام المتقین کی شریک حیات، نوجوان جنت، حسنین وکریمین کی مادر گرامی ہیں لیکن ان سب کے باوجود جس صفت حمیدہ کی طرف آج کی خواتین کے سامنے پیش کرنا ہے وہ ہے کردار فاطمہ سلام اللہ علیہا کیونکہ ان کے شانوں پر ایک فرد یا ایک خاندان کی تعلیم و تربیت منحصر نہیں ہوتی بلکہ اس کے قوم وملت اور معاشرے و ملک پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لہٰذا آج کے وقت کا مطالبہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا (س) کے کردار پر منبر و محراب سے زیادہ مطلع سخن اور محور گفتگو قرار دیں اور ان صفات کو خواتین حضرات اپنے لیے قیمتی گوہر و نگین تصور کریں جو باعث عزت وتکریم ونجات ہے۔

رسول اکرم نے فرمایا "جو میری بیٹی فاطمہؑ سے محبت رکھے گا وہ میرے ساتھ ہی جنت میں ہوگا اور جو میری بیٹی فاطمہ ؑ سے دشمنی رکھے گا وہ دوزخ میں ہوگا" (بحار الانوار، جلد 27، صفحہ 116) اتباع کردار فاطمہ (س) ہی بہترین خوشنودی زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ان صفات پر غور، فکر و عمل کریں:

قناعت پسندی، اخلاس، خود کو چھوٹا شمار کرنا، عفو در گزر، ماں کے قدموں کے تلے جنت، کنجوسی اور بخل کی مذمت، عورتوں کی بہترین حالت، عورت خدا کے قریب ہوتی ہے، شوہر سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرنا، ایثار، خوف وخشیت الٰہی، عبادت وغیرہ

خواتین حضرات میں معاف کرنے اور برداشت کرنے کی قوت کم دیکھی گئی ہے۔ اس لیے خواتین حضرات غور کریں کہ اس دعا کے جملہ میں بی بی نے واضح الفاظ میں بیان فرما دیا کہ وہ ذات واجب الوجود عفو و درگزر کو دوست رکھتا ہے۔ ہم بھی اس پر عمل کریں کہ اگر کسی نے ہم پر ظلم کیا ہے تو اسے معاف کر دیں۔ خواتین حضرات حضرت فاطمہ (س) کی سیرت میں ملاحظہ فرمالیں کہ کبھی بھی حضرت علی علیہ السلام سے کوئی فرمائش نہیں کی، جتنا رزق گھر میں ہوتا اس پر قناعت کرتیں، اگر فاقہ کرنا پڑا تو فاقہ بھی کیا لیکن حضرت علیؑ سے مطالبہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسی ہستی پر اپنا لطف وکرم عنایت فرمائی اور آسمان سے کھانا نازل کیا۔

اللہ پاک عورتوں کو جتنی دولت اور زیورات سے آراستہ کرتا ہے ان میں زیادہ حسد و کینہ و غرور ہوتا ہے۔ لیکن ان کے پاس جتنے فضائل و کمالات ہوں اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو چھوٹا و حقیر سمجھے کیونکہ اس سے ایک بلند و بالا ذات ہے اور وہ خدا ہے۔ اس کے سامنے یہ ناچیز ہے۔ حضرت فاطمہ (س) فرماتی ہیں "خدایا! میرے نفس کو ذلیل وخوار کر اور اپنی شان وشوکت کو میرے وجود میں بزرگ وبلند قرار دے۔

خواتین حضرات جو عمل بھی انجام دیں اسے اخلاص کے ساتھ انجام دیں۔ اگر ریاکاری کے ساتھ انجام دیا جائے تو وہ عمل خدا کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) فرماتی ہیں کہ جو اپنی خالص و پاک عمل کو خدا کی بارگاہ میں بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہترین مصلحت کو اس پر نازل کرتا ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ آپ کے بابا نے فرمایا کہ کنجوسی اور بخل سے بچو کیونکہ یہ ایک بیماری ہے جو کریم اور سخاوت انسان میں نہیں پائی جاتی، بلکہ کنجوسی انسان کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ماں کی خدمت میں رہو کیونکہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ماں راضی تو خدا راضی۔ ماں ناراض تو خدا بھی ناراض۔ آپ فرماتی ہیں کہ عورتوں کی بہترین حالت یہ ہے کہ وہ کسی مرد کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی مرد اسے دیکھے۔ لیکن موجودہ حالات برعکس ہے۔ عورتیں بازاروں، دفتروں، اسکول، کالجز، یونیورسٹی، شادی و ولیمہ میں برہنہ نظر آتی ہیں۔ مرد حضرات بے بس اور علماء کرام کا کردار مار جنل ہو کر رہ گیا ہے۔ اس معاملے کو خواتین حضرات اپنے حقوق کے پامالی میں خود ملوث ہیں۔ خدا کے نزدیک عورت اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر میں رہے۔

اس کردار پر مزید تفصیل کی ضرورت ہے۔ بحار الانوار، جلد 43، صفحہ 92 میں موجود ہے۔ حضرت فاطمہ (س) فرماتی ہیں کہ کیا بہترین درس ہے ہماری خواتین کے لیے نامحرم مرد سے دور رہیں۔ ان کی نظر ان پر نہ پڑیں اور نہ ہی ان کی نظریں ان پر پڑیں اور اپنے گھر میں رہیں بازاروں و کوچوں میں جانے سے بہتر ہے کہ گھر میں رہ کر قرب الٰہی حاصل کریں اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے قول پر چلنے سے گناہوں سے محفوظ رہیں گی۔ اگر گھر سے باہر جانا ہی ہے تو پردہ سے جائیں۔

آجکل کی خواتین حضرات اس فقرے پر توجہ مرکوز کریں کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام سے فرماتی ہیں کہ مجھے رسول خدا نے منع کیا ہے میں آپ سے کسی چیز کی درخواست یا طلب کروں۔ اگر کوئی چیز لے آئیں تو ٹھیک ہے اور نہ لائیں تو ان سے مطالبہ نہ کرنا۔ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں آپ سے کسی چیز کا مطالبہ کروں

جس کی آپ قدرت نہیں رکھتے۔ اس سے ہمیں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ خواتین کو اپنے شوہر سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے جس کی وہ قدرت نہیں رکھتا اور اپنے شوہر کو کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دیں جو ان کی حیثیت سے زیادہ ہو۔ قناعت پسندی کو اپنا شعار زندگی بناء یں، ازدواجی تعلقات بہتر ہوں گے۔ قناعت پسندی سے دوری کشیدگی کی وجہ ہے۔ شادی میں کمی، رنجش وطلاق میں زیادتی ہے۔

آج کی خواتین حضرات کے لیے ضروری ہے کہ ایثار فاطمہ (س) اپنی زندگی میں استعمال کریں۔ جب آپ کردار فاطمہ کا مطالعہ کریں گی تو زندگی بہتر سے بہترین ہوگا۔ سب جانتے ہیں کہ سیرت فاطمہ ہم سب کے لیے نمونہ عمل ہے۔ شادی کا نیا لباس فقیر کو دے دیا۔ یہ عمل انجام دے کر ہمیں درس دیا کہ جو اپنے لیے پسند کرو وہ دوسروں اور کمتر کے لیے پسند کرو۔ سورہ آل عمران کی آیت مبارکہ نمبر 92 میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے ہرگز تم نیکی کے درجہ تک فائز نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ جو چیز تمھیں پسند ہے اس میں سے انفاق کرو۔

آپ دیکھیں ہمارے معاشرے میں وہ چیزیں دی جاتی ہیں جو خود کا ناپسند، پرانی، خراب یا کم قیمت کی ہو۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنا قیمتی گلوبند فقیر کو دے دیا۔ خود بی بی فاطمہ اور گھر والوں نے کھانا نہیں کھایا لیکن بھوکے فقیر کو کھانا دے دیا جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی: "اور (یہ لوگ ہیں) جو اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں چاہے اور انھیں کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو۔"

آخر میں خواتین حضرات کے لیے یہ تحریر کرنا لازمی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے دل میں کس قدر خوف الٰہی تھا کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا چنانچہ آپ جب عبادت میں مشغول ہوتی تھیں خاص طور سے نماز شب میں آپ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری رہتے تھے اور بدن میں لرزاں طاری رہتا تھا اور نماز کے بعد آنکھوں میں اشک۔ ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے اور مومنین کے لیے دعائے خیر کرتی رہتیں۔ یہ تھا کردار فاطمہ (س)۔

اس کے علاوہ والد کی خدمت، شوہر کے حق کے لیے آواز بلند کرنا، بچوں کی تربیت، خادمہ کے کاموں میں ہاتھ بٹانا، صابرہ، شاکرہ، عابدہ، عالمہ، صدیقہ، اور طاہرہ و دیگر صفات پر بھی خطابت، مکالمہ، سیمنار، سمپوزیم و گفتگو کا انعقاد، غور وفکر بھی لازمی ہے۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا قصیدہ ام الکتاب پڑھ رہا ہے۔ آیات مودت، مباہلہ، طعام، تطہیر، ذی القربیٰ، مرج البحرین، ایثار، شجرہ طیبہ، صراط مستقیم، تعلیم اسما، صبر اور لیلۃ القدر، فضائل اہل سنت کی روایات میں اور اہلبیت علیہم السلام کی روایات میں قابل تحقیق موضوعات ہیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی گھریلو کاموں میں مصروفیات اور بیحد محنت و مشقت کے سلسلے میں امام المتقین، شوہر بتول سرور کائنات سے فرما رہے ہیں، اے نبی خدا! میں ساری بات آپ کو بتاتا ہوں در اصل یہ چکی چلاتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے ہیں اور مشک میں پانی لانے کی وجہ سے گلے پر بھی اس کے نشان ابھر آیا ہے اور گھر کی صفائی ستھرائی کے سبب ان کے کپڑے بھی میلے ہو جاتے ہیں اور چولھے پر کھانا بنانے کی وجہ سے بھی کپڑے میلے ہی رہتے ہیں ان سب کام کی وجہ سے حسنین کو وقت نہیں دے پاتی ہیں۔ آج کی خواتین جنت الفردوس میں داخل ہونے کی متمنی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے کردار کا مطالعہ کا مطالبہ کرتا ہے۔

(عورت) اگر بیٹی ہے تو رحمت، اگر بیوی ہے تو شوہر کے نصف ایمان کی وارث، اگر ماں ہے تو اس کے قدموں میں جنت لیکن فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہ کی شان وشوکت دیکھئے: اس باپ کے لیے رحمت جو خود رحمت العالمین ہیں، اس شوہر کے لیے نصف ایمان جو خود کل ایمان ہیں اور آپ کے قدموں میں ان بیٹوں کی جنت ہے جو جنت کے سردار ہیں۔

کتنی بلند ہے بخدا کردار فاطمہؑ، جزوِ رسالت و امامت، صدیقہ کساء، فتح مباہلہ، تفسیر وشرح آئینہ تطہیر، صورت کوثر، معراج پیمبر کی بہشتی سوغات، تفسیر میں قرآن کی تنوین ایماں، اسی کے گھر سے جاری چشمۂ نور ہدایت، عالمین عورتوں کی سردار شفیعہ روز محشر، نور پیغمبر، لخت و گوشۂ قلب رسولؐ، کمال عفت وعصمت بقائے دیں ہے ترویج شریعت، وہ ہے کون و مکاں، کلام خالق کائنات کی کونین، قرآن ہے زبان کنیزانِ فاطمہؑ، وہ ہیں فاطمہؑ جو پردہ نشین ہو کے بھی دین کو محفوظ کر گئیں۔

مندرجہ بالا تحریر سے سیدہ فاطمہ زہراؑ کے کردار لگ بھگ قطرہ بھر کا احاطہ کر چکے ہوں گی۔ راقم الحروف کی دلی خواہش ہے کہ مندرجہ ذیل تحریر سے عالم اسلام کی تمام خواتین حضرات چاہے وہ دنیا کی کسی خطہ کی باشندہ ہوں، پارۂ جگر رسولؐ کے کردار کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں۔ ان روشنی میں اپنی زندگی، خاندان کے افراد کی زندگی، اپنے والدین، شوہر، فرزند، دختر، کنیز، پڑوسی اور دیگر رشتہ داروں کی دنیاوی واُخروی زندگی کو متاثر کر ان افراد کی زندگی کو ترتیب، تشکیل، آراستہ، مہذب وسنوار سکتی ہیں۔ حضرت سیدہ فاطمہؑ کی نادر و نایاب گوہر سے مزین کردار جیسے اللہ سبحانہ کی شب و روز عبادت، زہد، تقویٰ، حق کی حفاظت، ایثار و رضا، صبر و شکر خدا، ہر خاتون اپنے کسب کمال کے لیے ان خصوصیات کا اتباع کرتے ہوئے اپنے آپ کو چراغ ہدایت کے لیے مثبت ومثالی کردار تمام خواتین کے لیے نمونہ عمل کے طور پر پیش کرنے کی کوشش وسعی کر سکتی ہیں۔

فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا کے کردار کو سمجھنے اور آپؑ کو نمونہ عمل جاننے کے لیے صرف اور صرف علما کرام وذاکرین کی خطابت اور شعراء کرام کے اشعار کو ہی کافی نہ سمجھنا چاہیے بلکہ خود بھی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

علی گڑھ موبائل 7060888223

مسٹر مودی کی قیادت میں ہندوستان نے معاشی ترقی کو نشان زد کیا

پوتن نے وزیر اعظم مودی کی انڈیا- فرسٹ پالیسی اور میک ان انڈیا پہل کی تعریف کی

نئی دہلی، 05 دسمبر (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کی انڈیا فرسٹ' پالیسی اور میک ان انڈیا' اقدام کی تعریف کی اور کہا کہ ان پالیسیوں نے ہندوستان کی ترقی میں کس طرح تعاون کیا ہے۔ وزارت تجارت اور صنعت نے جمعرات کو ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر پوتن نے 15 ویں وی ٹی بی روس کالنگ انویسٹمنٹ فورم میں وزیر اعظم مودی کی انڈیا فرسٹ پالیسی اور میک ان انڈیا پہل اور ترقی کے لیے مستحکم ماحول کو فروغ دینے کے لیے ہندوستان کی کوششوں کی تعریف کی۔ اس بات کی تعریف کرتے ہوئے کہ ان پالیسیوں نے ہندوستان کی ترقی میں کس طرح تعاون کیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے مقصد سے شروع کی گئی میک ان انڈیا پہل نے عالمی معیشت میں ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ مسٹر پوتن نے مسٹر مودی کی قیادت میں ہندوستان کی معاشی ترقی کو نشان زد کیا اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ای) کے لئے "مستحکم حالات" پیدا کرنے کے لئے ہندوستانی حکومت کی کوششوں کی تعریف کی۔ انہوں نے خاص طور پر "میک ان انڈیا" پروگرام پر خصوصی توجہ کے ساتھ، وزیر اعظم مودی کی طرف سے شروع کی گئی اقتصادی پہل پر روشنی ڈالی۔ روس کے درآمدات میں کمی کے پروگرام اور ہندوستان کے میک ان انڈیا پہل کے درمیان مماثلت بتاتے ہوئے انہوں نے ہندوستان میں مینوفیکچرنگ پلانٹ لگانے کے لیے روس کی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوستان میں سرمایہ کاری منافع بخش ہے۔ ہندوستان کی قیادت نے اپنے قومی مفادات کو ترجیح دینے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ روسی صدر نے کہا، "وزیر اعظم مودی کا ایسا ہی ایک پروگرام میک ان انڈیا※ ہے۔ ہم ہندوستان میں اپنا مینوفیکچرنگ پلانٹ لگانے کے لیے بھی تیار ہیں۔ وزیر اعظم کی قیادت میں حکومت ہند انڈیا فرسٹ※ کی پالیسی سے متاثر ہو کر صورتحال بنا رہی ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ ہندوستان میں سرمایہ کاری کرنا منافع بخش ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ روسی کمپنی روزنیفٹ نے حال ہی میں ہندوستان میں 20 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے۔ مسٹر پوتن نے برکس کے عروج کے تناظر میں روس کے درآمدات میں کمی کے پروگرام کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا، جس میں ایس ایم ای کی ترقی پر توجہ مرکوز کی گئی اور برکس اور دیگر ممالک میں ایس ایم ای کے لیے کاروباری لین دین کی سہولت کے لئے فوری حل نظام کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے بازار باہر ہو چکے مغربی برانڈز کی جگہ نئے روسی برانڈز کے ظہور کی طرف اشارہ کیا اور اشیائے صرف، آئی ٹی، ہائی ٹیک اور زراعت جیسے شعبوں میں مقامی روسی صنعت کاروں کی کامیابی کے بارے میں بتایا۔ روسی صدر نے کہا، "ہمارے لیے، یہ ہمارے درآمدات میں کمی کے پروگرام کے ایک حصے کے طور پر خاص طور پر اہم ہے۔ نئے روسی برانڈز کے ابھرنے سے ان مغربی کمپنیوں کی جگہ لینے میں مدد مل رہی ہے جنہوں نے رضاکارانہ طور پر ہماری مارکیٹ چھوڑ دی ہے۔ ہمارے مقامی صنعت کاروں نے نہ صرف صارفین کی اشیاء بلکہ آئی ٹی اور ہائی ٹیک صنعتوں میں بھی اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔" مسٹر پوتن نے ایس ایم ایز کی ترقی میں تعاون کے لیے برکس ممالک کے درمیان زیادہ تعاون کی بھی درخواست کی۔ انہوں نے رکن ممالک کو اگلے سال برازیل میں ہونے والے سربراہی اجلاس کے دوران تعاون کے لیے کلیدی شعبوں کی پہچان کرنے کی بھی ترغیب دی۔ سرمایہ کاری کے پلیٹ فارم پر بات کرتے ہوئے کہ روس برکس کے ساتھ مل کر ترقی کر رہا ہے، صدر پوتن نے کہا کہ اس میں تمام شراکت دار ممالک کو فائدہ پہنچانے کی صلاحیت ہے اور امید ہے کہ اس سے ہماری معیشتوں کو مدد ملے گی اور عالمی جنوب اور مشرق کے ممالک کو مالیاتی وسائل فراہم کرنے کا ایک اہم ذریعہ بنے گا۔ روسی صدر نے کہا، "میں اپنے برکس پارٹنر ممالک سے تعاون کے اہم شعبوں میں موجودہ صورتحال کا جائزہ لینے کی درخواست کرتا ہوں اور ہم یقینی طور پر اس بات کو اپنے برازیلی رہنماؤں کی توجہ میں لائیں گے، جو اگلے سال برکس کی قیادت کریں گے۔

وزیر اعظم تمام حدیں توڑ کر اڈانی کی حفاظت کر رہے ہیں: پرینکا

نئی دہلی، 05 دسمبر (یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے جمعرات کو کہا کہ انڈیا گروپ کے لیڈر پارلیمنٹ میں اڈانی بدعنوانی کے معاملے پر بحث کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن وزیر اعظم نریندر مودی تمام حدیں توڑ کر صنعتکار کی حفاظت کر رہے ہیں انڈیا گروپ کے ممبران پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں اس معاملے پر مظاہرہ کیا اور اس دوران مسز واڈرا نے کہا کہ مسٹر مودی بدعنوانی کا دفاع کر رہے ہیں دریں اثنا، کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ وقفہ صفر کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے نشی کانت دوبے نے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور وائناڈ کی ایم پی محترمہ واڈرا کے ساتھ ساتھ پوری کانگریس پارٹی کے خلاف انتہائی توہین آمیز الفاظ استعمال کیے، جو کہ مکمل طور پر ناقابل قبول ہے۔ محترمہ واڈرا نے کہا کہ ملک کے لوگ چاہتے ہیں کہ اڈانی میگا اسکام پر پارلیمنٹ میں بحث ہو۔ انڈیا گروپ کی تمام پارٹیاں پارلیمنٹ میں بحث کا مطالبہ کر رہی ہیں لیکن نریندر مودی جی اور حکومت مسلسل بحث سے بھاگ رہی ہے۔ وزیر اعظم جس طرح سے اڈانی کی بدعنوانی کا دفاع کر رہے ہیں، تمام ضابطوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، وہ انتہائی حیران کن ہے۔ آج میں نے ساتھی ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ اس مسئلہ پر پارلیمنٹ کمپلیکس میں مظاہرہ کیا۔ مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ "سب سے افسوسناک واقعہ لوک سبھا میں اس وقت ہوا جب پوری کانگریس پارٹی قائد حزب اختلاف پر سنبھل دورے پر پابندی کا مسئلہ اٹھا رہی تھی۔ چیئرمین نشی کانت دوبے کو وقفہ صفر کے دوران بولنے کی اجازت دی گئی، اس دوران بی جے پی ایم پی نے قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور وائناڈ ایم پی پرینکا گاندھی واڈرا کے ساتھ ساتھ پوری کانگریس پارٹی کے خلاف انتہائی توہین آمیز الفاظ کا استعمال کیا۔ جب بھی ہم اڈانی کی بدعنوانی کا مسئلہ اٹھاتے ہیں، وہ اپوزیشن اور کانگریس پارٹی کو گالی دینے لگتے ہیں۔

شاہ 14 سے 16 دسمبر تک چھتیس گڑھ کے دورے پر ہوں گے

نئی دہلی 05 دسمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ 14 سے 16 دسمبر تک چھتیس گڑھ کے دورے پر ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق مسٹر شاہ رائے پور میں سکیورٹی جائزہ اجلاس کی صدارت کریں گے۔ وہ رائے پور میں چھتیس گڑھ پولیس کو صدر پولیس کلر بھی پیش کریں گے۔ مرکزی وزیر داخلہ جگدل پور بھی جائیں گے، جہاں وہ ہتھیار ڈالنے والے ماؤنوازوں، مقامی لوگوں اور دانشوروں سے بات چیت کریں گے۔ وہ بستر اولمپکس کی اختتامی تقریب میں بھی شرکت کریں گے۔ مسٹر شاہ جگدل پور میں شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کریں گے اور بائیں بازو کی انتہا پسندی کے متاثرین کے اہل خانہ سے ملاقات کریں گے۔ مرکزی وزیر داخلہ سکیورٹی کیمپوں کا دورہ کریں گے اور ترقیاتی کاموں کا بھی معائنہ کریں گے۔ وہ سکیورٹی فورسز کے اہلکاروں کے ساتھ دوپہر کا کھانا بھی کھائیں گے۔

ندیا ضلع کے ترنمول کانگریس کے ممبران اسمبلی نے ممبر پارلیمنٹ مہوموئترا کے خلاف ممتا بنرجی سے شکایت درج کی

کلکتہ 5 نومبر (یو این آئی) ندیا ضلع سے تعلق رکھنے والے ترنمول کانگریس کے چھ ممبران اسمبلی نے وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو خط لکھ کر کرشنا نگر سے ممبر پارلیمنٹ مہوا موئترا کے خلاف سلسلہ وار الزامات لگائے ہیں۔ کرشنا نگر لوک سبھا کے تحت پانچ اسمبلی حلقوں سے ترنمول کے پانچ ممبران اسمبلی اور مہوا موئترا کے پرانے اسمبلی حلقہ کریم پور سے ممبر اسمبلی نے شکایت پر دستخط کیے ہیں۔ چارج شیٹ پر دستخط کرنے والوں میں کریم پور کے ممبر اسمبلی بملیندو سنہا رائے، چھپرا کے ممبر اسمبلی رقیب الرحمان، نقاشی پاڑہ کے ممبر اسمبلی کلول خان، پلاشی پاڑہ کے ممبر اسمبلی کے مانک بھٹاچاریہ (جنہیں حال ہی میں تقرری کیس میں ضمانت ملی ہے)، کرشنا نگر ساؤتھ کے ممبر اسمبلی اجول بسواس اور کالی گنج کے ممبر اسمبلی ناصر الدین احمد شامل ہیں۔ مہوا کے خلاف لکھے گئے خط پر تہٹا کے ترنمول کانگریس کے ممبر اسمبلی تاپس ساہا اور کرشنا نگر نارتھ کے ممبر اسمبلی مکل رائے کے دستخط نہیں ہیں۔ مکل رائے اس وقت بیمار ہیں۔ کرشنا نگر لوک سبھا حلقے کے تحت آنے والے پانچ ممبران اسمبلی نے مہوا موئترا کے خلاف مورچہ کھول دیا۔ مہوا اس وقت دہلی میں ہیں کیونکہ پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس چل رہا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مہوا موئترا سے ممتا بنرجی کس طرح مواخذہ کر رہی ہے۔ چھ ممبران اسمبلی نے مہوا کے خلاف پارٹی ڈسپلن کی عدم تکمیل، پارٹی میں گروہ بندی میں بڑھاوا دینے کا الزام عائد کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان پر پارٹی میں گروہ بندی کو بڑھاوا دینے کا بھی الزام عائد کیا ہے۔ مہوا پر مزید الزام لگایا گیا ہے کہ اقلیتی علاقوں میں بدنام زمانہ محنت کشوں اور سماج دشمنوں کے ساتھ سفر کر کے پارٹی کی شبیہ کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ وہ کئی بلاکس کے لیڈروں سے یہ بھی وعدہ کر رہی ہیں کہ وہ موجودہ ممبران اسمبلی کو ہٹا کر نئے لوگوں کو ٹکٹ دلائیں گی۔ خط میں الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ضلع میں کسی بھی بی جے پی مخالف پروگرام میں حصہ نہیں لیتی ہیں۔ 2021 کے اسمبلی انتخابات میں بھی مہوا موئترا پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ ترنمول کانگریس کے بلاک صدر زبیر شیخ کو چھپرا اسمبلی حلقہ میں آزاد امیدوار کے طور پر کھڑا کیا تھا۔ جب کہ رقیب الرحمن نے یہاں سے ترنمول کانگریس سے جیت حاصل کی۔ انہیں خدشہ ہے کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں دوبارہ ایسی ہی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ مہوا کی مخالفت کرنے والے ترنمول کانگریس کے ممبر اسمبلی کی رائے ہے کہ انتخابی صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ بنرجی کے علاوہ ترنمول کانگریس کے ریاستی صدر سبرتو بخشی کو بھی چارج شیٹ دی گئی ہے۔ ترنمول کانگریس کے ذرائع کے مطابق مہوا کے خلاف وہ تمام شکایتیں اسمبلی اجلاس شروع ہونے کے بعد پارٹی قیادت کو زبانی طور پر بتائی گئی تھی۔

ہندوستان کو ایشیا پیسفک خطے میں 'آئی ایس ایس اے گڈ پریکٹس ایوارڈ سے نوازا گیا

نئی دہلی 05 دسمبر (یو این آئی) ہندوستان کو ایشیا اور بحر الکاہل خطے کے لیے سال 2024 کے لیے "انٹرنیشنل سوشل سکیورٹی ایسوی ایشن (آئی ایس ایس اے) گڈ پریکٹس ایوارڈ" سے نوازا گیا ہے۔ مرکزی وزارت محنت اور روزگار نے جمعرات کو یہاں بتایا کہ یہ ایوارڈ آئی ایس ایس اے کے صدر ڈاکٹر محمد عزمان نے ریاض، سعودی عرب میں علاقائی سماجی تحفظ فورم میں پیش کیا۔ ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن آف انڈیا نے کمیونیکیشن چینلز، ای پروسیس، انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کا استعمال، جامع ڈسٹرکٹ آؤٹ ریچ پروگرام، کثیر لسانی کال سینٹر اور پریس کے لیے پانچ میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کیے ہیں۔

اڈانی ایشو انڈیا الائنس کا کمبل بن گیا

ٹی ایم سی، ایس پی، ٹھاکرے کانگریس سے ناراض

لوک سبھا انتخابات سے پہلے ہی انڈیا بلاک ٹوٹنا شروع ہو گیا تھا، لیکن 4 جون کو نتائج آنے کے بعد اچانک سب کچھ بدل گیا۔ پوری اپوزیشن راہل گاندھی کے ساتھ متحد نظر آئی۔ راہل گاندھی کے ساتھ اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ بھی آئین کی کاپی ہاتھوں میں لے کر لوک سبھا پہنچے۔ حلف برداری کی تقریب کے دوران بھی راہل گاندھی کے ہاتھ میں آئین نظر آیا اور وائناڈ سے ضمنی انتخاب جیت کر لوک سبھا پہنچنے والی پرینکا گاندھی واڈرا نے بھی اس روایت کو برقرار رکھا۔

اڈانی مسئلہ کو کانگریس نے دسمبر میں پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس میں اٹھایا تھا، جس کے بعد کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ نے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ اڈانی کے معاملے پر کانگریس کی قیادت میں احتجاج ہوا، لیکن نہ تو ٹی ایم سی کے ممبران پارلیمنٹ اور نہ ہی سماج وادی پارٹی کے ممبران اسمبلی نظر آئے۔ پارلیمنٹ میں مظاہرے کے دوران لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، وائناڈ کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی، آر جے ڈی کی رکن پارلیمنٹ میسا بھارتی، عام آدمی پارٹی کے سنجے سنگھ اور شیو سینا- یو بی ٹی کے رکن پارلیمنٹ اروند ساونت نے شرکت کی۔ تقریباً سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا، لیکن اڈانی گروپ کے کاروبار کی جے پی سی جانچ کے معاملے پر کانگریس اور ترنمول کانگریس میں تصادم ہوا۔ لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کے سب سے بڑے مددگار ثابت ہونے والے سماج وادی پارٹی کے لیڈر اکھلیش یادو کو راہل گاندھی کا سنبھل پلان پسند نہیں آیا ہے، اور ادھو ٹھاکرے کے خیالات بھی سامنا کے ذریعے سامنے آئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ راہل جو اپوزیشن جماعتوں کے لیڈروں کی مدد سے گجرات جا کر بی جے پی کو ہرانے کا دعویٰ کر رہے تھے، لگتا ہے کہ ہریانہ اور مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں ایک ہی جھٹکے سے شکست حالات کو 2019 تک واپس لے آئی ہے۔ اور 2014 میں۔ پہنچا دیا گیا ہے۔ اڈانی گروپ کے کاروبار کی چھان بین کا معاملہ اب ایک بوجھ بنتا جا رہا ہے، لیکن چونکہ یہ راہل گاندھی کا پسندیدہ ایشو ہے، اس لیے کانگریس کے لیے اسے چھوڑنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے 25 اور 27 نومبر کو انڈیا بلاک کی میٹنگ بلائی تھی، لیکن ترنمول کانگریس کے کسی لیڈر نے شرکت نہیں کی اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی تشدد میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے ملنے سنبھل جانا چاہتے تھے، لیکن ان کے قافلے کو پولیس نے غازی پور سرحد پر روک دیا۔ کانگریس کا یہ پروگرام بھی اسی طرح سے بنایا گیا تھا جیسا کہ ہاتھرس اور لکھیم پور کھیری کے لیے بنایا گیا تھا لیکن، سماج وادی پارٹی کے جنرل سکریٹری رام گوپال یادو کے ردعمل نے صاف کر دیا کہ اکھلیش یادو کو کانگریس کی یہ کوشش پسند نہیں آئی۔ اس سے پہلے سماج وادی پارٹی کا وفد بھی سنبھل جا رہا تھا۔ ایس پی لیڈر اکھلیش یادو کی ہدایت پر 15 لیڈروں کا وفد پہنچنے والا تھا، لیکن اجازت نہیں ملی۔ رام گوپال یادو کہتے ہیں، کانگریس سنبھل کا مسئلہ پارلیمنٹ میں نہیں اٹھا رہی، لیکن راہل گاندھی سنبھل جا رہے ہیں...... اب کیا کہا جائے؟ رام گوپال یادو کی نظر میں کانگریس صرف رسم ادا کر رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی کا غصہ جائز لگتا ہے، لیکن ممتا بنرجی کو خوش ہونا چاہیے کہ کولکتہ کے آر جی کار میڈیکل کالج میں عصمت دری اور قتل کے واقعہ کے بعد بھی راہل گاندھی نے دورہ نہیں کیا۔ شاید اس لیے بھی کہ راہل گاندھی ممتا بنرجی کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ ادھیر رنجن چودھری کو اسی وجہ سے مغربی بنگال کانگریس کے صدر کے عہدے سے ہٹا دیا گیا اور سزا کے طور پر انہیں حاشیے پر بھیج دیا گیا۔ سماج وادی پارٹی اور ٹی ایم سی کی طرح نہیں، لیکن ادھو ٹھاکرے کا رویہ بھی راہل گاندھی کے تئیں بدلا ہوا نظر آتا ہے۔ اڈانی کے معاملے پر اروند ساونت کو بھلے ہی کانگریس کے ساتھ دیکھا گیا ہو، لیکن ادھو ٹھاکرے کو راہل گاندھی کا رویہ پسند نہیں آ رہا ہے۔ اور، اس کی ایک جھلک ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی شیو سینا کے ماؤتھ پیس اخبار 'سامنا' کے اداریے میں دیکھی جا سکتی ہے۔ سامنا کے اداریے میں کہا گیا ہے، ممتا بنرجی مغربی بنگال میں کانگریس سے دوری رکھ کر سیاست کرنے کی کوشش کر رہی ہیں...... اب اروند کیجریوال بھی اسی راستے پر چل رہے ہیں۔ ادھو ٹھاکرے کا خیال ہے کہ عام آدمی پارٹی کے رہنما اروند کیجریوال کو انڈیا اتحاد کا حصہ رہنے کے لیے قائل کرنے کی ضرورت ہے۔ کانگریس کے لیے یہ مشورہ ہے، کانگریس کو خود کا جائزہ لینے اور اپوزیشن اتحاد کے لیے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے...... بی جے پی مخالف اتحاد میں عام آدمی پارٹی کا ہونا ضروری ہے...... عام آدمی پارٹی اب علاقائی پارٹی نہیں رہی، کیونکہ دیگر ریاستیں یہ بھارت میں بھی اپنی رسائی کو بڑھایا ہے۔

پارتھو چٹر جی نے پھر ضمانت کیلئے سی بی آئی عدالت سے رجوع کیا

کلکتہ 5 دسمبر (یو این آئی) سابق ریاستی وزیر پارتھ چٹرجی نے سی بی آئی کی طرف سے دائر کردہ بھرتی بدعنوانی کیس میں ضمانت کی درخواست دی ہے۔ جمعرات کو بیچار بھون کی خصوصی سی بی آئی عدالت میں کیس کی سماعت ہوئی۔ اس مرتبہ پارتھو چٹرجی نے اس کیس کی سماعت میں جج سے براہ راست ضمانت کی درخواست کی ہے۔ اس کے علاوہ سابق وزیر نے دعویٰ کیا کہ وہ بے قصور ہیں • پارتھو چٹرجی کے وکیل نے جمعرات کو عدالت میں دعویٰ کیا کہ بطور وزیر ان کا موکل اس بدعنوانی میں ملوث نہیں ہے۔ بھرتی کے عمل میں ان کا کوئی کردار نہیں تھا۔ بورڈ آف پرائمری ایجوکیشن بھرتی کے پورے عمل کی نگرانی کر رہا تھا۔ پارتھو چٹرجی کا بھرتی کیس میں شامل کمپنی ایس باسو رائے اینڈ کمپنی سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اس کے بعد پارتھو چٹرجی کے وکیل نے کہا کہ "وہ 73 سال کے ہیں۔ وہ مختلف بیماری میں مبتلا ہیں اس لئے انہیں کسی بھی شرط پر ضمانت دی جائے۔" دوسری طرف، سی بی آئی نے دعویٰ کیا کہ 152 اہل امیدواروں کے نام بھرتی بدعنوانی کیس میں درج نہیں تھے۔ تاہم 752 نااہل امیدواروں کے ناموں کی فہرست میں شامل تھے۔ یہ فہرست پارتھو چٹرجی نے خود بھیجی تھی۔ اس فہرست میں 752 ناموں میں سے 310 نااہل امیدواروں کو ملازمتوں کی ضمانت دی گئی تھی۔ نتیجے کے طور پر پارتھو چٹرجی اور بھرتی کیس کے درمیان کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے، یہ دعویٰ بے بنیاد ہے۔ سی بی آئی نے عدالت کو بتایا کہ اس وقت ثبوتوں کی جانچ کا کام جاری ہے۔ گواہوں کے بیانات بھی لیے جا رہے ہیں۔ تفتیش نازک مرحلے پر ہے۔ اس کے نتیجے میں اگر پارتھو چٹرجی کو اب ضمانت مل جاتی ہے تو تفتیشی عمل کو نقصان پہنچے گا۔ تاہم، اس معاملے میں فیصلے کو فی الحال معطل کر دیا گیا ہے۔ پارتھو چٹرجی بھی ورچوئل میڈیم کے ذریعے جمعرات کی سماعت میں موجود تھے۔ پارتھ نے خود عدالت میں دعویٰ کیا کہ وہ بے قصور ہیں۔ اس کے بجائے انہوں نے پرائمری ایجوکیشن بورڈ کو مورد الزام ٹھہرایا۔ پارتھو چٹرجی نے کہا کہ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ بورڈ نے کیا کیا۔ انہیں ضمانت ملنی چاہیے۔ مقدمے کی سماعت نہیں ہو رہی ہے۔ اور وہ کتنے دنوں تک جیل میں رہیں گے۔ پارتھو چٹرجی کو ابتدائی طور پر ای ڈی نے 23 جولائی 2022 کو بھرتی بدعنوانی کے معاملے میں گرفتار کیا تھا۔ اس سے پہلے ان کے نکتلہ گھر پر طویل تلاشی اور پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ ای ڈی نے اسی وقت پارتھو چٹرجی کی قریبی اور خاتون دوست ارپیتا مکھرجی کے ٹالی گنج اور بیلگھریا فلیٹ پر بھی چھاپہ مارا۔ ارپیتا کو گرفتار کر لیا گیا۔ ای ڈی کے بعد سی بی آئی نے بھرتی بدعنوانی معاملے میں پارتھو چٹرجی پر فرد جرم عائد کی۔ دونوں مقدمات ابھی تک زیر التوا ہیں۔ انہوں نے دونوں مقدمات میں متعدد بار ضمانت کی درخواست کی۔ لیکن درخواست منظور نہیں ہوئی۔ پارتھو چٹرجی کو بدھ کو سپریم کورٹ میں ضمانت کے معاملے کی سماعت میں بھی پیش ہونا تھا۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس اجول بھویان کی بنچ نے کہا کہ اگر پارتھو چٹرجی بدعنوان ہے تو اسے اس طرح ضمانت نہیں ملنی چاہئے۔ دونوں ججوں نے پارتھو کے وکیل سے کہا، "باقی کو اس معاملے میں ضمانت مل سکتی ہے۔ وہ وزیر نہیں ہیں۔ آپ کا موکل وزیر تھا۔ اگر وہ کرپٹ ہے تو ہم معاشرے کو کیا پیغام دیں گے؟ کیا کسی کرپٹ شخص کو اس طرح ضمانت مل سکتی ہے؟ یو این آئی۔ نور

تیجسوی نے بی پی ایس سی امتحان کے حوالے سے نتیش کمار کو خط لکھا

پٹنہ، 5 دسمبر (یو این آئی) اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے بہار پبلک سروس کمیشن کے 70 ویں پریلمنری امتحان میں امیدواروں کی پریشانیوں کے تعلق سے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو خط لکھ کر جلد حل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر یادو نے بدھ کو وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو لکھے اپنے خط میں کہا، "میں یہ خط بہار پبلک سروس کمیشن کے 70 ویں کمبائنڈ پریلمنری امتحان میں امیدواروں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے لکھ رہا ہوں۔ کمیشن کے سرور میں خرابی کی وجہ سے فارم بھرنے کی آخری تاریخ سے 2-3 دن پہلے سرور ٹھیک سے کام نہ کرنے کی وجہ سے لاکھوں امیدوار فارم بھرنے سے محروم رہ گئے تھے جو کہ ان کے مستقبل اور مسلسل محنت کے لئے ایک دھچکا ہے۔ خود اپنی ہی ناکامی کے لئے کمیشن کے ذریعہ فارم بھرنے میں ناکام رہنے والے امیدواروں کو ہی اس کے برعکس غیر سنجیدہ قرار دے دینا افسر شاہی کے غرور اور آمریت کو ظاہر کرتا ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ اس کے علاوہ امیدواروں اور والدین کو ابھی تک یہ اطلاع نہیں مل سکی ہے کہ کمیشن جنرلائزیشن یا نارملائزین لاگو کرے گا یا نہیں۔ فارم بھروانے کے بعد بھی امیدواروں کو اب تک امتحانی طریقہ کار کا مکمل علم نہیں ہے، جو کہ ان کے لیے ناانصافی ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ نارملائزیشن کا نظام ہمیشہ سے غیر معمولی طور پر متنازع رہا ہے۔ کسی امیدوار کو اگر مشکل سوال کا جواب معلوم ہے تو وہ سوال آسان ہے۔ کسی بھی سوال کا آسان یا مشکل ہونا امیدوار کی تیاری پر منحصر ہوتا ہے۔ کمیشن کی مرضی، ضد یا ذہانت پر نہیں۔ مسٹر یادو نے کہا کہ امتحان کی تاریخ میں توسیع کے بارے میں بھی افواہیں پھیلی تھیں، جس کی وجہ سے امیدوار الجھن کا شکار تھے۔ اس سب کے پیش نظر میں تمام امیدواروں کے مفاد میں آپ کے سامنے درج ذیل مطالبہ رکھتا ہوں۔ امیدواروں کو امتحانی فارم بھرنے کے لیے مزید پانچ دن کا وقت دیا جائے تاکہ وہ امیدوار جو کمیشن کی ناکامی یا سرور کی خرابی کی وجہ سے فارم نہیں بھر سکے، وہ فارم بھر سکیں۔ کمیشن کو 70 ویں بی پی ایس سی کے ابتدائی امتحان کی تاریخ میں توسیع کرنی چاہئے تاکہ امیدواروں کو مناسب وقت مل سکے۔

دہلی میں صحافی کی لاش حوالے نہ کرنے کے اسپتال کے اقدام پر تشویش

نئی دہلی، 05 دسمبر (یو این آئی) صحافیوں کی تنظیم انڈین میڈیا ویلفیئر ایسوسی ایشن کے قومی صدر راجیو نشانا نے دل کا دورہ پڑنے سے ہلاک ہونے والے صحافی چمن مینا کی لاش اہل خانہ کو مبینہ طور پر منہ مانگی رقم جمع کئے بغیر نہ سونپنے کے اسپتال کے رویے پر تنقید کرتے ہوئے صحافیوں کی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم نے دہلی انتظامیہ سے اس معاملے پر غور کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سلسلے میں دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ کو میمورنڈم دیا جائے گا۔ مسٹر نشان نے کہا ہے کہ ایک صحافی سیاست دانوں، اداکاروں اور دیگر محکموں کی خبریں بغیر کسی تفریق کے نمایاں طور پر شائع کرتے ہوئے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتا ہے، لیکن پیشہ ورانہ معاشرہ اور انتظامیہ اسے بے سہارا چھوڑ دیتے ہیں اس طرح کے سنگین حالات سے نمٹنے کے لیے ایسوسی ایشن جلد ہی لیفٹیننٹ گورنر سے ملاقات کرے گی اور صحافیوں کے لیے سرکاری طور پر ہیلتھ انشورنس اور ان کے اور ان کے کنبہ کے افراد کے لیے دیگر صحت کی سہولیات کا مطالبہ کرے گی۔ ریلیز کے مطابق مسٹر مینا کو دل کا دورہ پڑنے کے بعد مشرقی دہلی کے دھرم شیلا کینسر اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جہاں ان کی موت ہو گئی۔

ملک کے لیے دولت حاصل کرنے والے صنعت کاروں پر تنقید کرنے میں کانگریس مصروف ہے: تیواری

نئی دہلی، 5 دسمبر (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے راجستھان کے رکن پارلیمنٹ گھنشیام تیواری نے ملک کے لیے دولت کمانے والے صنعت کاروں پر تنقید کرنے کا آج راجیہ سبھا میں کانگریس پر الزام لگایا۔ ایوان میں انڈین ایئر کرافٹ بل پر نامکمل بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے مسٹر تیواری نے کہا کہ کانگریس پارٹی ایسے صنعت کاروں پر تنقید کیے بغیر کام نہیں کر سکتی جنہوں نے ملک کے لیے دولت حاصل کی ہے۔ اپوزیشن جماعت کو سوچنا چاہیے کہ ہمیں ان صنعتکاروں کا ساتھ دینا چاہیے جو ملک کو دنیا میں آگے لے جا رہے ہیں۔ ایئر کرافٹ بل کو پیش کرنے کا جواز پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ برطانوی دور کا قانون ہے جو اب غیر متعلقہ ہو چکا ہے کیونکہ اس میں 21 ترامیم کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسے گھسیٹنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون ملک کی بڑھتی ہوئی معیشت اور ہوابازی کے بڑھتے ہوئے شعبے کی ضرورت کے پیش نظر وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل میں شکاگو کانفرنس کے مطابق تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے رام جی لال سمن نے کہا کہ حکومت نے اتر پردیش میں بننے والے نذیور ہوائی اڈے کے لیے حاصل کی گئی زمین کے بدلے کسانوں کو معاوضے کی دوسری اور تیسری قسط ابھی تک نہیں دی ہے۔ انہوں نے ماضی قریب میں بند ہونے والی پروازوں کا جائزہ لینے اور انہیں دوبارہ شروع کرنے اور نئی پروازیں شروع کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایس پی کے رکن نے حکومت پر ہوائی اڈوں کی نجکاری کا بھی الزام لگایا۔ وائی ایس آر کانگریس کے ایس نرنجن ریڈی نے بل کا نام ہندی میں رکھنے کو آئینی غلطی قرار دیا اور کہا کہ انہیں ہندی زبان پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور وہ ہندی کا احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 348 (1)(بی) میں کہا گیا ہے کہ بل کا مستند متن انگریزی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں نہیں ہو سکتا۔

شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبا کی ادبی وثقافتی تنظیم: "بزم جامعہ" کی تشکیل نو

نئی دہلی 5، دسمبر (یو این آئی) "بزم جامعہ" شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ایک متحرک اور فعال ادبی تنظیم ہے۔ اس کے تحت ہر سال مختلف تہذیبی اور ثقافتی پروگرام منعقد ہوتے ہیں جس میں انٹر فیکلٹی اور انٹر یونیورسٹی مقابلہ جات شامل ہیں۔ رواں تعلیمی سال 25-2024 کے لیے پروفیسر احمد محفوظ (صدر شعبۂ اردو) کی صدارت میں "بزم جامعہ" کی نئی تشکیل عمل میں آئی۔ اس کے ایڈوائزر ڈاکٹر سید تنویر حسین اور اراکین اساتذہ میں پروفیسر عمران احمد، ڈاکٹر مشیر احمد، ڈاکٹر محمد مقیم، ڈاکٹر جاوید حسن، ڈاکٹر شاہنواز فیاض، ڈاکٹر راہین شمع، ڈاکٹر خوشتر زرین ملک، ڈاکٹر شاداب تبسم، ڈاکٹر غزالہ فاطمہ، ڈاکٹر روبینہ شاہین زبیری شامل ہیں۔ بزم کے نئے عہدیداران میں محمد جیلانی (نائب صدر) ایم اے سمسٹر سوم، شعیب احمد (معتمد ذرائع ابلاغ) ایم اے سمسٹر سوم، محمد عطاء المصطفیٰ (جنرل سکریٹری) بی اے سمسٹر پنجم، عبدالقادر (جوائنٹ سکریٹری) بی اے سمسٹر سوم رمشہ ارشد (خازنہ) بی اے سمسٹر سوم، منتخب ہوئے ہیں۔ بزم جامعہ کے اراکین طلبا میں رقیہ، (بی اے سمسٹر پنجم) محمد عابد حسین، محمد الیاس انصاری (بی اے سمسٹر اول) منتخب ہوئے ہیں۔

جتیندر سنگھ شنٹی عام آدمی پارٹی میں شامل

نئی دہلی، 05 دسمبر (یو این آئی) ایمبولینس مین کے نام سے مشہور پدم شری جتیندر سنگھ شنٹی جمعرات کو عام آدمی پارٹی (اے اے پی) میں شامل ہو گئے۔ اے اے پی کے قومی کنوینر اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے مسٹر شنٹی کو پٹکا اور ٹوپی پہنا کر اے اے پی خاندان میں شامل کیا۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ آج میں مسٹر شنٹی کو عام آدمی پارٹی میں شامل کرتے ہوئے بہت خوش ہوں۔ وہ کسی شناخت کے محتاج نہیں۔ وہ نہ صرف دہلی اور ملک میں بلکہ بیرون ملک بھی اپنی سماجی خدمات کے لیے بہت مشہور رہے ہیں۔ وہ ایمبولینس مین اور دیگر مختلف ناموں سے جانے جاتے ہیں۔ خاص طور پر، جس طرح انہوں نے کورونا کے دور میں مرنے والوں کو احترام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں بتایا گیا ہے کہ جتیندر سنگھ شنٹی اب تک 70 ہزار سے زیادہ لاشوں کو شمشان گھاٹ لے جا کر ان کی احترام کے ساتھ آخری رسومات ادا کر چکے ہیں۔ خاص طور پر کورونا کے دور میں جب لوگ اپنے ہی کنبہ کے افراد کی لاشیں لینے میں ہچکچاتے تھے۔ اس وقت مسٹر شنٹی نے لاشوں کی احترام کے ساتھ آخری رسومات ادا کیں۔ جس کی وجہ سے وہ خود بھی کورونا کا شکار ہو گئے۔ اس وقت جب ان کا پورا کنبہ کورونا کا شکار تھا، انہوں نے اپنے گھر والوں کی پرواہ کیے بغیر اپنا کام جاری رکھا۔ اس کام کے لیے انھیں پدم شری سے نوازا گیا۔ اے اے پی کے لیڈر نے کہا کہ اس کے علاوہ مسٹر شنٹی بیمار لوگوں کو ایمبولینس سروس فراہم کرتے ہیں اور انہیں وقت پر اسپتال پہنچا کر ان کی جان بچاتے ہیں۔ وہ ان کی بیماری کا علاج کرواتے ہیں۔ مسٹر شنٹی نے کہا کہ مسٹر کیجریوال لوگوں کو زندگی دینے کا کام سنبھال رہے ہیں اور میں مرنے کے بعد کا کام سنبھالوں گا۔ اگر دہلی حکومت جینے سے لے کر دہلی اسمبلی میں جانے تک تمام انتظامات کر دے تو مجھے لگتا ہے کہ ہمارا مشن پورا ہو جائے گا۔ میں نے رضاکارانہ طور پر اے اے پی※ خاندان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ سیاست میرے لیے آشیرواد کمانے کا ذریعہ بنے گی کیونکہ مرنے کے بعد صرف یہی دعائیں اور آشیرواد آپ کا ساتھ دیں گی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں جائے گا۔

میرٹھ کے نوجوان کو سعودی عرب میں سنائی گئی سزائے موت

خاندان میں افراتفری کا ماحول

میرٹھ:5دسمبر(پی این ایس) میرٹھ کے رہنے والے زید (35) کو سعودی عرب میں موت کی سزا سنائی گئی ہے۔زید سعودی عرب میں منشیات کی اسمگلنگ کے ایک کیس میں 15 جنوری 2023 سے سعودی عرب کی جیل میں بند ہے۔سعودی عرب نے انٹرپول کے ذریعے میرٹھ پولیس کو سزا کی اطلاع دی ہے۔اس خبر سے زید کے خاندان میں افراتفری مچ گئی ہے۔زید منڈالی تھانہ علاقہ کا رہائشی ہے اور وہ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب گیا ہوا تھا۔ جہاں کریمنل کورٹ مکہ نے سماعت کے بعد زید کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔میرٹھ کے ایس ایس پی وپن ٹاڈا کی ہدایت پر منڈالی پولیس اسٹیشن انچارج سومیا نے زید کے اہل خانہ کو تحریری نوٹس بھیج کر اس کی اطلاع دی ہے۔زید کے اہل خانہ مکمل معلومات حاصل کرنے کے لیے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔زید کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ وہ تقریباً چھ سال قبل ڈرائیور کی ملازمت کے لیے سعودی عرب گیا تھا۔صحیح تنخواہ نہ ملنے پر زید نے دوسری کمپنی جوائن کر لی۔ اسے ایک اور کمپنی میں کام کرتے ہوئے ایک سال ہو گیا تھا۔کمپنی میں کام کے دوران ان کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا۔جس حادثے میں کار کو نقصان پہنچا۔کمپنی کے مالک نے زید سے گاڑی کی قیمت وصول کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا۔ریکوری سے بچنے کے لیے زید کمپنی چھوڑ کر بھاگ گیا۔کمپنی سے بھاگنے کے بعد زید نے سعودی عرب کے ایک پولیس اہلکار سے نوکری کی بات کی۔ پولیس والے نے اسے اپنی ذاتی گاڑی چلانے کے لیے رکھا۔چند روز بعد زید کو منشیات کی برآمدگی دکھا کر جدہ سنٹرل جیل، سمیسی جدہ میں قید کر دیا گیا۔تب سے زید جیل میں ہے۔تاہم زید کو سزائے موت کی خبر نے اہل خانہ اور رشتہ داروں میں ہلچل مچادی ہے۔گھر والے زید کو سزائے موت سے بچانے کے لیے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔اپنے والدین کے علاوہ زید کے سات بھائی اور دو بہنیں ہیں۔جس میں زید دوسرے نمبر پر ہے۔سب سے بڑا بھائی مونو بھی سعودی عرب میں کام کرتا ہے۔میرٹھ کے ایس ایس پی وپن ٹاڈا کے مطابق انٹرپول کی جانکاری کے مطابق زید کو منشیات اسمگلنگ کیس میں سعودی عرب میں مکہ کی فوجداری عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے۔ یہ خط سعودی عرب میں ہندوستانی قونصل خانے نے بھیجا ہے۔ یہ خط ڈی ایم میرٹھ کے دفتر سے موصول ہوا ہے۔خط میں کہا گیا ہے کہ اگر لواحقین سزائے موت کے اس فیصلے کے حوالے سے متعلقہ عدالت میں رحم کی درخواست جمع کرنا چاہیں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔جسے منڈالی پولیس کے ذریعے زید کے گھر پر چسپاں کر دیا گیا ہے اور اہل خانہ کو بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔زید کے خاندان سے وابستہ ایڈووکیٹ اسجد حیات کا کہنا ہے کہ زید کے چھ بھائی بہن ہیں۔ان میں سے 3 بھائی معین خان اور سہیل خان سعودی میں ایک کمپنی میں کام کرتے ہیں۔زید دوسرے نمبر پر ہے اور اس کی شادی نہیں ہوئی ہے۔زید اپنے بھائیوں کے ساتھ نوکری کی تلاش کے لیے سعودی عرب گیا تھا۔جہاں وہ گزشتہ سال جنوری میں پکڑا گیا تھا۔اطلاع ملی کہ زید کے پاس سے منشیات برآمد ہوئی ہے، تب سے زید کے خلاف مقدمہ چل رہا۔زید کے بھائی سعد کا کہنا ہے کہ ان کا بھائی بے قصور ہے۔یہ منشیات سعودی پولیس اہلکار کی گاڑی سے برآمد ہوئی، جس کے ساتھ وہ کام کر رہا تھا۔جب ان کی بات بھائی سے ہوئی تب اس نے کہا تھا جلدی چھوٹنے والا ہوں اور اس کے بعد گھر واپس جاؤں گا۔لیکن اس کے بعد ایک دسمبر کو تھانے سے گھر والوں کے پاس ایک فون آیا کہ آپ کچھ لوگ تھانے آکر سائن کر دو، آپ کے بیٹے کو سعودی عرب نے سزائے موت کی سزا سنائی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ زید کو منشیات اسمگلنگ کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی ہے۔اس کے بعد وہ دہلی ایمبیسی گئے اور انٹرپول کے بارے میں دریافت کیا۔ جب ہم نے سعودی حکومت کے لوگوں سے بات کی تو معلوم ہوا کہ زید کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ گھر والے اس میں پیروی کر سکتے ہے، فی الحال گھر والے پیروی کی تیاری کر رہے ہیں۔ بھارتی حکومت سے بھی مدد کی درخواست کی جارہی ہے لیکن ابھی تک کوئی حل نہیں نکلا ہے۔ گھر والوں کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ دوسرے ملک جاکر پیروی پر خرچ کر سکیں۔ سعودی رہ رہے دونوں بھائی زید کی پیروی کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم صرف اپنے بھائی کو زندہ اپنے ساتھ اپنے گاؤں لے جانا چاہتے ہیں۔ سعودی عرب سمیت کئی ممالک میں منشیات کی اسمگلنگ کے حوالے سے سخت قوانین موجود ہیں۔ ان میں سے بہت سے ممالک اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے رہنما اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے سزائے موت دیتے ہیں۔ سعودی عرب ان میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ سنگاپور، چین، ویتنام، ایران بھی ہیں۔ سعودی عرب نے چند سال قبل منشیات سے متعلق مقدمات میں سزائے موت پر پابندی عائد کر دی تھی، تاہم حالیہ برسوں میں وہاں ایک بار پھر سزائے موت دی جانے لگی ہے۔

دختر رسول بی بی فاطمہ کی شہادت پر مجلس کا سلسلہ جاری

امروہہ اور اطراف کی فضاء ہوئی غمگین، خواتین اور حاضرات کی مجالس میں نوحہ خوانی اور سینہ زنی

امروہہ۔ دختر رسولؐ، مادر حسنین اور حضرت علی کی اہلیہ بی بی فاطمہ زہرا کی شہادت پر شہر امروہہ کے ساتھ ساتھ نوگانواں سادات، سید نگلی اور عثماں پور میں بھی شہادت کی مناسبت سے مجالس کا سلسلہ جاری ہے جہاں بی بی کا شہادت نامہ سن کر لوگوں کی آنکھوں میں اشک جاری ہو جاتے ہے۔ ایام فاطمیہ کے لیے حضرت مولانا سید حیدر عباس رضوی جو کہ گوپال پور سے شہر امروہہ کے محلہ جعفری میں اختر عباس اپو کے زیر اہتمام پانچ روزہ مجلس سے خطاب کرنے امروہہ تشریف لائے ہوئے ہے۔ حضرت نے بی بی فاطمہ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج کی خواتین کو شہزادی کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ مولانا نے بتایا کہ حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے بیٹوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے ذریعے دنیا کو انسانیت اور امن کا پیغام دیا۔اس دوران سید تبارک علی، افضل حیدر، حسن امام حسن امروہوی، ظفر نقوی نے مجلس میں مرثیہ پیش کیا۔ امروہہ کے ساتھ ساتھ نوگانواں سادات، سید نگلی اور عثماں پور میں بھی مجلس کا سلسلہ جاری ہے۔

سینئر صحافی جلال صدیقی کو صدمہ

ایودھیا (نامہ نگار): شہر فیض آباد کے محلہ سعادت گنج واقع پیراماؤنٹ کے مالک انجینئر وجیہ الدین احمد صدیقی ساکن انڈا کوٹھی سعادت گنج کا گزشتہ روز مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا، انہیں دس بارہ روز پہلے میدانتا اسپتال لکھنؤ میں داخل کرایا گیا تھا جہاں انہوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا، ان کی تدفین جامع مسجد سعادت گنج سے متصل قبرستان میں کثیر تعداد کے درمیان عمل میں آئی، نماز جنازہ قاری عرفان احمد حلیمی نے ادا کرائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار اور نیک دل انسان تھے، ملی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان سے ملکر ہر آدمی ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ ان کا سلوک ہر ایک کے ساتھ نہایت مشفقانہ رہتا تھا۔ اہلیہ کا انتقال کچھ سالوں پہلے ہو گیا تھا پسماندگان میں ایک بیٹا اور پوتے ہیں ایک بیٹی ہے جس کی شادی ہو چکی ہے۔

اردو زبان و ادب کو ترجیح دینا ہماری ذمہ داری ہے: احمد سعید حرف

بزمِ تحفظ اردو کے زیر اہتمام ماہانہ طرحی مشاعرہ

بارہ بنکی۔ گزشتہ شب بزمِ تحفظ اردو کا ماہانہ طرحی مشاعرہ احمد ایجوکیشنل اکیڈمی ہال فتحپور میں منعقد ہوا، جس کی صدارت استاد الشعراء ایڈووکیٹ احمد سعید حرف نے کی اور نظامت کے فرائض حسان ساحر نے انجام دیے۔

مہمان خصوصی کی حیثیت سے جمعیت علماء ہند کے ضلع نائب صدر محمد شاکر مخلصی و سابق ممبر نگر پنچایت فتحپور محمد اویس انصاری نے شرکت کی۔ طرحی مشاعرہ کا آغاز قاری ذکی اللہ حسینی کی تلاوت سے ہوا جبکہ حافظ سلمان راعین نے نعت پاک پیش کی۔

صدر مشاعرہ احمد سعید حرف نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ اردو زبان و ادب کی خدمت اور فروغ کے لئے بزمِ تحفظ اردو کا قیام کیا گیا تھا، اسکے قیام میں مرحوم مولانا فیضی مظاہری و ڈاکٹر توصیف فتحپوری کا اہم رول تھا بزمِ تحفظ اردو کی ماہانہ طرحی نشستوں اور طرحی مشاعروں کا سلسلہ کئی مہینوں سے رکا ہوا تھا، لیکن اب باضابطہ طور پر بزمِ تحفظ اردو کی ادبی سرگرمیاں جاری رہیں گی ہم سبھی اپنے بچوں کو اردو تعلیم ضرور دلائیں اردو زبان و ادب کو ترجیح دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ طرحی مشاعرہ میں پڑھے گئے اشعار نذر قارئین ہیں:-

اب تو منصف بھی بکنے لگے
اب تو آساں وکالت نہیں
احمد سعید حرف

اس قدر سوچتا ہوں حسن
سوچنے کی بھی فرصت نہیں
حسن نعیم

مشورہ ان سے کیا کیجیے
جن میں فہم و فراست نہیں
شاداب انور

وار اور ناتواں جسم پر
بزدلی ہے شجاعت نہیں
حسان ساحر

جھوٹ کہنے کی طاقت نہیں
جھوٹ سننے کی عادت نہیں
حسیب یاور

بات ہندی میں کر ہند میں
جان جاں یہ ولایت نہیں
عمران صہبا

طنز ہے وہ نصیحت نہیں
جس میں شامل محبت نہیں
سلمان فتح پوری

اتنی مصروف ہے زندگی
دل لگانے کی فرصت
شمشاد رائے پوری

اس موقع پر حاجی اعجاز احمد انصاری، محمد جاوید انصاری، عبد المالک، خلیل الرحمن انصاری، نظام الدین خاں، محمد صغیر قریشی، علی اشہد، ابودردا، محمد انظر، عبداللہ وغیرہ خاص طور پر موجود رہے نشست کے اختتام قاری پرویز عالم یزدانی کی والدہ کے لیے دعائے مغفرت کی گئی بزم کے جنرل سکریٹری حسان ساحر نے تمام شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

افسانچہ بالکل غزل کی طرح ہے جس میں اختصار بھی ہوتا ہے اور اسلوب بھی: پروفیسر ریشما پروین

شعبۂ اردو، سی سی ایس یو میں ادب نما کے تحت ''افسانچہ اور اس کی باریکیاں'' موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 05 دسمبر 2024۔ افسانچہ بالکل غزل کی طرح ہے جس میں اختصار بھی ہوتا ہے اور اسلوب بھی۔ دو مصرعوں میں بڑے بڑے واقعات کو شعرا پیش کر دیتے ہیں۔ اسی طرح افسانہ آج کی ضرورت بھی بنتا جا رہا ہے۔ وقت کے لحاظ سے افسانچہ لکھنا اور سیکھنا ضروری ہے۔ افسانچے کے فن پر مسلسل پروگرام ہونے چاہئیں تا کہ نئی نسل اسے بخوبی سمجھ سکے۔۔ یہ الفاظ تھے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین کے جو شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی اور بین الاقوامی نوجوان اردو اسکالرز انجمن (آیوسا) کے زیر اہتمام منعقد ادب نما کے ہفت روزہ پروگرام بعنوان ''افسانچہ اور اس کی باریکیاں'' میں اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہی تھیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز ڈاکٹر محمد آصف علی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور معروف ہندی افسانچہ نگار بلرام اگروال نے شرکت کی اور مقررین کے بطور ڈاکٹر تنویر اختر رومانی [جمشید پور]، علیم اسماعیل، نور جمشید پوری، ارشد منیم، پنجاب اور پروفیسر ریشما پروین، لکھنؤ نے شرکت فرمائی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر ارشاد سیانوی، نظامت کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دیے۔ معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ معروف و مشہور افسانہ و افسانچہ نگار جوگندر پال نے سب سے پہلے ''افسانچہ'' نام دیا۔ افسانچے کو مختصر ترین ہونا چاہئے۔ افسانچہ کو افسانچہ ہی ہونا چاہئے۔ اس کا اختتام چونکانے والا ہونا چاہئے۔ سبھی ادیب یہ کوشش کریں کہ افسانچہ لطیفہ نہ بنے بلکہ وہ افسانچہ ہی رہے۔ آج بہت سے لوگ افسانچہ لکھ رہے ہیں جن میں تنویر اختر رومانی، اختر آزاد، رونق جمال، ارشد منیم، علیم اسماعیل، وغیرہ اس صنف کو کامیابی سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ مشہور افسانچہ نگار علیم اسماعیل نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج ہر شخص یہ جانتا ہے کہ افسانچہ کسے کہتے ہیں اور یہ کیسے لکھا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ افسانچے کے نام پر اپنے خیال کو پروستے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ افسانچہ میں کہانی ہونا چاہئے۔ افسانچے کا عنوان بھی ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں تجسس ہو، اس کا کلائمکس ایسا ہو کہ قاری کو سوچنے پر مجبور کرے۔ یک سطری افسانچ کو میں افسانچہ نہیں مانتا۔ نور جمشید پوری نے کہا کہ آج لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ لمبی کہانیاں پڑھیں۔ کم وقت میں لوگ کہانیاں پڑھنا چاہتے ہیں۔ افسانچہ آج کے وقت کی اہم ضرورت بھی ہے۔ انہوں نے اس موقع پر اپنا افسانچہ ''پیاس'' پڑھ کر سنایا۔ پنجاب سے معروف افسانچہ نگار ارشد منیم نے کہا کہ آج افسانچے کے نام پر نہ جانے کیا کیا لکھا جا رہا ہے۔ خود افسانچہ نگار بھی افسانچے کی باریکیوں سے دور ہیں۔ میرے خیال میں افسانچہ جتنا مختصر ہو اتنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ افسانچہ لکھنا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے برابر ہے۔ میں ابھی افسانچہ کا ایک طالب علم ہوں۔ تنویر اختر رومانی نے کہا کہ افسانچہ، افسانے کی مختصر ترین شکل ہے بغیر کہانی کے کوئی بھی تحریر کچھ بھی ہو سکتی ہے مگر افسانچہ نہیں۔ افسانچہ ساٹھ۔ ستر الفاظ پر بھی ہو سکتا ہے اور دو صفحے کا بھی ہو سکتا ہے۔ بلا ضرورت الفاظ کا استعمال افسانچے کے حسن کو کھو دیتا ہے۔ انہوں نے اپنا افسانچہ ''روٹی کا حساب'' سنایا۔ مہمان خصوصی بلرام اگروال نے کہا کہ لگھو کتھا میں کتھا لفظ بھی ہے اس لیے افسانچہ میں کتھا یعنی کہانی کا ہونا ضروری ہے۔ موضوع کا اثر آخر تک بنا رہنا چاہئے۔ اردو میں آنے والے نئے افسانچہ نگار اس صنف کو بخوبی سمجھ رہے ہیں۔ ہندی میں لگھو اور کتھا الگ الگ نہیں ہیں لگھو کتھا میں جگیا سا بڑی چیز ہوتی ہے۔ افسانچے میں خاموشی بولتی ہے۔ پروگرام کے آخر میں اپنی صدارتی تقریر میں پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ اس پلیٹ فارم پر سبھی افسانچہ نگاروں نے کھل کر اظہار خیال کیا۔ دریا کو کوزے میں شامل کرنے کا فن یہاں پر محسوس ہوتا ہے۔ جوگندر پال کی بات افسانچہ کے تعلق سے ریکارڈ ہو چکی ہے۔ آج کے پروگرام کا عنوان بھی بہت اچھا رہا۔ بہت سے افسانچہ نگاروں نے بڑی قیمتی آرا پیش کیں یقیناً ان کے اظہار سے اسکالرز مستفید ہوں گے۔ پروگرام سے ڈاکٹر شاداب علیم، فرحت اختر، محمد شمشاد، سعید احمد سہارنپوری، نزہت اختر اور طلبہ و طالبات جڑے رہے۔

کسان پنچایت کے فیصلے کو قبول کریں گے مظاہرین

طویل جدوجہد کے لیے تیار: راکیش ٹکیت

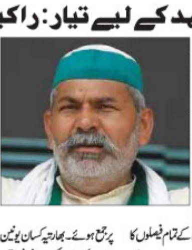

علی گڑھ:5دسمبر(پی این ایس) بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے رہنما راکیش ٹکیت کو پولیس نے علی گڑھ ضلع میں حراست میں لیا، جہاں وہ کسان رہنماؤں کی ایک میٹنگ کے لیے گریٹر نوئیڈا جا رہے تھے۔ شام کو رہائی کے بعد ٹکیت نے اعلان کیا کہ پورے صوبے میں کسان، گوتم بدھ نگر کی کسان پنچایت کے فیصلے کو تسلیم کریں گے۔ ٹکیت نے بتایا کہ 50 سے زائد تھانوں میں حراست میں لیے گئے کسانوں کو مقامی سطح پر پنچایتیں منعقد کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پنچایتوں کے تمام فیصلوں کا احترام کیا جائے گا۔ پولیس نے مظاہروں کے دوران 100 سے زائد کسانوں کو حراست میں لیا، جن میں خواتین اور بزرگ شامل تھے۔ کسان اپنی زمین کے معاوضے اور دیگر فوائد کے لیے مظاہرہ کر رہے ہیں، جو حکومت نے گزشتہ دنوں تحویل میں لی تھی۔ راکیش ٹکیت کو درجنوں حامیوں کے ساتھ رہائی ملی۔ اس موقع پر انہوں نے کسانوں کو احتجاج ختم کرنے اور پنچایت کے فیصلے کا انتظار کرنے کی ہدایت دی۔ ٹکیت نے حکومت کے رویے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر پولیس کا یہ رویہ جاری رہا تو کسانوں کا احتجاج مزید شدت اختیار کرے گا۔ یونین کی نوجوان شاخ کے صدر انوج سنگھ نے بتایا کہ مظاہروں کے دوران بڑی تعداد میں کسان زیرو پوائنٹ پر جمع ہوئے۔ بھارتیہ کسان یونین نے مظاہرہ کرنے والے کسانوں کی حمایت کا اعلان کیا اور مغربی اتر پردیش سے کسانوں کو نوئیڈا میں جمع ہونے کی اپیل کی۔ ٹکیت نے کہا کہ اگر مسائل کا حل اتر پردیش حکومت سے نہیں آیا تو وہ اپنے ٹریکٹرز کے ساتھ لکھنؤ کا رخ کریں گے۔ یہ مظاہرے کسانوں کی زمین کے معاوضے اور ان کے حقوق کے لیے جاری ہیں، اور کسانوں نے طویل جدوجہد کی تیاری کا عزم کیا ہے۔

بزم رہبر دریاباد کے زیر اہتمام طرحی شعری نشست

دریاباد، بارہ بنکی۔: بزمِ رہبر دریاباد کی ماہانہ طرحی نشست مدرسہ معین الاسلام کے ماجدی ہال میں اسلم سیدنپوری کی صدارت اور عقیل ضیاء کی نظامت میں منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت مولانا محفوظ الرحمن ندوی نے شرکت کی جبکہ آغاز مولانا عقیل احمد ندوی کی تلاوت اور حافظ محمد حارث کی نعت پاک سے ہوا۔ نشست میں پسند کیے گئے اشعار نذر قارئین ہیں۔

زخم جو بھر گئے پھر اُن کو ہرا کرتے ہیں
آؤ کچھ عشق میں ہم لوگ نیا کرتے ہیں
عمران علی آبادی

ہم کو بارود کی ہے اور نہ ضرورت بم کی
جنگ مسواک سے ہی جیت لیا کرتے ہیں
اسلم سیدنپوری

راہزن راہ کے ہر موڑ پہ آبیٹھے ہیں
دیکھنا یہ ہے کہ رہبر مرے کیا کرتے ہیں
عقیل ضیاء

مجھ سے ملنے نہیں آتے ہیں مگر حال مرا
ملنے والوں سے مرا پوچھ لیا کرتے ہیں
نورعین چمن ولی

خیر ہوتی ہے ہر اک کام میں انکے شبیر
جو دعا اپنے بزرگوں سے لیا کرتے ہیں
شبیر دریابادی

ہاتھ پر ہاتھ رکھے رہتے ہیں بیٹھے ہردم
اور الزام زمانے پہ دھرا کرتے ہیں
جنید علی آبادی

اژدھے ڈس لیا کرتے تھے کبھی انساں کو
اب تو انسان ہی انساں کو ڈسا کرتے ہیں
منصور سلمانی

اس کے علاوہ عظیم علی آبادی، شکیل دریابادی، غلام محمد ملک، وفا علی آبادی وغیرہ نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقع پر حافظ محمد عالم، اظہر علی، اسرار نیتا، اسرار راعین، مصباح نظامی کے علاوہ بستی کے ادب نواز لوگ موجود تھے۔ نشست کے اختتام پر آئندہ ماہ کے لیے مصرعہ طرح "بیٹھا ہوں زندگی کا سہارا لیے ہوئے" کا اعلان کیا گیا۔

البرکات پبلک اسکول مڈل ونگ کے زیر اہتمام سیرت النبی تقریب

(علی گڑھ پریس ریلیز، ضیاءالرحمٰن امجدی) البرکات پبلک اسکول مڈل ونگ کے زیر اہتمام سیرت النبی انٹر ہاؤس تقریب کا انعقاد عمل میں لایا گیا جس کے تحت مختلف سیرت مقابلے (قرآت نعت، تقریر اور کوئز) منعقد کیے گئے۔ اس تقریب میں اسکول کے چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت کے طلبا نے حصہ لیا۔ مختلف مراحل طے کرتے ہوئے فائنل راؤنڈ میں 72 طلبا نے شرکت کی جن میں سے 52 طلبا نے پوزیشن حاصل کی۔ سیرت کوئز مقابلے میں روز ہاؤس کے طلبا نے اول پوزیشن حاصل کی۔ ان مسابقوں میں پوزیشن لانے والے طلبا کو انعامات سے نوازا گیا۔ محترم سید محمد امان قادری صاحب ڈائرکٹر البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے کہ طلبا ان سیرت مقابلوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے سچی محبت کرنے والے بنیں گے۔ مڈل ونگ کے انچارج محترم ڈاکٹر احمر امام صاحب نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان تقریبات کے ذریعہ طلبا کو اپنی صلاحتیں نکھارنے کا موقع ملتا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ محترم ڈاکٹر سلمان رضا علمی صاحب نے طلبا کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں مبارکباد پیش کی۔ محترم سلمان رضا علمی صاحب حضرت مولانا احمد حسن صاحب حضرت مولانا ساجد نصیری صاحب نے منصفی کے فرائض انجام دیے۔ نظامت کے فرائض محترم محمد شہباز احمد مرکزی صاحب نے ادا کیے۔ کنوینر مولانا انیس مجتبیٰ مصباحی صاحب نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اس پر مسرت موقع پر محترمہ صبیحہ خان پرنسپل البرکات پبلک اسکول علی گڑھ، محترمہ لبنیٰ خلیق صاحبہ وائس پرنسپل البرکات پبلک اسکول، محترمہ سجاتا ڈوکل صاحبہ، محترم فیضان دیوان صاحب، فرحانہ میم، بازغہ میم، مولانا عمیر رضا صاحب اور جملہ اساتذہ موجود ہے۔

ڈاکٹر راجیندر پرساد کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

دیوبند،5 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ ملک کے پہلے صدر ڈاکٹر راجیندر پرساد کی 140ویں یوم پیدائش کے موقع پر ایک پروگرام کا انعقاد قاسم پورہ روڈ پر واقع ایمس پبلک اسکول میں کیا گیا جس میں اسکول اسٹاف نے راجیندر پرساد کی تصویر پر گلپوشی کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر اسکول کے منیجر محمد شیراز نے کہا کہ ڈاکٹر راجیندر پرساد سادگی اور اخلاق کے پیکر تھے ان کی زندگی ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ اسکول کی پرنسپل محترمہ شیما عثمانی نے طلبہ وطالبات کو بتایا کہ ڈاکٹر راجیندر پرساد بچپن میں کافی ذہین تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم چھپرہ کے ضلع اسکول میں ہوئی تھی۔ صرف 18 سال کی عمر میں انہوں نے کولکتہ یونیورسٹی کے داخلہ امتحان میں اول مقام حاصل کیا اور کولکتہ کے مشہور پریزیڈنسی کالج میں داخلہ لیا اور قانون کے شعبے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد وہ سینئر وکیل کی حیثیت سے پریکٹس کرتے رہے۔ وہ تحریک آزادی کے نمایاں رہنماؤں میں تھے۔ انہوں نے بھارتی آئین بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔ اس دوران جملہ اسٹاف موجود تھا۔

ڈی سی ایم چوری کرنے والا گرفتار: جیل رسید

دیوبند،5 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ شہر کے مصروف ترین مجنوں والا روڈ پر کھڑے ڈی سی ایم کو چوری کر لے جانے والے ای رکشاء پولر کو پولیس نے گرفتار کر جیل بھیج دیا۔ گزشتہ روز مجنوں والا روڈ کے رہنے والے محمد شمیم صابری نے پولیس کو دی گئی تحریر میں بتایا تھا کہ سڑک کنارے کھڑے اس کے ڈی سی ایم کو گاؤں کیڈی کا رہنے والا کالو نامی شخص چوری کر کے کہیں لے گیا ہے۔ مذکورہ معاملہ میں کارروائی کرتے ہوئے چیکنگ کے دوران پولیس نے ملزم کو چوری شدہ ڈی سی ایم کے ساتھ امبہٹہ شیخاں روڈ پر گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق ملزم پہلے ڈرائیور تھا، جو اس وقت ڈیہرا گاؤں میں رہ رہا ہے اور ای رکشہ چلاتا ہے۔ اس نے ڈی سی ایم کو ای رکشے کی چابی سے اسٹارٹ کر کے چوری کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ گرفتار ملزم کے خلاف دیوبند تھانے میں پہلے سے بھی کئی مجرمانہ معاملے درج ہیں۔

ظالموں سے اظہار نفرت اور مظلوموں سے اظہار محبت عزائے فاطمی کا اہم پیغام: مولانا سید حیدر عباس رضوی

نگرم (آندھرا پردیش): پوری دنیا میں بیک وقت نبی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے المناک موقع پر مجالس عزا کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اسی سلسلہ میں نگرم کے مومنین کی انجمن فدائیان زہرا نے گذشتہ برسوں کی طرح امسال بھی عزائے فاطمی کا پرشکوہ اہتمام کیا۔ چار روزہ مجالس سے خطاب کرنے سرزمین لکھنؤ سے مولانا سید حیدر عباس رضوی تشریف لائے ہیں۔ مولانا رضوی نے نبی خاتم کے اس فرمان کو اپنا سرنامہ سخن قرار دیا جس میں آنحضرت نے فرمایا تھا اے سلمان! جو میری بیٹی فاطمہ سے محبت کرے میں اس سے محبت کرنے والا ہوں اور جس سے میں محبت کروں اس سے خدا محبت کرنے والا ہے۔ بنت پیغمبر کی زندگی کا لحظہ لحظہ عالم بشریت کے لئے نمونہ عمل ہے۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے خطیب مجلس نے کہا کہ برطانیہ میں جب صنعتی انقلاب آیا اس کے بعد سے خاتون کو شوکیس کی زینت بنا کر پیش کیا جانے لگا جبکہ اسلام نے خاتون کا وقار پیش کیا۔ اسلام نے خاتون کی کرامت کا پاس و لحاظ رکھتے ہوئے اسے حیا، عفت اور حجاب کی تاکید کی۔ آج مغرب میں خاندان کا تصور نہیں جبکہ مشرق میں خاندان کا حسین تصور باقی ہے۔ خاندان کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے بچانے کی خاطر بنت پیغمبر کی ازدواجی زندگی آئیڈیل ہے۔ مولانا سید حیدر عباس رضوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان ایام عزائے فاطمی کا ایک بڑا پیغام یہ ہے کہ ہم ان افراد کی شناخت حاصل کریں جنہوں نے شہزادی کونین پر مظالم کئے اور سیدہ فاطمہ نے ان ظالموں سے اظہار ناراضگی کیا۔ ساتھ ہی یہ درس عظیم بھی انہیں دنوں میں ہمیں حاصل کرنا ہوگا کہ آج ظالم کون ہے۔ ظالموں سے اظہار نفرت اور مظلوموں سے اظہار محبت عزائے فاطمی کا اہم پیغام ہے۔ غزہ و فلسطین و لبنان و پاراچنار سمیت دنیا بھر کے مظلوموں کا دفاع کرتے ہوئے مولانا سید حیدر عباس نے بیان کیا کہ شہادت ہمارا افتخار ہے۔ راہ اسلام کی پہلی شہیدہ سمیہ ہیں تو راہ ولایت کی پہلی شہیدہ بنت پیغمبر جناب فاطمہ زہرا ہیں۔ حزب اللہ کی کامیابی کا ذکر کچھ اس انداز سے ہوا کہ ایک چھوٹی سے الٰہی جماعت نے اپنے عقیدہ و ایمان کی پختگی کے سبب نام نہاد سپر پاور اسرائیل کو ایک بار پھر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا۔ مولانا سید حیدر عباس رضوی نے انجمن فدائیان زہرا کی کاوشوں کے سلسلہ میں فرمایا کہ آپ کے یہ فاطمی خدمات قابل صد تحسین و صد آفرین ہیں۔ آپ نے عام خواہران و برادران کے لئے جس طرح فاطمی کلچر کی ترویج کے لئے اقوال فاطمی کی دیدہ زیب پوسٹرز کے ذریعہ نمائش کا انتظام کیا اور نونہالان قوم کے لئے کوئز نیز آرٹ کا مسابقہ رکھا وہ دیگر بستیوں کے لئے بھی راہگشا ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ ان مجالس کا آغاز تلاوت کلام ربانی سے ہوتا ہے اور اس کے بعد سوز و سلام کا طویل سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آخر مجلس میں نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے عشاق بنت پیغمبر امام وقت کو پرسہ پیش کرتے ہیں۔ یہ مجالس مختلف یوٹیوب چینلز کے ذریعہ براہ راست نشر کی جارہی ہیں اور فاطمی اسوہ نیز فاطمی کلچر کی ترویج کے لئے میزبان عالم دین مولانا سید عباس باقری کے ساتھ مہمان خطیب مولانا سید حیدر عباس رضوی نے پاڈ کاسٹ کی شکل میں گفتگو بھی پیش کی ہے جسے قارئین سوشل میڈیا پر دیکھ اور سن سکتے ہیں۔

ایودھیا: وزیر اعلیٰ نے 43 ویں رامائن میلے کا کیا افتتاح

ایودھیا دھام ثقافتی نقطہ نظر سے ایک عالمی شہر کے طور پر اپنی شناخت دوبارہ قائم کیا

لکھنؤ: 05 دسمبر، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ سناتن دھرم کے مقدس مقامات میں ایودھیا پہلی پوری ہے۔ اس دھرتی نے ہزاروں سالوں سے عالمی انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں ہموار کی ہیں۔ ایودھیا دنیا کے لیے رہنما ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جس پر آج تک کسی نے حملہ کرنے کی جرات نہیں کی۔ یہ دنیا میں جاری تنازعات کے حل کی سرزمین ہے۔ اس سرزمین نے مثالی پس منظر پیدا کیا تھا کہ کس طرح ایک نظام کو آدرش اور وقار کے ساتھ چلایا جاسکتا ہے، غصے، نفرت اور کسی بھی قسم کی غیر ضروری کوشش سے پاک۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مریدا پرشوتم بھگوان شری رام، شری ہری وشنو جی کے اوتار کے طور پر، اسی ایودھیا دھام میں مہاراج دشرتھ کے گھر مہاراج دشرتھ کے بیٹے کے طور پر پیدا ہوئے۔ ایودھیا کے تئیں ان کے جذبات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ انہوں نے نہ صرف ایودھیا پوری بلکہ اس کے شہریوں کے لیے بھی اپنی شفقت اور محبت کا اظہار کیا۔

وزیر اعلیٰ آج ایودھیا ضلع کے رام کتھا پارک میں 43 ویں میلے کا افتتاح کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے رامائن میلے سے متعلق اور شری رام کتھا پر مبنی سالانہ میگزین کا اجرا کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ چار روزہ رامائن میلہ 05 سے 08 دسمبر 2024 تک منعقد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان شری رام کا ارادہ ہر شریف آدمی کی حفاظت کرنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ایودھیا دھام ایک بار پھر روحانی اور ثقافتی نقطہ نظر سے ایک عالمی شہر کے طور پر اپنی شناخت دوبارہ قائم کر رہا ہے۔ پوری دنیا اور ملک اس کام سے مرعوب ہے۔ 22 جنوری 2024 کو 500 سال کے طویل انتظار کے بعد، بھگوان شری رام کو ان کے عظیم مندر میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے کمل کے پیروں سے بٹھایا گیا۔ یہ تقریب ایودھیا میں ہو رہی تھی، لیکن یہ تہوار پوری دنیا اور ملک میں منایا جا رہا تھا۔ سناتن دھرم کا ہر پیروکار جذبات سے مغلوب تھا اور فخر محسوس کر رہا تھا۔ وہ جذباتی تھا کیونکہ ہر ایک نے اس عمل کو دیکھا اور تجربہ کیا، جس کا تجربہ اس کے آباؤ اجداد جسمانی آنکھوں سے، براہ راست اور بالواسطہ اور سمعی و بصری ذریعہ سے نہیں کر سکتے تھے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھگوان شری رام کے تئیں ہمارا اور ملک کا کیا احساس ہے، ہر گاؤں میں سنت تلسی داس جی کے ذریعہ شروع کئے گئے رام لیلا اس کی ایک مثال ہیں۔ اگر آپ بھگوان شری رام کے تئیں سناتن دھرم کے پیروکاروں کے جذبات جاننا چاہتے ہیں، تو 1990 کی دہائی میں دوردرشن کی طرف سے پیش کردہ رامائن سیریل کو یاد کریں۔ اس وقت کوئی سناتن دھرم کا پیروکار اور ہندوستانی تھا جس نے رامائن سیریل دیکھنے کے لیے ایک گھنٹہ بھی نہیں نکالا۔ لوگ دور دور سے رامائن سیریل دیکھنے آتے تھے۔ یہ بھگوان شری رام کے تئیں ہندوستان کی لازوال عقیدت کی علامت ہے۔ ہندوستانی ثقافت اس روایت کی پیروی کرتی ہے جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جاکے پریا نہ رام بیدی ※۔ وہ ہر دشمن کی طرح ہے، لیکن وہ آخری عاشق ہے۔ یعنی اگر کسی کے اندر بھگوان شری رام اور ماں سیتا کے تئیں عقیدہ اور عقیدت نہیں ہے تو وہ چاہے کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو اسے اپنا دشمن سمجھ کر ترک کر دینا چاہیے۔ اسی لیے 1990 کی دہائی میں شری رام کے بھکتوں نے یہ نعرہ بلند کیا کہ جو شری رام کا نہیں وہ ہمارے کسی کام کا نہیں ※۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ رامائن میلہ سال 1982 میں شروع ہوا تھا۔ اس سے پہلے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا جی نے ملک کے مختلف حصوں میں کچھ رامائن میلے اور رامائن تہوار کے پروگرام شروع کیے تھے۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آج کے ضلع امبیڈکر نگر میں پیدا ہوئے تھے۔ ڈاکٹر لوہیا کو سیاست میں آئیڈیل کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ایک حقیقی سوشلسٹ وہ ہے جو دولت اور اولاد کے لگن سے دور رہے۔ وہ بہت پڑھے لکھے آدمی تھے لیکن مندر نہیں جاتے تھے۔ وہ ایک سوشلسٹ مفکر تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ہندوستان شکل، لباس، زبان وغیرہ میں تنوع کے باوجود اتحاد کے دھاگے سے کیسے بندھا ہوا ہے، تو انہوں نے کہا کہ ان کا پختہ یقین ہے کہ جب تک ہندوستان کا ایمان ہندوستان کے تینوں عبادت گزار خداؤں پر قائم ہے، ہندوستان میں کوئی بھی نہیں ہے۔ کر سکتے ہیں. ہندوستان کے اتحاد کو کوئی چیلنج نہیں کر سکے گا۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہم ہندوستان کو شمال سے جنوب تک دیکھتے ہیں۔ آریاورت کو ہندوستان کی شکل میں تبدیل کرنے اور ہمالیہ اور وندھیاچل کے درمیان زمین کو دور جنوب تک پھیلانے کا سہرا ایودھیا کے مشہور اور سنیاسی شہزادے پربھو شری رام کو جاتا ہے۔ وہ اس ایودھیا دھام میں شری ہری وشنو کے اوتار کے طور پر پیدا ہوئے تھے۔ آریاورت کا دائرہ محدود تھا۔ 'آریاورت پنیہ بھومی مدھیہ وندھیا ہمالیہ' یعنی ہمالیہ اور وندھیاچل کے درمیان کی زمین آریاورت تھی۔ بھگوان شری کرشن نے متھرا کو کنس کی دہشت سے آزاد کرایا اور دوارکا دھام کے لیے روانہ ہوئے۔ وہ رخمانی کو شمال مشرقی ریاست سے لایا۔ لیلا دھری بھگوان شری کرشنا نے مشرق بعید اور مغرب کو جوڑنے کا کام کیا۔ بھگوان شیو نے ملک کے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں واقع بارہ جیوتر لنگوں کے ذریعے سناتن دھرم کے اتحاد کو مزید مضبوط کرنے کا کام کیا۔ یہ جواب تھا ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ہندوستان کے تینوں پوجا دیوتاؤں کے لیے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے دیا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے بھگوان شری رام کو اپنا آئیڈیل مانا ہے۔ اگر ہم ان کے اعلیٰ نظریات سے تحریک حاصل کر سکیں تو ہماری پیدائش اور زندگی مبارک ہوگی۔ ذاتی زندگی میں فرد، خاندان، سماج اور ملک کے تئیں اعلیٰ اقدار اور آدرشیں ہونی چاہئیں۔ جب راجہ دشرتھ نے بھگوان شری رام سے کہا کہ اگرچہ کیکئی کو ان سے دو وعدے ملے ہیں، آپ ان کو نظر انداز کر دیں اور ایودھیا کا تخت سنبھال لیں، تو بھگوان نے کہا کہ نہیں، وہ ایسا نہیں کر سکتا، کیونکہ اگر اسے تخت مل بھی جائے تو لیکن ایودھیا آنے والی نسلوں کے لیے اچھی مثال قائم نہیں کرے گا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھگوان شری رام اور نشادراج کی دوستی سے کون واقف نہیں ہے۔ ریاستی حکومت نے بھگوان شری رام اور نشادراج کی یادوں کو زندہ کرنے کے لیے شرنگور پور میں 56 فٹ اونچا مجسمہ نصب کیا ہے۔ بھگوان شری رام نے اپنی زیادہ تر جلاوطنی چترکوٹ میں گزاری۔ چترکوٹ کی سماجی زندگی کو نئی جان بخشی اور وہاں کے باشندوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کا کام کیا۔ اس کے بعد، اپنی جلاوطنی کے آخری دنوں میں، بھگوان لیلا کی تخلیق کے مقصد سے ڈنڈکارنیا کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں جا کر اس نے حکیموں اور مشائخ سے مشورہ کیا۔

مجاز کی شاعری کی اہمیت آج بھی ہے

69 ویں برسی پر یاد کئے گئے مجاز

لکھنؤ: 5 دسمبر، اپنے وقت کے رومانوی اور انقلابی شاعر مجاز کی 69 ویں برسی کے موقع پر اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوی ایشن لکھنؤ اور مجاز میموریل ٹرسٹ کے مشترکہ زیر اہتمام نشاط گنج قبرستان، پیپر مل کالونی میں واقع ان کی قبر پر فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ ایسوی ایشن کے صدر ایس۔ ایم شعیب نے اس موقع پر موجود علیگ برادری اور دیگر اردو سے محبت کرنے والوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرار الحق جو کہ مجاز لکھنوی کے نام سے مشہور ہیں، ایک ممتاز علیگ تھے، جن کی 1933 میں لکھی گئی نظم نذر علی گڑھ کے عنوان سے لکھی گئی جو 1954 میں اے ایم یو کا ترانہ بن گ ے۔ مجاز، جنہیں اردو کا کیٹس کہا جاتا ہے، ترقی پسند مصنفین کی تحریک سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ 19 اکتوبر 1911 کو موجودہ ایودھیا ضلع کے ردولی قصبے میں پیدا ہوئے اور 5 دسمبر 1955 کو صرف 44 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انہیں لکھنؤ کے نشاط گنج قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز انور حبیب علوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر انجمن کے سابق جوائنٹ سیکرٹری عاطف حنیف نے کہا کہ مجاز کو کسی ایک علاقے یا طبقے تک محدود کرنا ناانصافی ہوگی۔ اردو ادب سے محبت کرنے والا ہر کوئی ان کا مداح ہے، حالانکہ اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوی ایشن لکھنؤ کی جانب سے ان کی برسی پر فاتحہ خوانی کا آغاز گزشتہ کئی برسوں سے کیا جا رہا ہے، لیکن آج یہاں موجود کئی لوگوں کا تعلق علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے نہیں ہے، جس سے مجاز کی شاعری کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ممتاز دانشور پرویز ملک زادہ نے کہا کہ مجاز کو کسی ایک دور یا عہد تک محدود نہیں کیا جا سکتا ان کی شاعری کی اہمیت آج بھی وہی ہے جو ساٹھ ستر سال پہلے تھی۔ زندگی نے ان سے بے وفائی کی ورنہ بہت ممکن تھا کہ وہ اس صدی کے سب سے بڑے اردو شاعر ثابت ہوتے۔ ایسوی ایشن کے سینئر رکن انور حبیب علوی نے مجاز کی شاعری میں تصوف کے رنگ کا بھی ذکر کیا اور اپنے نکتہ کی تائید میں مجاز کی مشہور غزل پیش کی:

خود دل میں رہ کے آنکھ سے پردہ کرے کوئی
ہاں لطف جب ہے پا کے بھی ڈھونڈا کرے کوئی

امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز کے ڈائریکٹر ڈاکٹر احتشام خان نے کہا کہ امو با لکھنؤ کی طرف سے شروع کی گئی خوش آئند پہل کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ دوسرے لوگ بھی امو با کی اس پہل کی پیروی کر رہے ہیں اور ان کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجاز میموریل ٹرسٹ کے قیام پر بھی اطمینان کا اظہار کیا۔

ایراز میڈیکل یونیورسٹی کے ڈین پروفیسر ریاض مہدی نے رومانوی اور انقلابی شاعری پر مجاز کی یکساں مہارت کے پہلو پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ اے ایم یو کے ترانے نے مجاز کو بین الاقوامی سطح کا شاعر بنا دیا۔ بھوپال سے آئے ڈاکٹر محمد اعظم نے مجاز کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجاز کا ترانہ انہیں ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ٹرسٹ کی تشکیل پر روشنی ڈالتے ہوئے مجاز میموریل ٹرسٹ کے افضال احمد صدیقی نے کہا کہ یہ ٹرسٹ مجاز کے مشن کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا اور امو با کے ساتھ مل کر اردو ادب کو فروغ دیا جائے گا۔ اس موقع پر ایسوی ایشن کے سرپرست ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی، نائب صدر انجینئر محمد غفران، ایگزیکٹو ممبران معین الدین، قیس مجیب، حسین احمد، محی الدین، معراج صدیقی، محی بخش قادری، ثروت تقی، ارشد اعظمی، شیخ طارق، ریحان اور دیگر بھی موجود تھے۔ مسعود، عبداللہ صدیقی، عبدالباقی صدیقی، مجتبیٰ خان، طارق خان، اشعر علیگ، آرکیٹیکٹ رحمان، ظفر الحسن صدیقی، ڈاکٹر ثروت تقی، فہد محمود، قاری منظور عالم، اطہر کاظمی، احمد صدیقی سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

سنبھل، حکومت کی لاپرواہی، نااہلی کی وجہ سے تشدد پھوٹا: کانگریس

لکھنؤ، 05 دسمبر۔ سنبھل ضلع میں اتر پردیش حکومت کی لاپرواہی، نااہلی اور برے ارادوں کی وجہ سے تشدد پھوٹ پڑا جس میں پولیس کی فائرنگ میں پانچ نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ ایک طرف حکومت اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں ناکام رہی ہے اور دوسری طرف آمرانہ رویہ اپناتے ہوئے کانگریس قائدین کو مرنے والوں کے اہل خانہ سے ملنے اور اظہار تعزیت کرنے جانے سے روکنے کے لیے ہر جمہوریت مخالف حربہ اپنا رہی ہے۔ سنبھل ضلع میں تشدد کے دوران پولیس فائرنگ میں 5 لوگوں کی موت ہوگئی۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف جناب راہل گاندھی جی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جنرل سکریٹری محترمہ پرینکا گاندھی جی ایم پی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری کے ساتھ مرنے والوں کے لواحقین سے ملنے جا رہے ہیں۔ ریاستی کانگریس صدر شری اویناش پانڈے اور سابق وزیر شری اجے رائے سمیت تمام کانگریس کارکنوں کو ریاست کی یوگی حکومت نے غازی پور بارڈر پر روک دیا تھا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری انچارج اتر پردیش شری اویناش پانڈے کی ہدایت پر آج ریاست بھر کے ضلع ہیڈکوارٹر پر کانگریسیوں نے کینڈل مارچ نکالا۔ اسی سلسلے میں آج راجدھانی لکھنؤ میں بھی ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر وید پرکاش ترپاٹھی، سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر امیت سریواستو تیاگی، ڈاکٹر شہزاد عالم کی مشترکہ قیادت میں ان کی روح کو سکون فراہم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ تشدد میں مرنے والوں اور واقعہ کے متاثرین کو انصاف دلانے کے لیے حکومت میں بیٹھے لوگوں کو عقل فراہم کرنے کے لیے کانگریسیوں نے ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر سے کینڈل مارچ نکالا اور بھارت رتن سابق وزیر اعظم کے مجسمے تک پہنچا۔ آنجہانی راجیو گاندھی نے کانگریس ہیڈکوارٹر کے باہر واقع نماز ادا کی۔ آج کے پروگرام میں بنیادی طور پر کانگریس کے سینئر لیڈران، سابق ایم ایل اے مسٹر شیام کشور شکلا، سابق وزیر راج بہادر، قومی سکریٹری شاہنواز عالم، ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر وید پرکاش ترپاٹھی، سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر امیت سریواستو تیاگی، ڈاکٹر شہزاد عالم، سینئر کانگریس لیڈران نے شرکت کی۔ وریندر مدان، شری رمیش مشرا ڈاکٹر جیارام ورما، سدھارتھ پریہ سریواستو، اومکار ناتھ سنگھ، آشوتوش مشرا، نیرج تیواری، وکاس سریواستو، پنکج تیواری، اجے ورما، امرناتھ اگروال، یوگیشور سنگھ، شاہنواز منگل اعظمی، انشو ترپاٹھی، کے ڈی شکلا، معروف خان، ایاز خان، کرن شرما، جمال خان، سنجے سنگھ، سنجے گری، رادھے شیام ترپاٹھی، ڈاکٹر ارون سنگھ، تنویر فاطمہ، فخر الاسلام، ایڈ آر پی سنگھ، آفتاب محسن، منیش جیسوال، امن یادو، شباب رضا، اکھلیش تیواری، بکر مہندی سمیت کئی کانگریسی موجود تھے۔

تبصرہ نگار کتب خوانی کی راہ ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے: پروفیسر فخر عالم

لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی ادبی انجمن "بزم ادب" کے زیر ایک ادبی پروگرام کا اہتمام

لکھنؤ، 5 دسمبر 2024: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی ادبی انجمن "بزم ادب" کی جانب سے اردو میں تبصرہ نگاری کی روایت کے موضوع پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس ادبی پروگرام کے صدر پروفیسر فخر عالم نے تبصرہ نگاری کی روایت اور فن کے موضوع پر بحث انگیز اور معنی خیز گفتگو کی جس سے اس موضوع کے اہم جہات اور ابعاد روشن و منور ہوئے اور نئے نکات سے آگاہی ہوئی۔ انھوں نے اپنی اس اہم گفتگو میں کہا کہ تبصرہ کسی کتاب یا فن پارے کے مطبوعہ جائزے کا نام ہے۔ تبصرہ عام طور سے کسی نئی کتاب یا تازہ فن پارہ پر کیا جاتا ہے اور تبصرہ کرتے ہوئے اس کے محاسن و معائب کا غیر جانبداری کے ساتھ مختصر طور پر جائزہ لیا جاتا ہے کہ عام قارئین اس کے محاسن و معائب سے واقف ہو سکیں اور ان کے اندر کتاب خریدنے کی خواہش پیدا ہو سکے۔ دراصل ایک تبصرہ نگار کو ایک ایسے ادبی اور علمی رہنما کی حیثیت حاصل ہے جو عام قارئین کی دلچسپیوں کو مہمیز کرتا ہے اور ان کے درمیان کتب خوانی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ انھوں نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ ایک تبصرہ نگار کو غیر جانبدار ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی رائے قارئین کی ذہن سازی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے، اس کو کسی طرح کے تعصبات کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ تبصرہ نگاری میں غیر جانبداری کو اس لئے بھی بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ عموماً تبصرہ نگاروں کے لئے اپنی پسند اور ناپسند کے دائرے سے نکلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ یوں وہ ایک اچھا تبصرہ لکھنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات تبصرہ نگار کا تبصرہ اتنی جانب داری کا شکار ہو جاتا ہے کہ تبصرہ نگار پر تبصرہ ہونے لگتا ہے۔ اس ادبی بزم کے دوسرے مقرر ڈاکٹر ظفر النقی نے تبصرہ نگاری کی روایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو میں ابتدائی عہد میں تبصرہ نگاری کی کوئی روایت نہیں تھی بلکہ انگریزی زبان و ادب کے ذریعے اس سے واقفیت ہوئی۔ اردو میں سر سید اور ان کے رفقاء نہ صرف مختلف کتابوں اور رسالوں پر تبصرے لکھے بلکہ انھوں نے ریویو نویسی اور تبصرہ نگاری کے اصول و ضوابط پر گفتگو بھی کی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ تبصرہ نویسی کے موضوع، روایت اور اس کے فن کے تعلق سے کوئی مبسوط کتاب نہیں لکھی جا سکی جب کہ معاصر عہد میں اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس ادبی پروگرام میں ریسرچ اسکالر معین الدین اشرف نے محمد حسین آزاد کی اہم کتاب آب حیات، ریسرچ اسکالر محمد نسیم نے ڈاکٹر اختر بستوی کی کتاب ہندوستانی ادب کے معمار: قاضی محمد عدیل عباسی اور ریسرچ اسکالر راشدہ خاتون نے پروفیسر ابن کنول کا لکھا ہوا مونوگراف داغ دہلوی پر اپنا لکھا ہوا تبصرہ پڑھا جس کو اساتذہ نے نہ صرف سراہا بلکہ کچھ کوتاہیوں کی طرف بھی نشاندہی کی اور یہ بھی کہا کہ تبصرے کے لئے ہمیشہ نئی کتابوں کا انتخاب کیجیے۔ اس اہم ادبی پروگرام کی نظامت ایم۔ اے کے طالب علم عبدالقادر اور شکریے کے کلمات ریسرچ اسکالر عبداللہ نے ادا کئے۔ آخر میں بزم ادب کی وال میگزین کا رسم اجرا پروفیسر فخر عالم کے ہاتھوں عمل میں آیا جس کی اساتذہ نے تعریف کی اور اس کو جاری رکھنے کا مشورہ بھی دیا۔ اس ادبی پروگرام میں ریسرچ اسکالرس اور طلبہ کے علاوہ شعبہ اردو کے اساتذہ پروفیسر فخر عالم، ڈاکٹر مرتضیٰ اطہر، ڈاکٹر اکمل شاداب، ڈاکٹر اعظم انصاری، ڈاکٹر ظفر النقی، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارتھ سدیپ اور ڈاکٹر موسیٰ رضا نے شرکت کی۔

کرامت حسین پی جی کالج میں دو روزہ کھیل مقابلہ

لکھنؤ۔ کرامت حسین مسلم گرلز P.G. کالج لکھنؤ میں دو روزہ کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ اس ایونٹ کا انعقاد کالج کی "اسپورٹس کمیٹی" نے کیا تھا جس میں "24/12/04" کو تھری ٹانگ ریس، گوکا، لیمن سپون ریس، کھو کھو اور "24/12/05" کو تفریحی گیمز کا انعقاد کیا گیا۔ جیسے رومال چھیننا، ٹگ آف وار، کبڈی کا انعقاد کیا گیا۔ دونوں دن کالج کے طالبات اور معلمات نے ان تمام کھیلوں میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ پورے پروگرام کی نظامت "ڈاکٹر عرشیہ رسول" نے نہایت شاعرانہ انداز میں کی جس سے پروگرام میں جوش و خروش پیدا ہوا۔ دونوں دنوں کے کھیلوں کے مقابلوں کے نتائج درج ذیل ہیں۔

گنگ مقابلہ: پہلا مقام صبا ممتاز، دوسرا مقام کسم، تیسرا مقام نشا شرما۔

کھو کھو مقابلہ: پہلا مقام صبا ممتاز، تبسم، آیوشی، اقراء صاحبہ، صدف، کومل، شکشا، مسکان۔

لیموں کا چمچہ ریس مقابلہ: پہلا مقام شبنم۔ دوسرا مقام مسکان خاتون، تیسرا مقام، ام کلثوم۔

رسہ کشی کا مقابلہ پہلا مقام: صبا ممتاز، تبسم، آیوشی، صاحبہ، گیتا، مسکان، انشا، رچنا، طوبیٰ، دیپیکا، رابعہ۔

رومال جھپٹنے کا مقابلہ پہلا مقام خوشی، دوسرا مقام، رچنا، تیسرا مقام، بشریٰ

کبڈی مقابلہ، پہلا مقام، ٹیم اے، تھری لیگ ریس مقابلہ، پہلا مقام، انوشکا، ماہی، دوسرا مقام، کومل شکشا، تیسری جگہ، ایمن، رادھیکا

یہ پورا پروگرام کالج کے منیجر سید نوید احمد صاحب، پرنسپل پروفیسر شما خواجہ صاحبہ اور پوری اسپورٹس کمیٹی کی موثر قیادت میں مکمل ہوا۔

قطب اللہ خون جگر کی آمیزش سے 'شرق اوسط کی ڈائری' لکھتے تھے

قطب اللہ نہ صرف شخصیت ساز بلکہ ادارہ ساز صحافی و ادیب تھے □ آل انڈیا تعلیم گھر و بزم خواتین کے تحت مدرسہ حیات العلوم نظامیہ فرنگی محل چوک میں جلسہ تعزیت میں مقررین کا اظہار خیال

لکھنؤ: 5 دسمبر، معروف صحافی و ادیب قطب اللہ کی یاد اور ان کے محاسن کے اعتراف میں ایک تعزیتی جلسہ بعنوان "قطب اللہ: شخصیت اور صحافتی و ادبی خدمات" کا انعقاد آل انڈیا تعلیم گھر اور بزم خواتین کے تحت مدرسہ حیات العلوم نظامیہ فرنگی محل چوک میں ہوا جس کی صدارت احمد ابراہیم علوی نے کی اور بطور مہمان خصوصی مولانا ذکی نور عظیم ندوی، مولانا انیس احمد ندوی، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی اور وسیم حیدر نے شرکت کی۔ جلسہ کی نظامت اشرف فردوسی ندوی نے کی۔ شکیل گیاوی، ڈاکٹر منصور حسن خاں، عبدالسمیع کاظمی اور اشرف فردوسی ندوی نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام میں تین غیر ملکی مہمانوں روسیو (میکسیکو)، راحیل (برازیل) اور کم جونگ (کوریا) نے بھی شرکت کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں سینئر صحافی احمد ابراہیم علوی نے کہا کہ قطب اللہ صاحب سے میرا تعلق 1962 سے دم آخر تک قائم رہا۔ وہ سفر و حضر میں ساتھ رہے۔ انھوں نے کہا کہ قطب اللہ کے بارے میں آج لوگوں نے جن جذبات کا اظہار کیا وہ بڑی بات ہے۔ دور درشن اور ریڈیو سے بھی ان کا گہرا تعلق تھا۔ انھوں نے کہا کہ اب لوگ صحافت کے میدان میں نوکری کرنے کے لئے آتے ہیں، قطب اللہ ان لوگوں میں سے تھے صحافت جن کا مشن تھا۔ معروف اسلامی اسکالر مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کہا کہ قطب اللہ صاحب میرے چچا تھے۔ والد محترم کے انتقال کے بعد بھی انھوں نے ہمیشہ میری سرپرستی کی۔ انھوں نے کہا کہ قطب اللہ صاحب نے پس پردہ رہ کر بھی بہت سے لوگوں کو آگے بڑھایا۔ وہ نہ صرف شخصیت ساز بلکہ ادارہ ساز صحافی و ادیب تھے۔ انھیں صحافت کا قطب کہا جا سکتا ہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سینئر استاد مولانا انیس احمد ندوی نے کہا کہ قطب اللہ صاحب کی صحافت مثالی تھی۔ ان کی تحریر میں ان کا دل دھڑکتا تھا۔ انھوں نے ہمیشہ سچائی اور حق کی طرفداری کی۔ وہ چاہتے تو اپنا قلم بیچ کر سیم و زر جمع کر لیتے لیکن انھوں نے کبھی قلم کا سودا نہیں کیا۔ ان کی صحافت اسلامی نظریہ کی حامی رہی۔ وہ خون جگر کی آمیزش سے 'شرق اوسط کی ڈائری' لکھتے تھے۔ عربی داں ہونے کی وجہ سے ان کے مضامین منفرد ہوتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے دوردرشن اور ریڈیو پروگراموں کے حوالے سے بہت معلوماتی گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ دور درشن پر مولانا ابوالکلام آزاد پر جو ڈاکیومنٹری دکھائی جاتی ہے اس کی اسکرپٹ قطب اللہ صاحب کی ہی لکھی ہوئی ہے۔ بزم خواتین کی صدر شہناز سدرت نے کہا کہ قطب اللہ صاحب ہمارے بڑے بھائی تھے۔ ہمارے گھر کے بیٹے کی طرح تھے۔ انھوں نے حیات اللہ انصاری صاحب کی سرپرستی میں صحافت و ادب کی باریکیاں سیکھیں۔ ان کا جانا ہمارے لئے بڑا صدمہ ہے۔ سینئر صحافی کلام خاں نے ان کے ساتھ اپنے کام کے تجربات کو بتاتے ہوئے کہا کہ وہ صحافت کے میدان کے مجاہد تھے۔ انھوں نے نئی نسل کو پروان چڑھنے اور صحافت سیکھنے کا موقع دیا۔ سیاسی و سماجی رہنما وسیم حیدر نے کہا کہ ہمارے اور قطب صاحب کے تعلقات بہت گہرے تھے۔ ہر ہفتہ ان سے بات ضرور ہوتی تھی۔ سیاسی و سماجی امور پر بات چیت ہوتی تھی۔ سینئر صحافی غفران نسیم نے کہا کہ قطب اللہ صاحب کی تحریروں اور ان پر تاثراتی مضامین کو کتابی شکل میں پیش کیا جانا چاہئے۔ انھوں نے بتایا کہ اس سلسلہ میں کوشش کی جا رہی ہے۔ مجمع نے اس کی تاکید کی۔ سہیل ایوب زنجانی نے کہا کہ قطب اللہ صاحب نے قوم کے لئے صحافت کی۔ انھوں نے مثبت لکھا اور اس کا اچھا اثر قوم پر پڑا۔ سینئر صحافی ضرغام الدین خاں ندوی نے کہا کہ قطب صاحب نے ہمیشہ چھوٹوں کی رہنمائی کی۔ سینئر صحافی ضیاء اللہ صدیقی نے کہا کہ قطب اللہ صاحب نے اردو میڈیا کو گودی میڈیا نہیں بننے دیا۔ سینئر صحافی احرار الہدیٰ شمس نے پر مغز مقالہ پیش کیا اور بتایا کہ ان کا کام کرنے کا طریقہ کیا تھا اور تربیت کا کیا انداز تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد کنوینر محمد راشد خان ندوی نے اپنے استقبالیہ کلمات میں مہمانوں کا تعارف کرایا اور قطب اللہ صاحب کی صحافتی زندگی کے سلسلہ میں اپنے تجربات بیان کئے۔ انھوں نے کہا کہ قطب اللہ صاحب ایسے صحافی تھے جن کی زندگی سے آج کی نسل تحریک لے سکتی ہے۔ وہ اپنے کام کے لئے وقف رہتے تھے۔ انھوں نے کبھی ہفتہ واری چھٹی نہیں لی۔ انھوں نے صحافت کے میدان

بریلی میں سرکاری ٹراما سینٹر بنایا جائے، عوامی نمائندوں نے سی ایم یوگی کو لکھا خط

بریلی: 5 دسمبر (پی این ایس) بریلی حادثے کے مریضوں کو ریفرل کے سفر سے بچانے کے لیے اب عوامی نمائندے بھی آگے آئے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ زخمیوں کا ضلع میں ہی بہتر علاج ہو، انہوں نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط بھیج کر ٹراما سینٹر کا مطالبہ کیا ہے۔ تین سو بستروں کے ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ٹراما ونگ میں ضروری وسائل فراہم کرنے کو کہا گیا ہے۔ محکمہ پولیس سے موصول ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق رواں سال اکتوبر تک 974 سنگین حادثات میں 406 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ مرنے والوں میں بہت سے ایسے تھے جنہیں فوری طور پر بہتر علاج نہیں مل سکا۔ ہسپتال پہنچنے پر اسے اعلیٰ مرکز میں ریفر کر دیا گیا۔ بٹھری چین پور کے ایم ایل اے ڈاکٹر راگھویندر شرما کے مطابق زخمیوں کو لکھنؤ یا علی گڑھ لے جانے میں کافی وقت ضائع ہوتا ہے۔